ماہنامہ

دارالعلوم

سالانہ چندہ دو روپے (۲؍)

ممالک بیرون ہند سے باضافۂ محصولڈاک فی پرچہ ۳؍

نصب العین

(۱) تعلیمات اسلام کو سہل و دلنشین پیرایہ میں پیش کر کے مسلمانوں میں صحیح مذہبی ذہنیت پیدا کرانا۔

(۲) اسلام کے قدیم و جدید مخالفوں کے حملوں کی بطریق احسن مدافعت کرنا۔

(۳) دقیق علمی مسائل کے متعلق علمائے دیوبند کے محققانہ مقالات پیش کرنا۔

(۴) حالات دارالعلوم سے معاونین و متوسلین دارالعلوم کو باخبر رکھنا۔

فہرست مضامین

جلد | بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۶۶ھ ہجری | شمارہ ۷

ضروری گذارش

(۱) براہ کرم خط و کتابت اور ترسیل چندہ کے ساتھ اپنے پتہ کی چٹ کا نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

(۲) ہر ماہ کا رسالہ آئندہ ماہ کے پہلے ہفتے میں شائع ہو جایا کرے گا اگر دوسرے ہفتے تک رسالہ آپ کے پاس نہ پہونچے تو دوبارہ طلب فرما سکتے ہیں۔

(۳) چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ وی پی طلب کرنے میں جانبین کا نقصان ہے۔

(۴) "دارالعلوم" کے اصلاحی و تبلیغی مضامین کو دوسروں تک پہنچانے کی سعی فرما کر دوگونہ اجر حاصل کریں۔

ناظم و مرتب رسالہ "دارالعلوم" دیوبند

(باہتمام عبدالوحید خانپوری طابع و ناشر محبوب المطابع برقی پریس دہلی میں طبع ہو کر دارالعلوم دیوبند سے شائع ہوا)

دار العلوم کے بانی کی کہانی

(کچھ)

ان ہی کی زبانی !

۵

(از حضرت مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی (صدر شعبۂ دینیات عثمانیہ یونیورسٹی)

"مگر اپنے مکان تنگ کے سوا اور کہیں راضی نہ ہوئے"

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس "مکان تنگ" کو بھی تنگ آکر حضرت نے قبول فرمالیا، مگر مکان کے بعد سوال زمان یعنی وقت کا اٹھا' ظاہر ہے کہ معاملہ کتنا اہم تھا' سچائی کی تلاش کا قصہ ہوتا' تو اس کے لئے ایک دن کیا پنڈت جی کو ایک سال دینا چاہیے تھا۔ اسی ہندستان میں مشہور ہے کہ مہاتما بدھ حق کی تلاش میں بیس سال تک جنگلوں جنگلوں مارے پھرے لیکن جب غرض صرف ٹالنا ہو' تو بھلا وقت کے مسئلہ میں بھی پیچیدگی کیوں نہ پیدا کی جاتی، معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے خواہش ظاہر فرمائی کہ ہم مسلمانوں کے لئے اطمینان کا وقت صبح کا ہوتا ہے کہ زوال کے بعد ہر چند گھنٹے کے بعد نمازوں کا قصہ چھڑ جاتا ہے' لیکن اطمینان کا وقت ہونا بھی تو پنڈت جی کے حق میں مضر تھا' اڑ گئے' کہ صبح کا وقت کسی طرح نہیں دیا جا سکتا' اچھا پھر پچھلے پہر ہی دیتے لیکن کچھ تو گنجائش دیتے' پنڈت جی کا یہ انتہائی ظلم تھا کہ حضرت والا جیسے مقرر کیلئے ٹھیک وہ وقت آپ نے تجویز فرمایا جس کے تھوڑی دیر بعد آفتاب غروب ہو جاتا ہے' یعنی چھ بجے شام' اور یہ تو معلوم ہی تھا کہ مغرب کی نماز مولانا کو مخلوق کے سامنے سے ہٹا کر بہر حال خالق کے قدموں پر لیجا کر گرا دے گی' اور یوں پنڈت جی کو رہائی مل جائے گی۔

حضرت نے بڑے افسوس کے ساتھ اس ہٹ دھرمی کا ذکر فرمایا ہے کہتے ہیں:

"وقت صبح کے بدلے چھ بجے شام کو ٹھہرائی"

بہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ چھ بجے شروع ہونے والا جلسہ مغرب کی نماز پر ختم کر دیا گیا تھا، مگر مولانا نے اصرار کیا' تنگی وقت کی شکایت کی، تب جیسا کہ خود ارقام فرماتے ہیں

"کمی وقت کی شکایت کی تو نو بجے تک کی اجازت آئی"

مگر اس نو بجے' میں بھی جو گر چھپا ہوا تھا' اس کا قصہ حضرت نے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ

"مطلب یہ تھا کہ ہماری فرودگاہ بلکہ شہر سے ان کا (پنڈت جی) کا مکان ڈیڑھ میل پر تھا"

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے خاکسار نے سنا تھا کہ یہ مکان کسی ہندو کے باغ میں تھا حضرت نے بطور لطیفہ کے یہ بھی فرمایا تھا کہ ہم لوگ تو ان دنوں نوجوان تھے، خیال آیا کہ ذرا پنڈت جی کو چلکر دیکھنا چاہیے، چند ساتھیوں کے ساتھ رڑکی سے روانہ ہوئے۔ ہندو کے باغ میں پہونچے اتفاق سے اس وقت پنڈت جی کی رسوئی کا وقت تھا، چوکہ پر جمے ہوئے تھے، حضرت شیخ الہند نے فرمایا کہ پتے پر زمین سے اوپر تک پوریوں کی اتنی بڑی تھاک جمی ہوئی تھی، کہ ہم لوگ تو دیکھ کر دنگ ہوگئے، کہ آخر یہ کل پوریاں تنہا یہ شخص اپنے اندر کیسے اتارے گا۔ لیکن چشم زدن میں دیکھتا ہوں، کہ پتوں کے سوا پنڈت جی کے سامنے اور کچھ بھی رکھا نہ تھا، ہم لوگ اس تماشہ کو دیکھ کر جب شہر واپس ہوئے۔ حضرت الاستاذ (یہ عام لفظ حضرت نانوتوی کے متعلق شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک پر جاری تھا) سے آکر عرض کیا کہ حضرت! اور تمام باتوں میں پنڈت جی سے ممکن ہے آپ بازی لیجائیں، لیکن آج اُن کے جس کمال کو ہم لوگ دیکھکر آئے ہیں اس میں مقابلہ مشکل ہی نہیں آپ کے لئے تو ناممکن ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ایسا کونسا کمال ہے؟ ہم لوگوں نے پوریوں کا حال عرض کیا، متبسم ہو کر فرمایا۔

کمال کی حقیقت ۔ اس وقت بھی باوجودیکہ مذاق کی بات تھی حکمت کے پھول برسانے لگے، ارشاد ہوا کہ "میاں ہم کمال میں مقابلہ کرنے آئے ہیں، اور پُرشکمی، یا بسیار خواری یہ کمال نہیں بلکہ نقص ہے، کمال تو اس کو کہتے ہیں جس سے صاحب کمال میں بے نیازی اور استغناء پیدا ہو۔ اور بسیار خواری تو آدمی کو کھانے کا اور زیادہ محتاج بنا دیتی ہے، پھر یہ کمال ہے یا بے کمالی، میرا مقابلہ کمال میں ہے بے کمالی میں نہیں، خیر یہ جملہ معترضہ تھا، اپنے التزام سے گو باہر ہوگیا ہوں، لیکن باوجود دبانے کے اس واقعہ کے ذکر کو دبا نہ سکا، ناظرین سے معافی کا خواستگار ہوں۔

آمدم بر سر مطلب، تو پنڈت کی فرودگاہ حضرت کی جگہ (یعنی شہر) سے چونکہ ڈیڑھ میل تھی، وہ موٹروں کا بھی زمانہ تھا، جلسہ اگر نو بجے ختم ہوتا، تو جیسا کہ حضرت ہی ارقام فرماتے ہیں:

"نو بجے فارغ ہو کر دس بجے (شہر) پہونچے، ایک گھنٹہ میں نماز سے فارغ ہوئے"

یعنی گیارہ بج جائیں گے، ظاہر ہے کہ گیارہ بجے کا وقت شب کا تقریباً آدھی رات کا وقت ہوتا ہے، اور حضرت اپنی طبیعت کی فطری نہاد کے مطابق جن لوگوں میں ٹھہرے ہوئے تھے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ آپ کی عام عادت تھی، کہ بجائے رئیسوں اور بڑے لوگوں کے

غرباہی کے پاس ٹھہرنے کو ترجیح دیا کرتے تھے، اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کے بعد جو یہ ارقام فرماتے ہیں کہ گیارہ بجے کے بعد۔

"نہ بازار کھلا ہو اکہ کھانا مول لیجیے، نہ خود پکانے کی ہمت جو یوں انتظام کیجے"

اور غالباً اس میں اپنی ذات سے زیادہ ان رفقا کی فکر ہوگی، جو مجلس مناظرہ میں شرکت کے لئے حضرت کیساتھ پنڈت جی کے باغ میں جانے والے تھے، آخر دو سو کی تعداد کی جب اجازت تھی تو یقیناً مسلمانوں کا بھی اچھا خاصہ مجمع علاوہ تلامذہ کے آپ کے ساتھ ضرور جاتا، ظاہر ہے ان بیچاروں کے لئے گیارہ بجے واپس ہونے کے بعد کھانے کا مسئلہ دشوار ہوجاتا، ضمناً اسی سلسلہ میں حضرت کا فقرہ۔

"ایک گھنٹہ میں نماز سے فارغ ہوئے"

اس کا بھی ایک اندازہ مل جاتا ہے کہ فرائض کی نمازیں حضرت کتنی دیر میں ادا فرماتے تھے، ظاہر ہے کہ کامل ایک گھنٹہ صرف فرض کے لئے نہ ہوگا، بلکہ حاجات ضروریہ وضو سنن نوافل، اور پھر عشا کا چونکہ وقت تھا اس لئے وتر بھی اس میں داخل ہیں، اور پنڈت جی کی نگاہ صرف ان ہی حقائق پر نہ تھی، جو نو بجے تک کشادہ دلی سے انھوں نے چھ بجے کے وقت کو توسیع دیدی تھی، بلکہ جیسا کہ خود حضرت کا بیان ہے۔

"علاوہ بریں برسات کا موسم مینہ برس گیا تو اور بھی اللہ کی رحمت ہوگئی"

اور پھر اتفاقی باتیں نہ تھیں، حضرت خوب جانتے تھے کہ دشواریوں کو پیش نظر رکھ کر پنڈت جی نے اتنی دریا دلی سے کام لیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

"ان کی (پنڈت جی کی غرض یہ تھی کہ لوگ تنگ ہو کر چلے جائیں"

یعنی ان حالات کو دیکھ کر اوّلاً تو کم ہی لوگوں کو پنڈت کے باغ جانے کی ہمت ہوگی، اور جن کو ہوئی بھی تو رات کی تاریکی، برسات کا موسم، فاصلہ کی درازی، کھانے پینے کی دشواری وغیرہ کا لحاظ کرکے لوگ اٹھ اٹھ کر ایک دو ہو جائیں گے۔ اور وہ مقصد کہ رسوائی بھی ہو تو بر سر بازار نہ ہو، بلکہ تنہائی میں ہو، رات کی تاریکی میں ہو، پورا ہو جائیگا۔ بقول حضرت والا پنڈت جی سوچ رہے تھے

"کہ ہم بیٹھے (اسی صورت میں) بغلیں بجائیں"

مگر باوجود ان تمام داؤ پیچ کے حضرت کو بہر حال مقابلہ پر اصرار تھا، تمام موانع سے قطع نظر کرکے پھر بھی پنڈت جی کے پاس اسی حال میں جانے پر تیار ہوئے، جیساکہ خود فرماتے ہیں۔

"غرض کچھ تو بوجہ نماز مغرب وقت میں گنجائش کم تھی، رہی سہی اس تدبیر سے گئی گذری،

مگر جب بنام خدا ان سب باتوں کو سر رکھا۔"

تو اچانک وہی غیبی ہاتھ بر آمد ہوا، جس کی آنکھوں پر وہ ساری کٹ پتلیاں رقص کر رہی تھیں جنھیں فتنوں کے اس عہد میں مختلف باتوں سے مختلف مقامات پر ہم ناچتی ہوئی پاتے ہیں حضرت ہی کا بیان ہے۔

"جب بنام خدا ان باتوں کو سر رکھا، تو منجملہ اور شرائط کے ان کے مکان پر مناظرہ ہونے کو سرکار نے اڑا دیا۔"

ظاہر ہے کہ یہ شرط پنڈت جی ہی کی لگائی ہوئی تھی، عین وقت پر حکومت نے اسی شرط کی آڑ لیکر جلسہ کو ملتوی کرا دیا۔ مگر کتنے خوبصورت پیرایہ میں، بظاہر سوال ہو سکتا تھا کہ ایک مذہبی مناظرہ کے جلسہ سے حکومت کو کیا سروکار؟ خصوصاً ہر مذہب کے لوگ ہر جگہ آئے دن اس زمانہ میں مناظروں میں مصروف ہی رہتے تھے، بلکہ یہ طریقہ پادریوں ہی کا ہندوستان میں پھیلا ہوا تھا، مسلمانوں کے روشن مستقبل کے مصنف نے لکھا ہے کہ شروع شروع میں جب بھی واعظوں نے کوچہ و بازار میں مواعظ کا سلسلہ اس طور پر شروع کیا جن میں دوسرے مذہب کے اصول اور اس کے پیشواؤں، بزرگوں پر علانیہ حملے کئے جاتے تھے، تو حکومت کی جانب سے ہر پادری کے ساتھ پولیس کے دو مسلح جوان اس کی حفاظت کرتے اور پہرہ دیتے رہتے تھے لیکن آج بھی وہی مذہبی گفتگو ہے، سیاست سے اس کو دور کا بھی واسطہ نہ تھا، مسلمان بیچاروں کا دل بلا وجہ ایک ہندو پنڈت نے دکھایا تھا، محض ان ہی کے دکھے ہوئے دل کی تسلی اس گفتگو سے مقصود تھی، اور کوئی چیز تو ایسی نظر نہ آئی، صرف یہ بتا کر کہ جہاں مناظرہ ہوگا، چونکہ یہ مقام چھاونی میں ہے اور چھاونی کے حلقہ میں حکومت کسی جلسہ ولسہ کی اجازت نہیں دیسکتی جلسہ روک دیا گیا، خود حضرت والا ہی کی شہادت ہے۔

"حکام وقت نے قطعاً ممانعت کردی کہ سرحد چھاونی اور رڑکی میں مناظرہ نہ ہونے پائے۔"

یہ حکم حکومت نے خود نکالا تھا، یا کسی کی التجا رنیم شبی پر نکالا گیا تھا، آج اس کا سراغ کون لگا سکتا ہے مناظرہ کے ان ہی شرائط و قیود کا ذکر کرتے ہوئے درمیان میں حضرت کے قلم سے یہ جو فقرہ نکل گیا ہے کہ

"پھر اسپر تحریر و تقریر کی شاخ اور اوپر لگی ہوئی"

خدا ہی جانتا ہے کہ اس "اوپر" کا کیا مطلب ہے، اور اس ترکیب سے باغ کی حد تک تو جلسہ کے ملتوی کرانے میں پنڈت جی کامیاب ہوگئے۔

مگر حضرت نے بھی "تا بخانہ باید رسانید" کی شاید ٹھان ہی لی تھی، چونکہ ممانعت کا حکم صرف
چھاؤنی اور رڑکی کے حدود تک محدود تھا، اور

"اس سے خارج ہو تو کچھ ممانعت نہیں"

اس پر (ممانعت کے بعد) ہم نے میدان عیدگاہ وغیرہ میں پنڈت جی سے التماس قدم رنجہ فرمانے کی
اب تک تو پنڈت ہر اس روشنی پر جو حضرت کی طرف سے پیش کی جاتی تھی، اپنے کید کی سیاہی
پھیلا دیتے تھے، اور سیاہی کی ان ہی راتوں میں پناہ لیکر بقول حضرت والا بغل بجانے میں مشغول
ہو جاتے تھے مگر یہ آخری روشنی ایسی تھی کہ حکومت بھی اس کو تاریکی سے اپنے اعلان کی بنیاد
پر بدل نہیں سکتی تھی کیونکہ صریح الفاظ میں حکومت نے اعلان کیا تھا کہ

"اس سے خارج ہو تو کچھ ممانعت نہیں"

جگہ حدود مقررہ کے خارج قطعہ میں مقرر کی گئی تھی، کرتی تو کیا کرتی، معلوم ہوتا ہے کہ اس پر
تاریکی پھیلانے کے لئے پنڈت جی نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے، لیکن کچھ پیش نہ گئی۔ وہ رات
پیدا کرنا چاہتے تھا لیکن بقول حضرت والا کہ

"پنڈت جی کو اپنے دن نظر آئے"

ان کے "یوم الفصل" کی گویا گھڑی سر پر آکر سوار ہو گئی، اس کے سوا کوئی چارہ بن نہ پڑا کہ حیلوں
اور بہانوں کی نقاب پھاڑ کر، غیر مشروط انکار کو اختیار کریں، کہ آخر شکست کی ذلت سے انکار کی
ذلت بہرحال اُن کو آسان تھی، آدمی عقلمند تھے۔ دو بلاؤں میں جو بلا نسبتاً ہلکی تھی، اسی کو
اپنے لئے انھوں نے چن لیا، حضرت کا بیان ہے کہ اس کے بعد

"سوائے انکار (مطلق) کے اور کچھ نظر نہ آیا"

خیر یہ تو پنڈت جی نے کیا مگر ہمارے لئے یہاں غور کرنے کا مقام ہے، وہی جو اپنی تحریروں اور
تقریروں میں خطوط اور مکالموں میں مسلسل اپنی فطری کاہلی اور سستی کا اعلان کرتے تھے، آج انکی
چستی اور چالاکی کس حد کو پہونچی ہوئی ہے۔ اپنا تو یہی خیال ہے، کہ حضرت نے جہاں کہیں اپنی
کاہلی ونیستی پن وغیرہ کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں ان کی نظر "کاہلی" کے اس معنی پر نہ ہوتی تھی، جو عام
طور پر اس لفظ سے سمجھا جاتا ہے یا بطور کسر نفسی کے لوگ باوجود چست وچالاک ہونے کے اپنی
کو کاہل بے حاصل قرار دیتے ہیں، حضرت کے سامنے یہ دونوں باتیں نہ تھیں، بلکہ ٹھیک جسطرح
اپنی جہولیت وظلومیت کا اعتراف اس نقطہ نظر سے کیا جاتا تھا، کہ امکانی ہستیوں کا حقیقی تقاضا

بھی ہے، ان کی اصل حقیقت عدم اور نیستی ہے، اور جس کی ذات ہی نیستی ہو، بھلا وہ وجودی صفات کا مرجع کیسے بن سکتی ہے، حضرت کی اصطلاح میں "ممکن" کے تمام کمالات وصفات انکا خانہ زاد نہیں ہے، بلکہ سارے صفات وکمالات خدا زاد ہیں، اسی نقطہ نظر سے باوجود عالم ہونیکے اپنے کو جہول، باوجود عادل ہونے کے اپنے کو ظلوم قرار دیتے تھے، یقین کرنا چاہئے کہ باوجود سب کچھ کرنے کے ہمیشہ اپنے کو نہ کرنے والوں میں گنتے رہے، تو اس کا منشا بھی یہی تھا، کہ فعالیت اسی کی خانہ زاد صفت ہے اور ہو سکتی ہے، جو فعال لما یرید ہو اس کے وجود مطلق کے سوا "ہست نما نیستوں" کی طرف اس کا انتساب، حقیقت نہیں، بلکہ صرف مجاز ہے، مگر کیا ہی عجیب بات ہے کہ جو حقیقت کا اظہار کرتا تھا لوگوں نے اسی کی گفتگو کو مجاز قرار دیا۔ اور جو مجازی کلام کے عادی ہیں، سمجھا جاتا ہے کہ وہی حقیقت کا اظہار کر رہے ہیں۔

آخر میں پوچھتا ہوں کہ ابتدا رشعبان سے ایک شخص کا گھر بار چھوڑ کر رڑکی آجانا، اور گریز کی انتہائی کوششوں کے باوجود حریف کے پیچھے ہاتھ دھو کر اس طرح پڑ جانا، کہ بیچارے کے لئے نہ آسمان پر جگہ باقی رہی، نہ زمین پر، حد یہ ہے کہ اس غریب نے آخری ذلت کا توبڑا اپنے چہرہ پر کس لیا، اور صاف صاف لفظوں میں مناظرہ سے انکار کر دیا، واقعہ یہ ہے کہ اب مولانا کے لئے دعوت مناظرہ کی گنجائش ہی کیا باقی رہ گئی تھی، مگر جو عمر بھر اپنے کو کاہل کہتا رہا اس کی چستی اور چالاکی کو دیکھتے ہو کہ وہ اب بھی نہیں تھکتا ہے۔ ہر وہ سوراخ جس میں لومڑی نے چھپنے کا ارادہ کیا، شیر نے آگے بڑھ کر اس کا منھ بند کر دیا تا اینکہ جب ہر طرف سے عاجز آ کر گھٹنے ٹیک کر وہ بیٹھ گئی، یعنی مقابلہ سے صاف انکار کر دیا تو اب ستم ظریفی کی یہ آخری حد ہے، کہ حضرت پھر بھی باز نہ آئے، خود ہی ارقام فرماتے ہیں

"لاچار ہو کر ہم نے چاہا کہ اپنے اعتراض ہی بھیجدو"

مطلب یہ ہے کہ اگر سامنے آنے کے لئے تیار نہیں ہو، تو پنڈت جی کو لکھا گیا کہ پیٹھ پیچھے تو آپ سب کچھ کہنے کے عادی ہیں، جہاں ستیارتھ پرکاش میں ساری دنیا کے مذاہب کے پیشواؤں کی

لہ اس زمانہ میں بعض مصلحت اندیش بزرگوں کو یہ شبہ ہوا ہے کہ اکابر اسلام کا یہ مسلک مسلمانوں کی بے عملی کا بہت کچھ ذمہ دار ہے سمجھا جاتا ہے کہ اپنے کو نیست قرار دینے والوں سے وجودی افعال کا صدور کیسے ہو سکتا ہو قطع نظر اس سے کہ کسی واقعہ کا انکار محض اپنے مزعومہ مصالح کی بنیاد پر بجائے خود کہاں تک درست ہو سکتا ہے۔ اس لئے ملائکہ کا انکار کیا جائے کہ ان ہی کو دیوتا مان کر مشرکوں نے شرک کی بنیاد ڈالی کیا صحیح ہو سکتا ہے حالانکہ بجائے اس کے اسلام نے ایمان بالملائکہ کو ایمانیات کا جز ٹھہرایا ہے، علاوہ اس کے اس مسلک کے ماننے والے بزرگوں کے حالات موجود ہیں کیا ان کی بھی سرگرمیاں انکی بے عملی ہے ۱۲

کھنڈت چپ چاپ اپنے آشرم میں بیٹھ کر آپ فرماتے رہے ہیں، براہ مہربانی ان اعتراضوں کے متعلق بھی یہی کیجئے کہ سامنے نہ آیئے اپنے درخت ہی پر بیٹھے بیٹھے، کوؤں کو بھجئے قرار دیجئے آپ کو بھی اجازت ہے کہ گھر بیٹھے اپنے اعتراضات کو قلم بند فرمائیے، ایسی حالت میں تو اوسان درست رہیں گے، الکھ لکھا کر خود بھی میرے حوالہ نہ کیجئے، کسی دوسرے کے ذریعہ بھیج دیجئے، حضرت ارقام فرماتے ہیں کہ میری غرض یہ تھی، کہ

"ہم ہی مجمع عام میں ان کے (پنڈت جی کے اعتراضات) کے جواب سنادیں"

یعنی بطور وکالت کے ہم ہی تمہارے اعتراضات مسلمانوں کو سنادیں گے، پھر اپنی طرف سے ان کے جواب عرض کر دیں گے، سوچا جاسکتا ہے، کہ اس سے زیادہ فریق مقابل کو اور کیا سہولت دی جاسکتی تھی، کہ اپنا کام تو اپنا کام ہی تھا ان کے کام کو بھی حضرت نے اپنے ذمہ لیا، اسی سلسلہ میں آخر میں یہ بھی کہلا بھیجا تھا کہ یہ بھی نہ سہی، تو

"تو آؤ مناظرہ تحریری ہی سہی"

تم پردہ ہی میں بیٹھ کر لکھو، اور بجائے اس کے کہ آپ کے لکھے ہوئے کو مجمع عام میں سنایا جائے میں چپ چاپ خود ہی دیکھ لوں گا، اور ان کے جوابات آپ کو لکھ کر بھیجدوں گا، نفع و بہی خواہی کی یہ آخری شکل ہو سکتی تھی جو پنڈت جی کے سامنے مولانا کی طرف سے پیش کی گئی، مگر شائستگی و تہذیب کا یہ کتنا اچھا نمونہ تھا کہ ایک بڑے گروہ کی پیشوائی کا، بلکہ امامت کا، بلکہ سچ پوچھو تو اپنے خیال میں نبوت کا جس کو دعویٰ تھا اس نے حضرت ہی کے الفاظ میں۔

"جواب تو درکنار، پنڈت جی نے راہ لی، شکرم میں بیٹھ یہ جا وہ جا"

اور یہ تھا کیرکٹر اس شخص کا جس کے متعلق اب مرنے کے بعد خدا جانے کیا کچھ نہیں کہا جا رہا، بھارت ماتا پر ایکدم مصائب کا سیاہ بادل چھایا ہوا ہے، اس کے اندر سے فرشتہ رحمت کی صورت میں "پنڈت جی" برآمد کئے جاتے ہیں، کبھی یہ دکھایا جاتا ہے کہ ہندوستان کی بلند ترین چوٹی پر ایک منادی اور ناجی کی شکل میں چار ابرو کے صفایلکے ساتھ ایک آدمی کو کھڑا کر کے بتایا جاتا ہے کہ یہ ملک کے نجات دینے والے، سوتوں کے جگانے والے "مہرشی پنڈت دیانند سرسوتی جی" ہیں کیلنڈروں میں اس قسم کی تصویروں کی بھرمار ہے؛

لیکن خدا کے ان بندوں کو کون جاکر یہ تماشہ دکھائے کہ وہی "مہرشی پنڈت دیانند جی سرسوتی

"شکرم میں بیٹھ یہ جا وہ جا"

وجود باری عزاسمہٗ

۳

(از حضرت مولانا مولوی محمد ادریس صاحب کاندہلوی مدرس دارالعلوم دیوبند)

اور اسی مضمون کو اس ناچیز نے ان اشعار میں ادا کیا ہے۔

تو غنی مطلقی اے ذوالجلال — من فقیر مطلقم بے قیل و قال
تو کریمی من گدا ئے مطلقم — تو عزیزی من ذلیل مطلقم
فقر و حاجت عین ممکن بے مقال — چوں غنا عین خدا اے ذوالجلال

حدوث مادہ و روح کی چودھویں دلیل۔ جس طرح ممکن اپنے وجود میں واجب سے کمتر ہے اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ممکن کی صفات بھی واجب اور قدیم کی صفات سے ادنی اور کمتر ہوں۔ اب عبرت کا مقام یہ ہے کہ وہ مادہ کہ جس کی حرکت سے ہم موجود ہوئے اسمیں تو شعور اور ادراک اختیار اور ارادہ کا کہیں نام و نشان نہیں اور ہم میں یہ سب صفتیں موجود ہیں۔ کیا یہ بات عقل میں آسکتی ہے کہ جو شخص کسی شے کا خود مالک نہ ہو وہ دوسروں کو کہاں عطا کر سکتا ہے۔

حدوث مادہ و روح کی پندرھویں دلیل۔ مادہ اور روح اگر قدیم اور واجب لذاتہ ہوں تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ مادہ اور روح کا وجود خود بخود ہیں اور ان دونوں کو اپنے وجود میں خدا تعالیٰ کی کوئی حاجت اور ضرورت نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا کوئی شے کسی وقت خدا سے بھی مستغنی اور بے نیاز ہو سکتی ہے۔ وہ خدا ہی کیا ہوا جس کی کسی کو حاجت نہ ہو۔

حدوث مادہ و روح کی سولھویں دلیل۔ سب جانتے ہیں کہ انسان محب اور عاشق اسی شے کا ہوتا ہے جو اس کے پاس نہ ہو اس لئے کہ عشق اور محبت کی بنا حاجت پر ہے اور حاجت کی بنیاد عدم پر ہے۔ لہٰذا اگر روح کا وجود ذاتی ہوتا تو روح خدا پر فریفتہ اور عاشق نہ ہوتی اور یہ بھی سب کو معلوم ہے کہ محبت تین وجہ سے ہوتی۔ جمال کی وجہ سے یا کمال کی وجہ سے یا مال و منال کے سبب سے۔ معلوم ہوا کہ روح اپنی ذات سے جمال اور کمال سب سے عاری ہے۔ اسی بنا پر

بعض عارفین نے خوب کہا ہے۔

زندہ معشوق است عاشق مردہٗ ⁂ جملہ معشوق است عاشق پردہٗ

وجود خداوندی کے انکار سے ترجیح بلا مرجح کا استحالہ۔ جب یہ ثابت ہوگیا کہ مادہ اور روح اور عالم کی تمام انواع وجزئیات سب کے سب حادث ہیں یعنی عدم سے نکلکر وجود میں آئے ہیں تو بتلایا جائے کہ وہ کون ذات ہے کہ جس نے ان کے وجود کو ان کے عدم پر ترجیح دی اور ان تمام ممکنات اور حادثات کو عدم کی ظلمت اور تاریکی سے نکالکر وجود کی روشنی میں لایا۔ اگر یہ کہا جائے کہ خود بخود عدم سے نکلکر وجود میں آ گئے تو یہ ترجیح بلا مرجح ہے جو تمام عقلاء کے نزدیک محال ہے کیا یہ ممکن ہے کہ جس ترازو کے دونوں پلّے بالکل برابر اور ہموزن ہوں کسی قسم کا فرق نہ ہو اور پھر خود بخود بلا کسی وجہ کے ایک پلّہ جھک جائے جب تک اُن وجوہ اور اسباب میں سے کوئی وجہ نہ پائی جائے جس سے پلّہ جھک جاتا ہے۔ خود بخود بلا کسی وجہ کے ایک پلّہ کا جھک جانا عقلاً محال ہے اسی کو ترجیح بلا مرجح کہتے ہیں جو عقلاء کے نزدیک محال ہے۔ اور ماہرین فلسفۂ جدیدہ تو حوادث عالم میں اتفاقات فطرت کے وجود کے بھی قائل نہیں یعنی جو امور بلا سبب ظاہری کے اتفاقاً پیش آجاتے ہیں اُن کے قائل نہیں حالانکہ اُن کو اتفاقی محض ظاہر کے اعتبار سے کہا جاتا ہے۔ ورنہ درحقیقت ان کا ظہور کسی نہ کسی سبب اور کسی نہ کسی قانون فطرت کیوجہ سے ہوتا ہے جس کو ہم قصور عقل کیوجہ سے معلوم نہیں کر سکتے۔

پس جب یہ ثابت ہوگیا کہ ممکنات کا خود بخود عدم سے نکلکر وجود میں آنا ناممکن ہے کیونکہ اس صورت میں ترجیح بلا مرجح لازم آتی ہے معلوم ہوا کہ کوئی ذات ایسی ضرور ہے کہ جس نے اپنے ارادہ اور اختیار سے ان کے وجود کو ان کے عدم پر ترجیح دی اور ہر ممکن اور حادث کو ایک عجیب وغریب وجود عطا کیا اسی کو تمام عقلاء خدا اور حضرات انبیاء کی شریعتوں میں اللہ تعالیٰ کہتے ہیں۔ کما قال تعالیٰ۔

ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئا مذکورا۔	بے شک انسان پر ایک وقت ایسا گذرا ہے کہ جسمیں وہ کوئی شئے نہ تھا کہ جس کا ذکر کیا جائے۔

وقال تعالیٰ۔

ام خلقوا من غیر شئی ام ھم الخالقون۔	کیا خود بخود بن گئے یا خود ہی اپنے بنانے والے ہیں۔

تعجب کی بات ہے کہ سائینس دانوں نے اس موقعہ پر اپنے ایک مشہور قاعدہ کو چھوڑ دیا۔ وہ یہ کہ ہم بلا مشاہدہ کسی چیز کو نہیں مانتے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ آپنے مادہ اور اس کی حرکت قدیمہ کا کب مشاہدہ

کیا ہے اور کون کر سکتا ہے اگر یہ کہیں کہ ہم نے اگرچہ مادہ کی حرکت کا تو مشاہدہ نہیں کیا لیکن اس کے آثار یعنی تنوعات کے مشاہدہ سے مؤثر پر استدلال کرتے ہیں تو ہم کہیں گے کہ یہی استدلال بعینہٖ اہل اسلام کا ہے۔ کہ جب انھوں نے عالم کے تنوعات میں ایسے عجیب و غریب آثار دیکھے کہ جن کے فہم اور ادراک سے عقل حیران ہے تو سمجھ لیا کہ ان تنوعات کو وجود عطا کرنے والی ضرور ایسی ہستی ہے کہ جو کمال علم اور کمال قدرت اور کمال اختیار کے ساتھ موصوف ہے اور یہ بھی سمجھ لیا کہ ایسے عجیب و غریب تغیرات اور تنوعات کو ایک بے شعور اور بے حس چیز یعنی مادہ کی طرف منسوب کرنا کھلی ہوئی نادانی ہے۔ عجیب تماشہ ہے کہ مادہ میں نہ تو علم اور ادراک ہے اور نہ کسی قسم کا شعور اور احساس ہے بالکل اندھا اور بہرا اور گونگا سب ہی کچھ ہے مگر اس کی کارسازیاں ایسی عجیب و غریب ہیں کہ جن کی حکمتوں کی کوئی انتہا نہیں عقلاء اور حکماء ان مصنوعات کی حکمتیں بیان کرتے کرتے تھک گئے تمام عقلاء نے بلکہ جو کچھ ابتک معلوم کیا اس کو غیر معلوم شدہ کے ساتھ وہ نسبت بھی نہیں جو قطرہ کو دریا کے ساتھ ہو۔ کسی مکان کو دیکھکر یہ تو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی ضرور ہے اور بڑا حکیم اور دانا ہے۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ مکان کو دیکھکر مکان بنانے والے کی حقیقت اور کنہ اور اس کے تمام اوصاف معلوم ہو جائیں مثلاً یہ کہ اس کا بنانے والا سپید ہے یا سیاہ اس کا قد کتنا لانبا ہے۔ صورت اور شکل اس کی کیسی ہے کہاں رہتا ہے۔ عقل سے اُتنے ہی اوصاف معلوم ہو سکتے ہیں۔ جہاں تک عقل کی رسائی ہے۔

اسی طرح اہل اسلام یہ کہتے ہیں کہ اس کون و مکان کے دیکھنے سے ہم کو یہ تو یقیناً معلوم ہو گیا کہ اس کا بنانے اور پیدا کرنے والا کوئی ضرور ہے اور عقل سے یہ بھی معلوم کر لیا کہ اس زمین و آسمان کا بنانے والا کمال علم اور کمال قدرت وغیرہ وغیرہ کیساتھ موصوف ہے۔ لیکن اس خداوند ذوالجلال کی حقیقت اور کنہ اور اس کے تمام اوصاف کا ادراک حیطۂ عقل سے باہر ہے وہاں تک عقل کی رسائی نہیں۔ اس کے ادراک سے ہم قاصر اور عاجز ہیں۔

آخر مادہ جس کو آپ تمام کائنات کی اصل مانتے ہیں اس کی حقیقت سے آپ ناواقف ہیں اور فلاسفہ کو خود اس کا اقرار ہے۔ عقل اور حیات سمع اور ابصار جو علم طبیعی کا خاص موضوع ہیں انھیں مسائل میں ماہرین علم طبیعیات حیران اور سرگردان ہیں۔ بڑی بڑی طویل اور ضخیم کتابیں۔ ان مسائل پر تصنیف کر ڈالیں مگر حقیقت تک رسائی نہ ہوئی۔ ماہرین طبیعیات حقائق اشیاء کے معلوم کرنے کی کوشش میں سرگرم ہیں۔ مگر جس نتیجہ پر پہنچتے ہیں تحقیق اور تجربہ اس کو غلط ثابت کر دیتا ہے

اخیر میں مجبور ہو کر ناواقفیت کا اقرار کرتے ہیں۔ پس جبکہ محسوس اور مشاہد چیزوں کی حقیقت معلوم کرنے سے قاصر ہیں تو خداوند ذوالجلال کی حقیقت اور کنہ کیسے معلوم ہو سکتی ہے۔ عقل جب اپنی دائرہ میں قاصر اور درماندہ ہے تو جو شئے عقل سے بالا اور برتر ہو وہاں عقل کی درماندگی اور بیچارگی کا کیا پوچھنا؟

اہلِ اسلام اور مادّہ پرستوں کی ایک دلچسپ مثال

علامہ حسین آفندی طرابلسی رسالہ حمیدیہ میں لکھتے ہیں کہ اہل اسلام اور مادہ پرستوں کی مثال ان دو شخصوں کی سی ہے کہ جو کسی نہایت رفیع الشان محل میں داخل ہوئے جس میں مختلف کمرے اور متعدد نشست گاہیں ہیں اور ہر کمرہ میں اعلیٰ درجہ کے تخت اور بہترین فرش بچھے ہوئے ہیں اور طرح طرح کے ساز و سامان سے آراستہ ہیں۔ ہر چیز اُس میں قرینہ سے لگی ہوئی ہے۔ کمروں کے سامنے سیر گاہیں اور طرح طرح کے سرسبز و شاداب چمن بھی ہیں۔ درمیان میں حوضیں اور نہریں بھی جاری ہیں۔ الحاصل یہ دونوں شخص اس محل میں داخل ہوئے۔ اب ایک شخص نے دیکھکر یہ کہا کہ گو میں نے اسکے بنانیوالیکو نہیں دیکھا اور نہ اس کی پوری حقیقت اور کنہ سے واقف ہوں اور نہ اس محل کی صنعتوں کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہوں لیکن اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اس کا بنانے والا کوئی بہت ہی بڑا مدبر اور ذی اختیار اور حکمتوں کی رعایت کرنے والا ہے۔ اگرچہ میری عقل نارسا اپنے قصور کی وجہ سے ان حکمتوں کا پورا پورا ادراک نہ کر سکے۔ لیکن اُس کے مدبر اور حکیم ہونے میں کوئی شک نہیں۔ اور جو کچھ اس نے بنایا ہے وہ ضرور حکمت اور مصلحت پر مبنی ہے۔

دوسرا شخص چاروں طرف دیکھنے لگا یکایک اس کو ایک پہاڑ کہ جسمیں چشمے بھی جاری ہیں نظر آیا کچھ دیر سوچتا رہا اور اس کے بعد یہ کہنے لگا کہ ان سب کی علت یہ ہے کہ قدیم زمانہ سے اس پہاڑ کی جانب سے ایک ہوا چلا کرتی تھی بس وہ ہوا اسی طرح سے لاکھوں سال چلتی رہی اور اس کی وجہ سے مختلف مقامات سے پتھر اور مٹی حرکت کر کے ایک جگہ جمع ہو گئے اور سالہا سال ان پر بارش ہوتی رہی حتیٰ کہ ایک طویل عرصہ کے بعد اس تدریجی اور اتفاقی اجتماع سے یہ محل خود بخود تیار ہو گیا۔ اور وہ پانی کہ جو چشموں سے آتا تھا اس کا راستہ اتفاق سے اس محل میں پڑ گیا جس سے یہ حوضیں اور نہریں جاری ہو گئیں۔ رہا یہ امر کہ یہ ساز و سامان کہاں سے آیا اور کس نے اس کو اس قرینہ سے لگایا۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ گذشتہ زمانہ میں ایک قافلہ اس پہاڑ پر آکر اترا تھا اور وہ حسب الاتفاق اپنا ساز و سامان بھول کر چلا گیا اس کے بعد ایک زمانہ تک ہوائیں چلتی رہیں اور رفتہ رفتہ یہ سامان کمروں میں خود بخود آراستہ ہو گیا۔

اب آپ، ذرا غور فرمائیں کہ عقل سلیم رکھنے والے حضرات اس شخص کی نسبت کہ جس نے اس تعمیر کو ایک مدبر اور ذی ہوش کیطرف منسوب کیا ہے کیا حکم دیں گے اور اس شخص کی نسبت کہ جو اس تعمیر کو مادۂ ترابی اور اس کی حرکت کی طرف منسوب کرتا ہے کیا فرمائیں گے۔ انتہیٰ ان فی ذٰلک لذکری لمن کان لہٗ قلبٌ او القی السمع وھو شھید۔

خلاصۂ کلام

یہ کہ مصنوع کو دیکھ کر صانع کا تصور ایک بدیہی اور فطری امر ہے۔ منکرین خدا ذرا بتلائیں تو سہی کہ دنیا میں کوئی ایسا بھی ہے کہ مکان کو دیکھے اور مکان بنانے والے کا اس کو تصور نہ ہو کتاب کو دیکھے اور کاتب کا تصور نہ ہو ؎

بلوحے گر ہزاراں نقش پیداست ؛ نیاید بے قلم زن یک الف راست

عجیب بات ہے کہ دہریہ تو عالم کے تغیرات اور تنوعات کو ایک بے شعور مادہ کی طرف منسوب کرکے حکمت اور دانائی کا مدعی ہے اور جو شخص عالم کے اس عجیب و غریب نظام کو خدائے حکیم اور قادر و توانا کیطرف منسوب کرتا ہے اس کو نادان بتلاتا ہے۔ جو شئے سراسر عقل اور فطرت کے مخالف ہے اس کو تو بلا دلیل منوانا چاہتا ہے اور جو شئے عین عقل اور فطرت کے مطابق ہے اس کا مذاق اڑاتا ہے۔ یہ اندھیر نہیں تو کیا ہے۔ خداوند علیم و قدیر کو چھوڑ کر ایک اندھے بہرے گونگے، بے حس، بے شعور، بے تمیز بلکہ مردہ اور بے جان مادہ کے ہاتھ میں نظام عالم کی باگ دیدینا بے وقوفی اور بے تمیزی نہیں تو بتلاؤ پھر کیا ہے۔ جس طرح یہ خدا بے شعور تھا اسی طرح اس کے پرستار بھی بے شعور نکلے۔ بلکہ یوں ہی سمجھئے خدا تعالیٰ خالق خیر بھی ہیں اور خالق شر بھی۔ اس مثال میں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اگر اس رفیع الشان محل میں ایک جانب شہ نشین ہے تو دوسری جانب ایک مکان قضائے حاجت کے لئے بھی ہے اور جس طرح اس شہ نشین بنانے کیوجہ سے اس کا بانی قابل تحسین ہے اسی طرح وہ بیت الخلاء بنانے کی وجہ سے بھی مستحق صد آفرین و تحسین ہے۔ ناپاک صرف اسی جگہ کو کہا جاسکتا ہے اس کے بنانیوالے کو ہرگز برا نہیں کہا جاسکتا۔

اگر کوئی خوشنویس دیدہ و دانستہ کوئی لفظ برا لکھے یا کوئی کوزہ گر باختیار خود کوئی کوزہ ترچھا بنائے تو برا صرف اس لفظ اور کوزہ کو کہا جاسکتا ہے لیکن اس خوشنویس اور کوزہ گر کو کوئی برا نہیں کہہ سکتا اسی طرح اگر حق تعالیٰ کو خیر و شر دونوں کا خالق مانا جائے تو اس کی طرف کوئی برائی نہیں منسوب کی جاسکتی برا فقط اس شئے کو کہا جائیگا کہ جس کے ساتھ شر قائم ہے۔

تماشا کرنے والے پتلیوں سے کبھی اچھا کام لیتے ہیں اور کبھی بُرا۔ کبھی ان کو بادشاہ اور وزیر بناتے ہیں کبھی ان کو دہقان اور جاروب کش بناتے ہیں کبھی کسی طرح نچاتے ہیں اور کبھی کسی طرح بہرحال سب یہی کہتے ہیں کہ فلانی پتلی خوب ناچتی ہے اور فلانی بُری۔ یہ کوئی نہیں کہتا کہ پتلی والا خوب ناچا یا بُرا ناچا بلکہ اس کا بری طرح نچانا یہ بھی اس کا کمال سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی غرض جو کہ تماشا ہے وہ دونوں صورتوں میں حاصل ہے۔ غرض یہ کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایک شئے کسی کے اعتبار سے بُری ہو اور دوسرے کے اعتبار سے اچھی مثلاً رہزنوں کو مارنا اور قید کرنا ان کے حق میں گو بُرا ہے مگر بادشاہ کی سلطنت اور انتظام مملکت کے لئے مستحسن ہی نہیں بلکہ ضروری اور واجب ہے۔ خیر خواہان حکومت کے لئے انعام واکرام اس درجہ ضروری نہیں جتنا کہ باغیوں اور رہزنوں کا استیصال ضروری ہے۔ آفتاب کا نور ہر ناپاک و پاک چیز پر پڑتا ہے مگر اس سے آفتاب کا نور ناپاک نہیں ہو جاتا بلکہ اُلٹا اسے بھی منور کر دیتا ہے۔ نور بصر ہر قسم کی چیز پر واقع ہوتا ہے۔ آنکھ جس طرح شیشہ کو دیکھتی ہے اسی طرح توے کو بھی دیکھتی ہے۔ مگر توے کی سیاہی سے آنکھ میں کوئی نقص نہیں آجاتا۔ علم ہر بھلی اور بُری چیز کا ہوتا ہے مگر معلوم کے برے ہونے سے علم کی بُرائی لازم نہیں آتی۔ معلوم اور مبصر اگر بُرا ہو تو بصر اور علم کا کیا قصور ہوا بلکہ بصر کا کمال ہی یہ ہے کہ ہر قسم کی چیز کو دیکھ سکے۔ علیٰ ہذا علم کا کمال ہی یہ ہے کہ اس کی وساطت سے ہر بھلی اور بُری چیز منکشف ہو جائے اسی طرح اگر حق تعالیٰ کی ایجاد ہر خیر و شر ایمان اور کفر۔ مومن اور کافر سب ہی پر وارد ہو تو اس سے ایجاد اور موجد میں کوئی نقص نہیں لازم آتا۔

توحید - حقیقی اور خالص توحید کا فخر صرف اسلام کو حاصل ہے۔ کیونکہ بعض تو سرے سے توحید ہی کے قائل نہیں اور اگر توحید فی الذات کے قائل ہیں تو توحید فی الصفات کے قائل نہیں اور اگر توحید فی الصفات کے قائل بھی ہو گئے تو توحید فی العبادۃ سے منحرف ہیں۔ عیسائی تو کھلم کھلا تثلیث (تین خداؤں کے قائل ہیں) یہودی عموماً اگرچہ توحید کے قائل ہیں مگر ایک فرقہ ان میں بھی ایسا گذرا ہے کہ جو نصاریٰ کی طرح حضرت عزیر علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتا تھا۔ کما قال تعالیٰ

وقالت الیہود عزیر ابن اللہ وقالت النصاریٰ المسیح ابن اللہ ذلک قولھم بافواھھم یضاھئون قول الذین کفروا من قبل ۔	یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے یہ انکا قول ہے جو اپنے مُنھ سے کہتے ہیں۔ پہلے کافروں کی مشابہت کرتے ہیں۔

ہندوؤں میں اوتاروں کا عقیدہ۔ نصاریٰ کے عقیدۂ ابنیت سے بالکل ملتا جلتا ہے۔

آریوں کا فرقہ پیدا ہوا جس نے چاہا کہ ہندوؤں سے شرک کے دھبہ کو دھو دے۔ اور اس بارہ میں حقیقتاً بڑی جد وجہد کی لیکن پوری کامیابی نہیں ہوئی البتہ اتنا ہوا کہ لاکھوں اور کروڑوں دیوتاؤں اور اوتاروں سے اُتر کر صرف تین چیزوں کو قدیم مانا۔ خدا۔ مادہ۔ روح اور نصاریٰ کی طرح ایک نئی قسم کی تثلیث ایجاد کی۔

مجوسیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ الوہیت یعنی خدائی دو طاقتوں پر منقسم ہے۔ خیر کا خالق یزدان اور شر کا خالق اہرمن ہے۔ یزدان بناتا ہے اور اہرمن بگاڑتا ہے۔ ہر ایک خدا دوسرے کا محتاج ہے دونوں کے اختیارات تقسیم شدہ ہیں۔ وہ خیر میں دخل نہیں دیتا اور یہ شر میں دخل نہیں دیتا۔ دو برابر کی قوتیں ہیں۔ اس صلح اور آشتی سے عالم کا کارخانہ چل رہا ہے۔ باقی ان قوموں کو ذکر کرتے ہوئے ہمکو شرم معلوم ہوتی ہے کہ جنھوں نے فقط شجر اور حجر ہی کو اپنا معبود نہیں بنایا۔ بلکہ شرمگاہوں کو بھی اپنا معبود بنایا۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ؎

آنکہ دو گفت و سہ گفت و بیش ازین ⁂ متفق باشند در واحد یقین
احولی چوں دفع شد یکساں شوند ⁂ آں دو سہ گویان یکے گویان شوند

خلاصہ یہ کہ صرف ایک مذہب اسلام ہے کہ جو شرک فی الذات اور شرک فی الصفات اور شرک فی العبادت سے بالکل پاک اور منزہ ہے۔

توحید ایک بدیہی اور فطری امر ہے جو لوگ ہزارہا بتوں کو پوجتے اور سجدہ کرتے ہیں اور لاکھوں بلکہ کروڑوں دیوتاؤں کو مانتے ہیں۔ ان کے دل میں بھی محبت ایک ہی خدا کی ہے۔ کسی وقت اگر دل کی تہ اور گہرائیوں سے کوئی لفظ حمد اور ثنا اور شکر اور دعا کا نکلتا ہے تو اسی ایک رب العالمین کے لئے نکلتا ہے اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اسی ایک خدا کو پکارا جاتا ہے۔ اس وقت نہ کوئی بت یاد آتا ہے اور نہ کوئی دیوتا اور نہ مادہ کا خیال آتا ہے اور نہ روح کا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

وفی کل شئ لہ شاھد ⁂ یدل علی انہ واحد
ہر گیاہے کہ از زمیں روید ⁂ وحدہٗ لاشریک لہ گوید

عالم کا کوئی ذرہ ایسا نہیں کہ جو اس وحدہٗ لاشریک لہ کو نہ جانتا ہو۔

بے تعلق نیست مخلوقے ازو

وہ کون سی شے ہے کہ جس کی طبیعت اور فطرت میں اس وحدہٗ لاشریک کا میلان اور انجذاب نہ ہو اور وہ اس کی تسبیح و تحمید میں نہ جھومتی ہو ؎

سرو می چمند بصحن بوستاں ٭ در ہوائے قامت دلجوئے تو

اگر طبیعت انسانی پر لذات و شہوات کا حجاب نہ ہوتا تو نہ معلوم کیا کیفیت گذرتی۔ سوائے حضرات انبیاء اور صحابہ کرام کے جن سے ذرا بھی حجاب اٹھا تو ضبط نہ کر سکے۔ بالفرض اگر نفوس انسانیہ پر شہوتوں کا پردہ نہ ہوتا تو یہ سارا عالم ارباب وجد اور اصحاب عشق کی ایک محفل ہوتی جس میں ہر طرف خداوند ذوالجلال کے عشق اور محبت میں تڑپنے والا ہی نظر آتا۔

ہر شخص کی طبیعت میں خداوند ذوالجلال کی محبت کا ہونا اور فطری طور پر خدا کی طرف میلان اور انجذاب کا پایا جانا اس سے معلوم ہے کہ شاید کوئی وقت ایسا گذرا ہے کہ جس میں خداوند ذوالجلال کی کوئی تجلی انپر ہوئی ہے جس کی وجہ سے دلوں میں خدا کی محبت اسقدر راسخ اور پختہ ہو چکی ہے کہ کسی طرح نہیں نکل سکتی۔ ہزار تکلیفیں پہونچیں مگر دل خدا ہی کی طرف جھکتا ہے۔ بے دیکھے اتنی محبت کا ہونا تقریباً نا ممکن ہے۔ غالباً یہ تجلی اس وقت ہوئی ہے جس وقت کہ بندوں سے عہد الست لیا گیا چونکہ یہ واقعہ فقط ایک لمحہ یا دو لمحہ کے لئے پیش آیا اور پھر اس کو پیش آئے ہوئے بھی ہزار ہا سال گذر گئے اس لئے بھول جانا کچھ مستبعد نہیں۔ البتہ تجلی کا جو مقصد تھا وہ پورا ہو گیا۔ وہ یہ کہ رب العالمین کی محبت فطرت اور جبلت میں پہاڑ سے زیادہ مستحکم اور مضبوط ہو گئی غرض یہ کہ کوئی دل ایسا نہیں جو خدا سے وابستہ نہ ہو۔ ؎

دل میں ہر ایک کے رسائی ہے تجھے ٭ سب سے ربط آشنائی ہے تجھے

اسی وجہ سے امام اعظم ابو حنیفہ رضؓ کا قول ہے کہ توحید کے وہ لوگ بھی مکلف ہیں کہ جن کو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی دعوت نہیں پہونچی اس لئے کہ خداوند ذوالجلال کی معرفت اور اس کی توحید فطری اور بدیہی امر ہے۔ بعثت انبیاء پر موقوف نہیں عقل بھی اس کا ادراک کر سکتی ہے ہاں وہ احکام اور وہ امور کہ جو بغیر انبیاء کرام کی بعثت کے محض عقل سے نہیں معلوم ہو سکتے۔ وہاں انسان معذور ہے۔ بالفرض اگر دنیا میں کوئی بھی رسول نہ آتا تب بھی مخلوق پر خدا کا پہچاننا اور ایک جاننا واجب ہوتا۔ لہذا جن لوگوں کو حضرات انبیاء کی دعوت نہیں پہونچی انپر توحید فرض اور شرک حرام ہے۔ منکر خدا اور مشرک کی کسی صورت میں نجات نہ ہوگی۔

کما قال تعالیٰ۔ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء

تحقیق اللہ تعالیٰ بدون توبہ کے شرک کو معاف نہیں کرتا البتہ شرک سے کم درجہ کے گناہ جسکو چاہے بدون توبہ کے بھی معاف کر دیتا ہے۔

ؔلہ عبارت کا مضمون تقریر دلپذیر سے لیا گیا ہے۔

اس لئے کہ شرک تمام عقلاء عالم کے نزدیک قبیح ہے حتیٰ کہ جو شرک کرتے ہیں وہ بھی اپنے لئے مشرک کہنا گوارا نہیں کرتے۔ جو مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پیشتر زمانۂ فترت میں گذر گئے ان کا ناری ہونا بکثرت احادیث میں آیا ہے۔

اتمام حجت کے لئے قیامت کے دن ان لوگوں کا امتحان بھی لیا جائیگا۔ جو اس وقت خدا کے فرستادہ کی اطاعت کریگا وہ نجات پائیگا اور جو سرتابی کرے گا وہ سزا پائے گا۔ تفصیل کے لئے زرقانی شرح مواہب اور کتب کلامیہ کی مراجعت کی جائے۔ اتحاف جلد ۲ ص ۱۹۲)

اور عصر حاضر کے لحاظ سے یہ مسئلہ محض فرضی ہے اس لئے کہ اب عالم میں کوئی آبادی ایسی نہیں رہی کہ جہاں اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو۔ اور بالفرض جس جگہ اسلام کی دعوت نہیں پہنچی اس کا حکم وہ ہے جو ابھی بیان کیا ہے

الحاصل توحید ایک بدیہی اور فطری امر ہے کسی دلیل کی حاجت نہیں مگر اتمام حجت کے لئے کچھ دلائل پیش کرتے ہیں

توحید کی پہلی دلیل - اہل اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ اگر عالم کے لئے دو یا دو سے زائد صانع ہوں تو کارخانہ عالم بالکل درہم برہم ہو جائیگا اور کوئی شے بھی وجود میں نہ آئیگی کیونکہ اسمیں تو کسی کو کلام نہیں کہ خدا کے لئے کامل الذات والصفات ہونا ضروری ہے۔ خدا وہی ہو سکتا ہے جو ہر قسم کے نقص سے پاک ہو ورنہ خالق اور مخلوق میں کیا فرق ہے۔ اس لئے کہ بندے خدا بننے سے اس وجہ سے محروم ہیں کہ ان میں طرح طرح کے نقصانات موجود ہیں۔ وجود انکا ناقص قدرت ان کی ناقص علم انکا ناقص پس اگر عیاذاً باللہ خدا بھی ہماری طرح ناقص ہو۔ ہماری ہی طرح مجبور ہو تو اس کو ہم پر خدا بنجانے کا کیا حق ہے۔

پس جب ہر خدا کامل اور مستقل ٹھہرا تو ہر ایک کی تاثیر بھی کامل اور مستقل ہو گی اس لئے کہ خالق کی مثال آفتاب اور ماہتاب اور مخلوق کی مثال زمین کی سی ہے۔ زمین آفتاب سے بقدر آفتاب منور ہوتی ہے اور ماہتاب سے بقدر ماہتاب۔ پس جب دو صانع ہوں گے اور ہر ایک کی تاثیر کامل ہو گی تو ہر خدا کی طرف سے دو کامل وجود ہر مخلوق کے پیمانہ میں آئیں گے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ ایک سانچہ میں دو چیزیں اور ایک نیام میں دو تلواریں اور سیر بھر کے پیمانہ میں دو سیر چیز اور ایک جوتے میں ویسے ہی دو قدم اور ایک اچکن میں دو بدن اور ایک مکان میں اس کی مقدار سے دوچند اسباب نہیں سما سکتا اور اگر زبردستی کر کے اس میں ڈال ہی دیا جائے تو وہ سانچہ اور وہ نیام اور وہ اچکن ایک لمحہ کے لئے کسی طرح سالم نہیں رہ سکتا۔

اسی طرح اگر دو خداؤں کی طرف سے پورا پورا وجود ایک مخلوق میں سمانے لگے تو بیشک وہ مخلوق نیست اور نابود ہو جائے گی۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ دونوں خداؤں سے ملکر ایک ہی وجود آیا تو پھر حقیقت میں ہر

ــــــــ

لہ توحید کی پہلی اور دوسری دلیل حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی تصانیف سے لیگئی اور باقی دلائل توحید امام رازی قدس سرہٗ کی تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۱۰۶ سورۃ الانبیاء سے لئے گئے ہیں۔ اور اتحاف شرح احیاء العلوم جلد ۲ ص ۱۲۴ تا ص ۱۳۰ جلد ۲ میں بھی دلائل توحید پر تفصیلی کلام کیا ہے حضرات اہل علم اصل کی مراجعت فرمالیں۔

ایک خدا مستقل علت اور مستقل مؤثر نہ ہوگا۔ بلکہ دو خداؤں کا مجموعہ ملکر مؤثر ہوگا جس سے ہر ایک کا ناقص اور ناتمام ہونا لازم آئیگا۔ ہاں اگر یہ احتمال ہوتا کہ خدا ناقص بھی ہو سکتا ہے تو یہ کہنا ممکن ہو جاتا کہ جس طرح دو چراغوں کا نور ملکر کامل ہو جاتا ہے اسی طرح دو خدا کے عطا کئے ہوئے وجود بھی ملکر کامل ہو جائیں گے۔ مگر اس کا کیا علاج کہ تمام اہل عقل اس پر متفق ہیں کہ بارگاہ خداوندی میں نقص کا کسی طرح گذر نہیں۔

الحاصل اگر دو خدا کامل الذات اور تمام الصفات ہوتے تو یہ کارخانۂ عالم بالکل صفحۂ ہستی سے مٹ چکا ہوتا پس معلوم ہوا کہ تمام عالم کیلئے ایک ہی خدا ہے۔ اور اس آیت میں اسی دلیل کی طرف اشارہ ہے۔

قال تعالیٰ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا	اگر زمین و آسمان میں سوائے خدا کے چند معبود ہوتے تو یقیناً سب کے سب فنا ہو جاتے (تقریر دلپذیر ص۲۱ والحصون الحمیدیہ ص۲۲ و رسالہ حمیدیہ ص۱۴۰)

توحید کی دوسری دلیل۔ عالم کے موجودہ نظام پر نظر ڈالنے سے ہر فہیم شخص یہ سمجھ سکتا ہے کہ اس عالم کے جس سلسلہ پر نظر ڈالتے ہیں وہ ایک ہی اصل پر جا کر تمام ہو جاتا ہے۔ روشنی کے سلسلہ کو دیکھ لیجئے کہ وہ آفتاب پر پہنچکر ختم ہو جاتا ہے۔ گرمی کے سلسلہ پر نظر ڈالئے کہ آثار آتش پر پہونچکر ختم ہو جاتا ہے۔ عدد کے سلسلہ کو دیکھئے کہ الیٰ غیر النہایۃ پھیلا ہوا ہے۔ مگر تمام سلسلہ کا اختتام ایک پر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایک سب کے لئے اصل ہے جیسا کہ آفتاب تمام روشنیوں کے لئے اور آتش تمام حرارتوں کے لئے اصل ہے موجوں کا سلسلہ پانی پر ختم ہو جاتا ہے خطوط دائرہ کا سلسلہ مرکز پر ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مرکز تمام خطوط کے لئے اصل ہے حکام کا سلسلہ بادشاہ پر تمام ہو جاتا ہے۔ الحاصل عالم میں کوئی ایسا سلسلہ نہیں کہ جو کسی ایک اصل پر ختم نہ ہوتا ہو۔ پس یہ ناممکن ہے کہ کسی ایک موجود اصلی پر ان موجودات عالم کا سلسلہ تمام نہ ہو۔ ضرور ہے کہ کوئی ایسا موجود ہو کہ جس کا وجود اصلی اور ذاتی ہو اور ان تمام موجودات کا وجود اس کا فیض ہو جیسے ایک آفتاب تمام روشنیوں کی اصل ہے اور باقی سب اسی کی فرع ہیں حتیٰ کہ نجم و قمر کا وجود بھی اسی سے مستفاد ہے۔ (تقریر دلپذیر ص۲۳)

توحید کی تیسری دلیل۔ اگر دو خدا فرض کئے جاویں اور ہر ایک کامل قدرت اور کامل اختیار کے ساتھ موصوف ہو اور ایک کا ارادہ کسی شے کے ایجاد کے متعلق ہو تو سوال یہ ہے کہ دوسرا خدا پہلے خدا کی مخالفت پر قادر ہے یا اس کی موافقت پر مجبور ہے۔

پس اگر دوسرا خدا پہلے خدا کی مخالفت کرسکتا ہے اور پہلے خدا کی تدبیر کو روک سکتا ہے تو یہ دوسرا خدا قادر اور قاہر ہوگا اور پہلا خدا یقیناً عاجز اور قاصر ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ عاجز اور قاصر تو خدا نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا خدا وہی ہو سکتا ہے جو ہر طرح سے کامل ہو۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ دوسرا خدا پہلے خدا کی کسی قسم کی مخالفت نہیں کرسکتا بلکہ اس کی موافقت پر مجبور اور مضطر ہے تو یہ دوسرا خدا عاجز اور مجبور ہونے کی وجہ سے خدا نہیں رہ سکتا۔ خدا وہی رہیگا کہ جس کی

شان فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ ہو اور کوئی ذرہ برابر بھی اس کی مخالفت نہ کر سکتا ہو۔

توحید کی چوتھی دلیل۔ اگر دو خدا مانے جائیں تو ظاہر ہے کہ الوہیت میں دونوں مشترک اور مساوی ہونگے اب اس الوہیت کے علاوہ ہر ایک خدا میں کوئی ایسی خاص صفت ہونی چاہئے کہ جس کے ذریعہ سے دونوں میں امتیاز ہو۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ پہلے خدا کو دوسرے خدا سے صفت کمال کے ذریعہ سے امتیاز حاصل ہے (یعنی پہلے خدا میں وہ صفت کمال پائی جاتی ہے اور دوسرے خدا میں نہیں پائی جاتی) تو ظاہر کہ ایسی صورت میں دوسرا خدا خدا نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ صفت کمال سے خالی ہونا ایک عیب ہے جو کہ الوہیت کے سراسر منافی ہے۔ اور اگر پہلے خدا کو دوسرے خدا سے صفتِ نقص کے ذریعہ سے امتیاز حاصل ہے یا غیر صفت کمال کے ذریعہ کو امتیاز ہے تو اس صورت میں پہلا خدا خدا نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ صفت نقص کیساتھ موصوف ہونا یا صفت کمال سے عاری ہونا شان الوہیت کے بالکل منافی ہے۔

توحید کی پانچویں دلیل۔ نیز ایک خدا تدبیر عالم کے لئے کافی ہے یا نہیں۔ اگر کافی ہے تو دوسرا خدا بالکل ضائع اور بیکار ہے۔ یعنی بالکل فالتو ہے جس کی کوئی حاجت نہیں۔ اور جس کی کوئی حاجت نہ ہو وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے خدا کی شان تو یہ ہونی چاہئے کہ وہ سب سے مستغنی ہو اور تمام عالم اس کا محتاج ہو۔ اور اگر ایک خدا تدبیر عالم کے لئے کافی نہیں تو یہ خدا عاجز اور کسی دوسرے خدا کا تدبیر عالم میں محتاج ہوگا۔ اور ظاہر ہے کہ عاجز اور محتاج خدا نہیں ہو سکتا۔

توحید کی چھٹی دلیل۔ نیز اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو یہ بتلایئے کہ ایک خدا اپنے اسرار کو دوسرے خدا سے مخفی رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ اگر رکھ سکتا ہے تو دوسرا خدا بے خبر اور جاہل ہونے کی وجہ سے خدا نہ رہے گا۔ اور اگر یہ خدا اپنے اسرار کو دوسرے سے مخفی نہیں رکھ سکتا ہے تو یہ خدا عاجز ہونے کی وجہ سے خدا نہ رہیگا۔

توحید کی ساتویں دلیل۔ نیز شرکت ایک قسم کا عیب ہے اور یکتائی صفت کمال ہے چنانچہ جب کسی کی مدح کیجاتی ہے تو یہی کہا جاتا ہے کہ آپ یکتائے زمانہ ہیں بے مثل اور بے نظیر ہیں۔ اور جب خدا کے لئے ہر قسم کے عیب سے پاک ہونا ضرور ہے تو اس عیب شرکت سے بھی پاک ہونا ضروری ہوگا۔

توحید کی آٹھویں دلیل۔ اگر خداوند عالم کو وحدہٗ لاشریک لہٗ نہ تسلیم کیا جائے اور اسی کو کل عالم کی تدبیر کیلئے کافی نہ سمجھا جائے تو پھر عقلاً دو یا چار کی کوئی تحدید نہیں ہو سکتی اسلئے کہ جس دلیل سے آپ دو یا چار صانع اور خدا مانینگے اُسی دلیل سے دوسرا شخص خدا کو زائد عدد میں مان سکتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی شخص ایک انسان کی ہر حرکت

ف یہ دلیل برہان تمانع کے نام سے مشہور ہے چونکہ اس دلیل میں ایک خدا کا ارادہ دوسرے خدا کے مانع اور مزاحم فرض کیا گیا ہے اس لئے یہ دلیل برہان تمانع کے نام سے مشہور ہوئی علماء نے اس دلیل کو مختلف عنوانات اور مختلف تقریروں سے بیان کیا ہے جو اتحاف شرح احیاء العلوم ج۲ ص۱۲ میں مذکور ہیں جو تقریر ہم نے ہدیہ ناظرین کی ہے وہ امام غزالی کی تقریر ہے۔

اور سکون کے لئے جدا جدا خدا مان لے تو آپ اس کو عقلاً روک نہیں سکتے۔ خلاصہ یہ کہ خدا کو ایک نہ ماننا غیر محدود خدا ماننے کے لئے ایک فتح باب ہے ایک عابد کے لئے غیر محدود معبودوں کا ماننا حقیقت میں ایک ذات کو غیر محدود ذوات کی اطاعت کی مالا یطاق تکلیف دینا ہے (قالہ ابو منصور التمیمی کذا فی لاتحاف ج ۲ ص ۱۰۸)

توحید کی نویں دلیل - اگر دو یا دو سے زائد خدا تسلیم کئے جائیں تو ہر خدا کا اپنے وجود خاص پر دلیل قائم کرنے سے عاجز ہونا لازم آتا ہے اس لئے کہ حدوث عالم مطلق وجود صانع پر دلالت کرتا ہے تعدد صانع پر کسی قسم کی دلالت نہیں کرتا۔ اور اگر بالفرض تعدد صانع پر دلالت کرے بھی تو وہ کسی خاص پر دلالت نہیں کرتا۔

جو دلیل ایک خدا پیش کر سکتا ہے۔ وہی دلیل بعینہ دوسرے خدا کے وجود پر قائم ہو سکتی ہے لہٰذا تعدد صانع کی تقدیر پر ہر خدا پر اپنی ذات پر ایسی دلیل قائم کرنے سے کہ جو فقط اسی کی ذات پر دلالت کرے اور دوسرے پر ہرگز دلالت نہ کرے عاجز ہونا لازم آتا ہے۔

توحید کی دسویں دلیل - اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو اس صورت میں یا تو ہر ایک دوسرے کا محتاج ہوگا یا فقط ایک محتاج ہوگا اور دوسرا مستغنی یا یہ کہ ہر ایک دوسرے سے مستغنی اور بے نیاز ہوگا۔ پہلی صورت میں کوئی بھی خدا نہ رہے گا اس لئے کہ احتیاج اور نیازمندی سراسر خدائی کے منافی ہے اور دوسری صورت جو محتاج ہوگا وہ خدا نہ رہے گا۔ خدا وہی رہیگا کہ جو سب سے مستغنی اور بے نیاز ہو۔ اور وہ ایک ہی ہے۔ اور تیسری صورت میں بھی کوئی خدا نہ رہے گا۔ اس لئے کہ خدا کی شان یہ ہونی چاہئے کہ کوئی اس سے بے نیاز نہ ہو۔ سب اسی کے محتاج اور دست نگر ہوں۔ اس لئے کہ استغناء اور بے نیازی غیر ضروری شے سے ہوا کرتی ہے۔ پس اگر معاذ اللہ خدا سے بھی استغناء اور بے نیازی ممکن ہو تو معاذ اللہ خدا کا غیر ضروری ہونا لازم آتا ہے جو کہ ایک کھلا ہوا عیب ہے۔ اور خدا کی ذات سب عیبوں سے پاک ہوتی ہے۔ پس اگر دو خدا ہوں اور ہر خدا دوسرے سے مستغنی اور بے نیاز ہو تو پھر خدا کا غیر ضروری ہونا لازم آتا ہے۔ جو کہ سراسر شان الوہیت کے خلاف ہے۔

سبحانہ وتعالیٰ عما یقولون علواً کبیرا

مسئلہ زکوٰۃ اور اشتراکیت و عمرانیت

(از مولانا محمد اصغر حسین صاحب قائمقام پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ)

نماز کی طرح قرآن حکیم نے صدقہ و زکوٰۃ کا ذکر بھی نہایت اہتمام کے ساتھ کیا ہے اور کثرت سے دونوں کا ساتھ ساتھ مطالبہ کیا ہے۔

قد افلح المومنون الذین ھم فی صلوتھم خاشعون۔ و الذین ھم من اللغو معرضون والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون (سورۂ مومنون رکوع ۱)

بیشک ان مسلمانوں نے فلاح پائی جو خشوع سے نماز پڑھتے ہیں اور جو لغویات سے مُنہ موڑتے ہیں اور جو زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔

وما آتیتم من ربا لیربو فی اموال الناس فلا یربو عند اللہ وما آتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولٰئک ھم المضعفون۔ (سورہ روم رکوع ۴ آیت ۳۸)

اور جو تم سود میں دیتے ہو تاکہ لوگوں کے مال میں پہنچکر بڑھے تو خدا کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم زکوٰۃ میں دیتے ہو خدا تعالیٰ کی رضاجوئی کیلئے تو یہ لوگ دگنا

واقیموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ۔

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

اس پچھلی آیت کو قرآن حکیم نے بار بار دہرایا ہے۔ اور متعدد مقام میں مختلف حیثیات و فوائد کے ماتحت مطالبہ کیا ہے۔ پھر حضرت معلم قرآن صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان سے ثابت ہے کہ زکوٰۃ اسلام کا رکن عظیم ہے۔

بنی الاسلام علی خمس شھادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد الرسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان۔ (رواہ البخاری فی باب بنی الاسلام علی خمس)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہو۔ اس بات کا اقرار کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے پیغمبر ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور حج کرنا اور روزے رمضان کے رکھنا (بخاری شریف)

خلیفۂ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر معمولی چیز بھی زکوٰۃ کی مد سے کوئی ادا نہ کریگا تو میں اس سے جنگ کروں گا۔ چنانچہ انھوں نے اپنے دور خلافت کے زکوٰۃ نہ دینے والوں پر فوج کشی کر دی

قال ابو بکر واللہ لو منعونی عناقا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا (رواہ البخاری فی باب وجوب الزکوٰۃ)

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قسم اللہ کی بکری کا بچہ بھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے اگر مجھکو نہ دیں گے تو میں انسے مقابلہ کرونگا

مگر زکوٰۃ کا حکم ہے بڑے امتحان کی چیز۔ دولت و مال جو جان سے بھی عزیز تر خیال کیا جاتا ہے۔ اس کا خیرات کرنا نفس پر سخت گراں گذرتا ہے۔ چنانچہ بہتیرے مسلمانوں کو دیکھا گیا ہے کہ نماز و روزہ وغیرہ عبادات بدنیہ کے

ادا کرنے میں پیش پیش رہنے کے ساتھ صدقہ وخیرات اور روپیہ پیسہ خرچ کرنے کے معاملہ میں بہت پیچھے ہیں اس بارے میں ان ہی مسلمانوں کی ہمتیں کام کرتی ہیں جنکے دلوں کی گہرائیوں میں خداوند انعام کی نعمتوں کی شکرگذاری کا ولولہ و ذوق اور اپنی خواہشات کی تکمیل اور دولت ومال کی محبت پر بندگان خدا کی مصلحت وخیر خواہی کا جذبہ وشوق موجزن ہو۔ جیسا کہ سلف صالحین نے اپنی قوت ایمانی اور "الدین النصیحۃ" کی تعلیم ربانی کے ماتحت خالق کائنات کی شکر گذاری اور مخلوقات الٰہی کی خیر خواہی کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

ویؤثرون علیٰ انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون (سورۃ حشر رکوع ۱)	صحابہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو مقدم رکھتے ہیں گرچہ انپر فاقہ ہو اور جو بخل سے محفوظ رکھا گیا وہی فلاح پانے والا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی انسان کا مالدار ہونا باہمی انسانوں ہی کے کاروبار کے ماتحت فضل خداوندی شامل حال ہونے کے ساتھ وابستہ ہے۔ پس جو اللہ کے بندے ارضی وسماوی آفت یا بدنی وعقلی صفت ونقصان کے باعث تنگ عیشی کی رو میں بہ رہے ہوں ان کا ہاتھ پکڑ کر فاقہ مستی کے گرداب سے نکالنا روح انسانیت وعین رحمت اور مقتضائے عقل ومدنیت ہے۔ اس لئے کہ ان کی دستگیری میں ایک طرف اگر خداوند انعام کی شکر گذاری وفرض شناسی ہے کہ اس نے سرمایہ داری کے لئے عامۂ خلائق میں سے ان چند مخصوص شخصیتوں کو منتخب کیا تو دوسری طرف تمدن واجتماع بشری کی حق شناسی اور مصالحہ عامہ کی ذمہ داری سے سبکدوشی ہے جس کے ضمن میں انفرادی حفاظت کا سامان مہیا ہونے کے ماتحت خود مالداروں کی حفاظت کا بھی ایک حصہ ہے۔

آج دنیا نادار مزدوروں اور سرمایہ داروں کی جنگ کے سیلاب میں غرقاب ہو رہی ہے۔ اور واقعی کیسا غضب ہے کہ غریب مزدور وکسان، کوئلہ وغیرہ کی کانوں اور غاروں میں، سمندروں کی تہوں میں پہاڑ وں کی بلندیوں پر، زمین کی سطحوں پر دن کے آٹھ دس گھنٹہ مسلسل سخت محنت کے کاموں میں مشغول رہکر شام کے وقت اپنے گھروں کو جب واپس آتے ہیں تو یہاں گھر میں نہ بچے ہیں نہ بیویاں کہ ان سے ملکر غم غلط کریں کیونکہ مزدوری اتنی قلیل ہے کہ بالکل ناکافی ہونے کے باعث بال بچے اور بیویاں بھی کسی کارخانہ میں گئی ہوئی ہوتی ہیں جن کی ابھی واپسی نہیں ہوئی۔ آخر رات تک سب جمع ہوئے تو روکھا پھیکا کھا کے تنگ وتاریک جھونپڑوں میں بلا فرش وتکیہ دن بھر کے تکان کو سو جاگ کر دفع کر لیتے ہیں۔ پھر سویرے ہی ضروریات سے فراغت کر کے انھیں دوزخ نما کارخانوں کی طرف روانہ ہو جانا پڑتا ہے۔ نہ کوئی آرام وراحت نصیب ہے نہ حیات کی کوئی لذت۔ گویا بیجان مشینیں ہیں جو ان سرمایہ داروں کی خدمت کے لئے

وقف ہیں جن کے عالی شان محلوں میں مخملی وریشمی فرش وفروش بچھے ہوئے ہیں۔ اور دیبا وحریر کے پردے لگے ہوئے ہیں۔ ہر نوع کے سامان زینت اور اسباب راحت نے جنت کا نمونہ بنا رکھا ہے، پھر سیر وتفریح کے لئے بہتر سے بہتر کاریں ہیں جن پر سوار ہو کر سیر و تفریح کیا کرتے ہیں گویا دنیا کی ساری لذتیں اور راحتیں ان ہی کے لئے مخصوص ہیں۔ اور سب مزدور دکسان ان سرمایہ داروں کی خواہشات کی تکمیل کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔

آخر اس افراتفری سے اشتراکیت کے فتنۂ عظیم کی ایسی گھٹا اٹھی کہ وادی مغرب کو طوفان بربادی میں ڈالکر مشرقی فضا کو بھی تاریک کرنا شروع کر دیا۔ یعنی غریب مزدوروں اور کسانوں نے اشخاص کی ملکیت سے انکار کرکے اس کوشش میں جانیں لڑا دیں کہ سب چیزیں حکومت کی ہیں اور ان میں سارے لوگ برابر کے شریک ہیں۔ ہاں اپنی اپنی ضرورت وحاجت کے موافق صرف کرنے کے مجاز ہیں۔ حکومت وقت نے اگر اس راہ میں روڑا اٹکایا تو ارکان حکومت پر بم باری سے کام لینا شروع کر دیا۔ عقلائے زمانہ اس مشکل کا حل تلاش کرنے میں جس تدبیر سے بھی کام لینا چاہتے ہیں اس سے موجودہ گتھی سلجھنے کے عوض اور الجھتی ہی جا رہی ہے

حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے مسئلہ زکوٰۃ کی صورت میں اس اشکال کا بہترین حل رکھدیا ہے۔ سرمایہ داروں کی دولت وثروت اور مال وتجارت میں ایک مقررہ حق ناداروں کا رکھ کر خالص زراندوزی کی راہ بند کرکے اعتدال کا راستہ صاف کر دیا ہے۔ ساتھ ہی سود کو حرام کرکے ساہو کاریت کے امکان کو فنا کر دیا۔ اور احسان وحسن سلوک کو رضائے مولیٰ کا سبب قرار دیکر کمزوروں اور مفلسوں کی مزید دستگیری کا دروازہ کھول دیا۔

پھر ان سب تعلیمات کے ساتھ بیت المال کے افسروں کو حقوق واجبۂ فقراء کی نگہداشت کے سلسلہ میں پوری طاقت صرف کرنے کی اجازت دے کر فقیروں کے حقوق غصب کرنے کا امکان باقی نہیں رکھا۔ یہ اسلامی تعلیم ایک طرف اصل فتنہ غریبوں کی شکایت دور کرنے کا ذمہ دار ہے، تو دوسری طرف اشتراکیوں اور عمرانیوں دونوں کی نظریوں کا جامع ہونے کی حیثیت سے باہمی جنگ کے خاتمہ کا کفیل ہے۔ اشتراکیوں کا یہ خیال کہ ملک کا کل مال سب لوگوں کا مشترکہ مال ہے جس کو خزانہ حکومت میں راس المال کی حیثیت سے جمع رہنا چاہئے اور جس میں ملک کے افراد کو اپنی اپنی صلاحیت کے موافق عمل کرنا چاہئے اور حسب احوال واعمال افراد حکومت کی طرف سے لوگوں کو استعمال کرنے کے لئے مال ملنا چاہئے۔ اور سرمایہ دار عمرانیوں کا یہ نظریہ کہ ارتقاء سابقت کیلئے جد وجہد کرنا اغنیاء وفقراء کے وجود سے وابستہ ہے ورنہ ہمتوں میں پستی اور ارادوں میں کمزوری اور عمل میں کوتاہی آکر نوع انسانی ترقی واعلیٰ تمدن کی چوٹیوں سے گر کر حیوانیت وغیر متمدن زندگی کے غار میں جا پڑیگی دیکھو کہ مسئلہ زکوٰۃ ان دونوں نظریوں کا آئینہ دار ہے۔ عمرانیوں کے عقیدہ کے مطابق اغنیاء وفقراء کا وجود برقرار رکھتے ہوئے سرمایہ داروں کے مالوں میں فقیروں کا حق لازم کرکے مالداروں کو فقیروں کا قرضدار ہونگی

حیثیت دے کر اشتراکیت پیدا کر دی گئی ہے۔ کیا اس سے بڑھ کر کوئی اقتصادی نظام متصور ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔

بس اگر آج دنیا میں مسئلہ زکوٰۃ کو عام دستور اور ضروری لائحہ عمل قرار دے کر سختی سے اس پر عمل پیرا ہونے کے ذرائع استعمال کئے جائیں تو ساری کشمکش جاتی رہے اور سکون و اطمینان پیدا ہو جائے۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ اس وقت نہیں تو آئندہ چلکر بعینہٖ یا کچھ ایر پھیر کے بعد اسی مسئلہ زکوٰۃ پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔

"صبح انقلاب"

(از جناب اطہر قاضی۔ مبارکپوری اعظم گڈھ)

جب شبِ تاریک پر ابرِ سیہ چھانے لگے
نقشِ آغازِ بشر تحریر تھی انجام کی
کفر کے جالے تنے تھے سینۂ انسان میں
ہو چکا تھا مطمئن صیاد فکرِ صید سے
پھوٹ نکلا خوں زمیں کی دیدۂ نمناک سے
جل چکی تھی بزمِ عالم سے بساطِ آدمی
تھی حیا سوزی عیاں انسان کے کردار سے

جب فضا میں ظلمتوں کے تنابل کھانے لگے
تھیں جبینِ صبح پہ مہریں سوادِ شام کی
جہل کی تصویر تھی آئینۂ انسان میں
آدمی آزاد تھا انسانیت کی قید سے
موج بنکر آگ برسی سینۂ افلاک سے
دامنِ وحشت پہ برپا تھی قیامت باہمی
ذہنیت آزاد تھی، فکرِ مآل کار سے

مطلعِ فاراں سے مہرِ نور لہراتا اٹھا ؎ مزرعِ انساں پہ موجِ نور برساتا اٹھا

جاگ اٹھی مسکراتی ایک صبحِ انقلاب
دامنِ شب پر ہوا ایک نور سیمیں موجزن
سینۂ ظلمات میں انوار کی موجیں اٹھیں
جس کے ہاتھوں کفر کی مبرم قضا لاچار تھی
موڑ دیں جس نے رگاں گردشِ ایام کی
دعوتِ عشق و محبت دی نوائے درد میں
جس نے فریادوں کو بدلا نغمہائے ساز سے

جس کی پیشانی پہ رقصاں تھی ہزاروں آفتاب
چشمۂ خورشید سے بہنے لگی زریں کرن
کارزارِ کفر میں اسلام کی فوجیں اٹھیں
ایک میں قانون تھا اور ایک میں تلوار تھی
رو بساحل جس نے کر دیں کشتیاں اقوام کی
سیکڑوں لیلیٰ دکھائیں کارواں کی گرد میں
حسن کا نغمہ سنایا عشق کی آواز سے

ناخنِ قدرت سے سلجھیں گتھیاں تقدیر کی ؎ کھل گئیں جتنی تھیں کڑیاں آہنی زنجیر کی

نقد و تبصرہ

تذکرہ شاہ ولی اللہؒ - "الفرقان" بریلی شاہ ولی اللہ نمبر کا دوسرا اڈیشن۔ مرتبہ مولانا محمد منظور نعمانی۔ صفحات ۴۳۲ سائز ۲۰×۲۶ کاغذ، کتابت و طباعت عمدہ۔ ٹائیٹل خوش رنگ قیمت قسم معمولی غیر مجلد دو روپے ملنے کا پتہ "مکتبہ الفرقان بریلی"

حجۃ اللہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی اور آپ کے علوم و معارف اور تعلیمات کا ایک نادر مجموعہ ہے جو ماہنامہ الفرقان کے شاہ ولی اللہ نمبر کی صورت میں پیش کیا گیا ہے اس نمبر کی اشاعت کے لئے مولانا منظور نعمانی مستحق مبارکباد ہیں کہ انکی مشکور کوششوں نے حضرت شاہ صاحبؒ کے جن علوم و معارف کو یکجائی طور پر مرتب اور منظم کر دیا ہے ان کو سالہا سال کی کاوش و تحقیق کے بعد بھی حاصل کرنا ممکن نہ تھا۔

مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا مناظر احسن گیلانی اور مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کے مضامین اس نمبر کی روح ہیں۔ مولانا عبید اللہ سندھی اپنے مخصوص نتائج غور و فکر کے اعتبار سے حضرت شاہ ولی اللہؒ کی حکمت دینی اور فلسفۂ اجتماعی کے پرجوش داعی اور مفسر ہیں۔ آپنے اپنے اس طویل مقالہ کے دوران میں شاہ صاحبؒ کی تعلیمات اور فلسفہ کو پیش کیا ہے اور اس فلسفہ کی روشنی میں وقت کے خاص مسائل کو بھی اپنے نقطۂ فکر کے مطابق حل کیا ہے جو دراصل صرف آپ ہی کا حصہ ہے۔ مولانا نے ولی اللہی فلسفہ کی جو تفسیر و تشریح کی ہے اور وقت کے اہم سیاسی مسائل میں جس طرح اسے دلیل راہ بنایا ہے اُس سے اختلاف کی بہت کچھ دیانتدارانہ گنجائش ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ اصحاب تحقیق مولانا کے بعض ان مخصوص نظریات کی جنھیں وہ حضرت شاہ صاحبؒ کی طرف منسوب کرتے ہیں حقیقت واضح کر کے حضرت شاہ صاحبؒ کے صحیح نظریات کو پیش کریں مولانا عبید اللہ کے اس مقالہ کے مطالعہ سے متوسط استعداد کے اہل علم بھی بعض مقامات پر مبتلائے مغالطہ ہو سکتے ہیں لہٰذا اس مقالہ کا مطالعہ حزم و احتیاط سے کیا جائے اور جو شکوک و شبہات پیدا ہوں ان کے متعلق ارباب بصیرت علماء کی طرف رجوع کر کے ان کا ازالہ کر لیا جائے۔

مولانا مودودی نے اپنے مقالہ میں مابعد الطبیعی مسائل کے متعلق مختلف اور متصادم نظریات کی تفصیل کے بعد مجدد کی خصوصیات، تجدید اور اس کی حقیقت پر ایک طویل بحث دلنشین انداز میں کی ہے۔ آخر میں آپ نے مجددین امت حضرت عمر بن عبد العزیز، ائمہ اربعہ، امام غزالی، ابن تیمیہ، شیخ احمد سرہندی، شاہ ولی اللہ، سید احمد بریلوی، شاہ اسمٰعیل شہید رحمہم اللہ کے تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالی ہے۔ اسی دوران میں آپنے ظہور مہدی کے عقیدہ اور مہدی کے اوصاف خصوصیات پر بھی اظہار خیال فرمایا ہے اور اپنی فکر و رائے پر اس اعتماد کے ساتھ جو کسی مجدد اور مجتہد ہی کا حصہ ہوا کرتا ہے مجتہدین سلف کے علوم، طرز فکر اور طریق کار پر خط تنسیخ کھینچکر ایک نئے دور تجدید کی تعمیر کے لئے زمین ہموار کرنے کی کوشش کی ہے

بہر حال اگر مولانا مودودی کے متفردات اور مخصوص نظریات سے قطع نظر کرلی جائے تو ان کا یہ مقالہ قابل قدر ہے

مولانا مناظر احسن گیلانی نے اپنے قیمتی مقالہ میں بہت سے اہم عنوانات پر قلم اٹھایا ہے۔ الف ثانی کے تجدیدی کارناموں پر روشنی ڈالنے کے بعد آپ نے ان سیاسی الجھنوں کو واضح کیا ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے دور تجدید میں مسلم سیاسیات، مذہبیات اور معاشرت میں پیدا ہو چکی تھیں، اس سلسلہ میں آپ نے مرہٹوں اور سکھوں کے سیاسی ہنگاموں کے متعلق معلومات کا ایک اچھا ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔ شاہ صاحبؒ کے پیغام اور تفصیلی پروگرام پر بھی ایک سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ دوران مضمون میں بطور تضمن وقت کے بعض اہم سیاسی مسائل اور تحریکات پر بھی مولانا نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مولانا کا یہ اظہار خیال ممکن ہے بعض مخصوص سیاسی نظریہ رکھنے والوں کے لئے خوش آئند نہ ہو لیکن خود موصوف کی اس تصریح کے بعد کہ انھوں نے ایک "سیاست کار" کی حیثیت سے ان مسائل پر قطعی اور حتمی رائے کا اظہار نہیں کیا ہے۔ مولانا کے ان خیالات کو صرف اسی حیثیت سے دیکھنا چاہئے کہ آپ نے وقتی مسائل کے متعلق محض اپنے شبہات اور جذبات پیش کئے ہیں۔ جہاں تک مقالہ کے موضوع کا تعلق ہے وہ پوری طرح مکمل جامع اور کامیاب ہے۔ اور مولانا کی کاوش تحقیق قدر کے قابل ہے۔

مولانا حفظ الرحمٰن نے اپنے مختصر مقالہ میں علم الاخلاق اور علم المعیشت کے باہمی ربط کے متعلق حضرت شاہ صاحبؒ کے ایک خصوصی نظریہ کو واضح کیا ہے۔ شاہ صاحب کا یہ نظریہ ان کے مخصوص فلسفۂ اقتصاد و معیشت کی بنیاد ہے جس کو سمجھ لینے کے بعد حضرت شاہ صاحب کے سیاسی، معاشی اور اقتصادی فلسفہ اور اس کی تشریح و توضیح کے متعلق بہت سے شبہات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ مولانا عبید اللہ سندھی کے مضمون کے مطالعہ سے حکمت ولی اللّٰہی کے متعلق جو بعض الجھنیں مطالعہ کرنے والے کو پیدا ہوتی ہیں وہ مولانا حفظ الرحمٰن کے مضمون سے رفع ہو جاتی ہیں اور غالباً اسی سے یہ شبہہ بھی دور ہو جاتا ہے کہ معاشی اور اقتصادی مسئلہ کو ہماری اجتماعیات، روحانیات اور اخلاقی نظام میں کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں ہے۔ غرض مولانا حفظ الرحمٰن کا یہ مقالہ ولی اللہ نمبر کے دوسرے اڈیشن کا ایک اہم اور قابل قدر اضافہ ہے۔

ان کے علاوہ مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا سعید احمد اکبر آبادی، مولانا مسعود عالم ندوی اور مولانا سید محمد یوسف بنوری کے مقالات بھی خاص طور پر اہم اور قابل ذکر ہیں۔

بہر حال الفرقان شاہ ولی اللہ نمبر کا یہ دوسرا اڈیشن بعض اضافوں کی وجہ سے بہت زیادہ قابل قدر ہو گیا ہے۔ ولی اللّٰہی حکمت کا مطالعہ کرنے اور وقت کے اہم سیاسی مسائل میں حضرت شاہ صاحب کی رہنمائی حاصل کرنے کے آرزومند لوگوں کو ولی اللہ نمبر کا مطالعہ سالہا سال کی کاوش تحقیق اور بیشمار کتابوں کی ورق گردانی سے بے نیاز کر دے گا۔

(ع - و)

کوائف دارالعلوم

اعلیٰحضرت شاہ افغانستان کی والدۂ محترمہ کی وفات

یوں تو دارالعلوم کے فیوض و برکات سے تمام ہی ممالک اسلامیہ مستفیض ہو رہے ہیں لیکن ہمسائیگی اور قرب کی وجہ سے افغانستان سب سے زیادہ بہرہ مند ہو رہا ہے۔ حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم نے ۱۳۵۸ھ میں افغانستان کا جو سفر فرمایا اس میں وہاں کے علمی مراکز، ملی اداروں اور ارکان حکومت نے حضرت مہتمم صاحب کی ایک اسلامی ملک کے شایان شان پذیرائی فرماکر اور خود اعلیحضرت شہریار افغانستان غازی ظاہر شاہ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ' نے ممدوح کو شرف باریابی بخش کر دارالعلوم کے ساتھ افغانستان کے دیرینہ تعلقات کو اور بھی زیادہ مستحکم بنا دیا۔ دارالعلوم کی علمی وعرفانی خدمات کے اعتراف کے ساتھ اعلیحضرت کا پچاس ہزار افغانی کا عطیہ خسروانہ دارالعلوم کے صدر دروازہ باب الظاہر کی شاندار شکل میں دارالعلوم کے ساتھ شاہ افغانستان کے رابطہ خسروانہ کی زبردست یادگار ہے۔

ان عنایات وتعلقات نے قدرتی طور پر دارالعلوم کو افغانستان کے رنج وراحت کا شریک بنا دیا ہے چنانچہ تاجدار افغانستان کی والدۂ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی اطلاع نے دارالعلوم کے ہر کہہ ومہ کو رنجیدہ اور مضطرب بنا دیا۔ اُسی وقت ایصال ثواب کے لئے ختم کلام اللہ شریف کا انتظام کیا گیا اور مادر ملک کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی۔ اور حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم نے حسب ذیل پیام تعزیت اعلیٰحضرت شاہ افغانستان کی خدمت میں بذریعہ تار ارسال فرمایا۔

"صدمۂ ہائلہ کہ از وفات علیا حضرت ملکۂ افغانستان بذات شاہانہ وملت افاغنہ رسیدہ است ہمہ خدام دارالعلوم ازاں متاثر و دراں شریک اند و بدعائے مغفرۃ و ایصال ثواب مصروف شدہ برائے صبر واستقامت اعلیٰحضرت از ایزد متعال آرزو دارند"

دارالعلوم کی ایک اہم خدمت۔ دارالاقامہ جدید کی اراضی ملحقہ کا معاملہ تقریباً بیس بائیس سال سے الجھا چلا آرہا تھا جس کی وجہ سے دارالاقامہ کی تعمیر درمیان ہی رکی پڑی تھی۔ اسیطرح اراضی ملحقہ مسجد مدرسہ بجانب شمال کا معاملہ بھی گوناگوں پیچیدگیوں کا شکار تھا اور مسجد کی متعلقہ عمارتیں ادھوری پڑی ہوئی تھیں۔ ان ہر دو اراضیات کا معاملہ باوجود ہر قسم کی مساعی کے کسی طرح سلجھنے ہی میں نہ آتا تھا۔ الحمد للہ کہ اب یہ دونوں معاملے صاحبزادہ مولوی قاری محمد طاہر صاحب سلمہٗ کی حسن مساعی اور حسن تدبیر سے

آخری طور پر طے ہو گئے۔

اور دارالاقامہ کے باقی ماندہ کمروں کے لئے مدراس کے اہل خیر سے جو **سینتالیس ہزار روپے** کی گرانقدر رقم وصول ہوئی تھی اس سے اس تعمیر کا سلسلہ بسرعت جاری کر دیا گیا ہے۔ ادھر مکانات مسجد کی تعمیر کا سلسلہ بھی انشاء اللہ عنقریب شروع ہو جائے گا۔

کارکنان دارالعلوم مولوی قاری محمد طاہر صاحب کے شکر گذار ہیں اور ان کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ ان کی توفیقات میں اور اضافہ فرمائے اور ان کی مساعی کو قبول فرمائے۔

بہی خواہان دارالعلوم۔ ملک کے مختلف حصوں میں توسیع حلقۂ بہی خواہان کا کام سرگرمی کے ساتھ جاری ہے دارالعلوم کے سفراء شعبۂ تنظیم و ترقی دارالعلوم کی ہدایت کے مطابق مستعدی اور انہماک کیساتھ مصروف عمل ہیں۔ دارالعلوم سے محبت اور تعلق رکھنے والے حضرات ہر جگہ پورے اخلاص اور للہیت کیساتھ ہمارے سفراء سے تعاون فرما رہے ہیں جس کے نتائج بحمداللہ روز بروز زیادہ شاندار صورت میں سامنے آرہے ہیں اور حلقۂ بہی خواہان کے ذریعہ جو آمدنی ہو رہی ہے اس سے دارالعلوم کی ضروریات کا ایک معتدبہ حصہ پورا ہونے لگا ہے۔

ضلع کرنال۔ ماہ ذیقعدہ میں مولوی ضامن صاحب سفیر دارالعلوم نے ضلع کرنال کا دورہ کیا۔ جناب حاجی مولا بخش صاحب، حافظ عظیم اللہ صاحب پانی پتی اور حکیم شریف الدین صاحب وغیرہ مخلصین دارالعلوم ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں کہ ان حضرات کے تعاون اور ہمدردانہ اشتراک عمل سے ہمارے سفیر صاحب کو ضلع کرنال میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو جزائے خیر دے۔ ضلع کرنال کے متعدد مقامات پر سفیر صاحب موصوف کے وعظ بھی ہوئے جن سے سامعین کو فائدہ پہنچا اور لوگوں نے اچھا اثر قبول کیا۔

ضلع سرگودہا۔ ماہ رمضان المبارک میں مولوی صاحب موصوف نے ضلع سرگودہا کا دورہ کیا۔ مولانا مفتی دوست محمد صاحب، مولانا محمد اشرف صاحب خطیب جامع مسجد، مولانا عبدالمجید صاحب، مولانا محمد اسلم صاحب، میاں حکیم نور جمال صاحب، مولانا فضل الرحمٰن صاحب اور مولانا عبداللہ پروفیسر عربی شاہ پور کالج نے ہر موقع پر رہنمائی فرمائی، اپنا قیمتی وقت صرف فرما کر دارالعلوم کو تقویت پہنچانے کی سعی فرمائی اللہ تعالیٰ ان حضرات کی مساعی کو قبول فرمائے۔ ضلع سرگودہا میں بھی مولوی صاحب موصوف کی بہت سی تبلیغی و اصلاحی تقریریں ہوئیں۔

سیالکوٹ میں مولوی حافظ عبدالرحمٰن صاحب سفیر دارالعلوم آجکل شہر سیالکوٹ میں حلقۂ بہی خواہان قائم کرنے کی سعی میں مصروف ہیں۔ مولانا محمد علی صاحب کاندھلوی ناظم الشہاب بہت دلچسپی اور سرگرمی کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کامیاب اور مقبول ہوں گی۔

ضلع لکھیم پور میں مولوی سید سیف اللہ صاحب سفیر دارالعلوم دورہ کر رہے ہیں۔ مولانا حکیم رمضان الحق صاحب جو دارالعلوم کے مخلصین میں سے ہیں ان کی رہنمائی فرما رہے ہیں۔ جابجا تبلیغی اور اصلاحی جلسے منعقد ہو رہے ہیں جنہیں سفیر صاحب موصوف کی تقریریں ہو رہی ہیں۔ بحمداللہ ان تقریروں کا بہت اچھا اثر پڑ رہا ہے۔ ضلع لکھیم پور سے فارغ ہو کر مولوی صاحب موصوف

اضلاع شاہجہانپور اور بریلی وغیرہ کا دورہ کریں گے۔ امید کہ مخلصین دار العلوم ہر مقام پر ان کے سفر کو کامیاب بنانے کی کوشش کرینگے

سندھ ۔ صوبۂ سندھ میں آجکل دار العلوم کے سفیر مولوی زاہد حسن صاحب اور مولوی احمد علی صاحب دورہ کر رہے ہیں۔ مولانا حکیم محمد صالح صاحب (میر پور خاص) مولانا محمد الدین صاحب (ڈگری) مولانا محمد اسمٰعیل صاحب، مولانا عطاء اللہ صاحب، پیر خان محمد صاحب۔ مولانا نور محمد صاحب مولانا محمد محسن صاحب وغیرہ احباب و مخلصین ہمارے سفرا کے ساتھ مکمل تعاون فرما رہے ہیں اور دار العلوم کو بیش از بیش تقویت پہنچانے کی سعی میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ان جملہ ہمدردوں کی مخلصانہ مساعی کو حسن قبول عطا فرمائے اور دوسرے دوستوں کو توفیق خیر سے نوازے۔

(مرتب)

”سالنامہ دار العلوم“

حضرات ذمہ داران دار العلوم مدظلہم نے فیصلہ فرمایا ہے کہ ماہ صفر ۱۳۶۱ھ میں ماہنامہ ”دار العلوم“ کا ایک مخصوص نمبر ”سالنامہ“ کے نام سے شائع کیا جائے۔ ”سالنامہ“ بیش قیمت علمی مضامین کے علاوہ دار العلوم کے اہم کوائف اور ۱۳۶۰ھ کے حسابی گوشواروں اور نتائج امتحانات سالانہ پر مشتمل ہوگا۔ ”سالنامہ“ کی ضخامت کم وبیش (۱۰۰) صفحات ہوگی۔ اور جو حضرات ”سالنامہ“ کی اشاعت سے پہلے پہلے سالانہ چندہ مبلغ (دو روپئے) ارسال فرما کر ”دار العلوم“ کے خریدار بن جائیں گے۔ یہ سالنامہ انکی خدمت میں مفت حاضر کیا جائیگا صرف ”سالنامہ“ طلب کرنے والے حضرات کو چاہئے کہ ۸ر کے ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

(ناظم ماہنامہ دار العلوم)

سرخ نشان ( )

نہایت ضروری گذارش

دارالعلوم دیوبند کے بہت سے ہمدرد اور بہی خواہ حضرات کی خدمت میں ماہنامہ "دارالعلوم" اس توقع پر حاضر کیا جارہا ہے کہ جس طرح ان کے دل میں اس علمی مرکز کی محبت ہے اور وہ اس کی امداد فرماتے ہیں اسی طرح انھیں اس مرکز کے ماہنامہ سے بھی یقیناً تعلق ہوگا اور وہ اس کی ترقی اور اس کے استحکام کو بھی دارالعلوم ہی کی خدمت سمجھکر اس کی امداد فرمائیں گے اور کم از کم اسکا سالانہ چندہ مبلغ دو روپئے عنایت فرماکر مدرسہ کو مصارف رسالہ کے بار سے بچائیں گے۔

چنانچہ بحمد اللہ اس قسم کے بیشتر معاونین نے مدرسہ کی امداد کے علاوہ ہماری توقع کے مطابق بغیر کسی درخواست کے رسالہ کا چندہ بھی ارسال فرمادیا ہے۔

لیکن ایسے بھی بہت سے معاونین دارالعلوم ہیں جنھوں نے ابتک اسطرف توجہ نہیں فرمائی۔

چونکہ کاغذ اور دوسری ضروریات طباعت کی حوصلہ شکن گرانی ہمیں مجبور کررہی ہے کہ ہم دارالعلوم کے تمام ہمدردوں سے اس نازک دور میں کچھ مزید ایثار اور اعانت کی درخواست کریں۔ اس لئے ہم امید رکھتے ہیں کہ ماہنامہ "دارالعلوم" جن حضرات کی خدمت میں حاضر کیا جارہا ہے وہ اس نیک جذبہ کے ماتحت کہ اس ماہ نامہ کی بنیادوں کو مضبوط بنانا بھی دراصل دارالعلوم دیوبند ہی کی ایک بنیادی خدمت انجام دینا ہے۔ اس کا سالانہ چندہ مبلغ دو روپیہ ماہ محرم کے اندر اندر ارسال فرماکر ہمیں شکر گذاری کا موقع دیں گے۔

سرخ نشان جن حضرات سے امداد رسالہ کی خصوصی درخواست کی جارہی ہے انکے رسالہ کے اس اعلان پر سرخ نشان (✗) بنا ہوا ہے۔

جو حضرات رسالہ کا سالانہ چندہ ادا کرنے پر قادر نہ ہوں لیکن اس کے باوجود خواہشمند رہوں کہ رسالہ انکی خدمت میں حاضر ہوتا رہے انھیں چاہئے کہ مذکورہ بالا مدت کے اندر ایک کارڈ کے ذریعہ ہمیں مطلع فرمادیں ہم کوشش کرینگے کہ رسالہ بدستور انکی خدمت میں بلاقیمت ہی حاضر ہوتا رہے۔ لیکن جو حضرات نہ رسالہ کی قیمت ارسال فرمائیں گے اور نہ خط کے ذریعہ بلاقیمت رسالہ جاری رکھنے کی خواہش کا اظہار فرمائیں گے آیندہ اشاعت سے دارالعلوم ان کی خدمت میں حاضر نہ ہوگا۔

"ناظم ماہنامہ دارالعلوم دیوبند"

عطیات خصوصی

موصولہ ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۹۱۴۰	جناب ڈاکٹر امیر الدین صاحب ایف۔ آر۔ سی ایس امرتسر	مار	زکوٰۃ
۲	۹۱۴۱	〃 عبدالرحمن خان صاحب گرداور قانونگو راعنگر	مار	〃
۳	۹۱۴۲	〃 سلیمان دادابھائی برادرس لمیٹڈ کلکتہ	ماڈ	〃
۴	۹۱۷۶	〃 ایم حاجی عبدالرحمن صاحب تاجر چرم مدراس	للعہ	دارالطلبہ
۵	۹۱۷۸	〃 بی ایل حاجی عبدالسبحان صاحب 〃 〃	صمار	〃
۶	۹۱۷۹	〃 ایس عبدالسلام صاحب 〃 〃	صمار	〃
۷	۹۱۸۰	〃 ایم حاجی عبدالرحیم محمد ابراہیم صاحبان 〃	صمار	〃
۸	۹۱۸۱	〃 حقانی حاجی محمد قاسم صاحب کمپنی تاجران چرم 〃	صمار	〃
۹	۹۱۸۲	〃 فاضل بھائی ڈہالا۔ تاجر چرم 〃	اسمار	〃
۱۰	۹۱۸۳	〃 بی حاجی بادشاہ صاحب کمپنی تاجران چرم 〃	للعہ	〃
۱۱	۹۱۸۴	〃 ایم ایس عبدالقادر صاحب و عبدالرحمن صاحب 〃 〃	للعہ	〃
۱۲	۹۱۸۵	〃 کے ایم عبدالجبار صاحب 〃 〃	للعہ	〃
۱۳	۹۱۸۶	〃 محمد ابراہیم صاحب گراموفون مرچنٹ 〃	للعہ	〃
۱۴	۹۱۸۷	〃 پی۔ آر حاجی عبدالرحمن صاحب تاجر چرم 〃	لار	〃
۱۵	۹۱۸۸	〃 بنورسل عبدالوہاب صاحب 〃 〃	لار	〃
۱۶	۹۱۸۹	〃 E.K حاجی محمد میراں صاحب کمپنی تاجران چرم 〃	لار	〃
۱۷	۹۱۹۰	بھوماٰئی جناب موسیٰ نظیر حسین صاحب تاجر 〃 〃	مار	〃
۱۸	۹۱۹۱	پیش امام جناب عبدالقادر صاحب کمپنی تاجران 〃 〃	مار	〃
۱۹	۹۱۹۲	ایم اے آر پی عبدالمجید صاحب تاجران 〃 〃	مار	〃
۲۰	۹۱۹۳	ایس ٹی جناب عبدالشکور صاحب تاجر 〃 〃	مار	〃
۲۱	۹۱۹۴	جناب ملنگ احمد بادشاہ صاحب 〃 〃	مار	〃
۲۲	۹۱۹۵	〃 میاں حاجی محمد اسمٰعیل صاحب کمپنی تاجران 〃	مار	〃
۲۳	۹۱۹۶	دادا ایم حاجی عبدالرحمن صاحب تاجر 〃 〃	مار	〃
۲۴	۹۱۹۷	ایم عبدالقادر صاحب 〃 〃 〃	مار	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۵	۹۲۰۲	ایم جناب حاجی عبدالرحمن صاحب تاجر چرم مدراس	مالعہ	دارالطلبہ
۲۶	۹۲۳۷	جناب حافظ ارشاد الٰہی صاحب شو مارکیٹ آگرہ	اسمار	〃
۲۷	۹۲۳۸	〃 زوجہ حافظ ارشاد الٰہی صاحب 〃 〃	اسمار	〃
۲۸	۹۲۳۹	〃 حاجی محمد سعید محمد ظہور صاحب سوداگر چرم لاہور	مار	زکوٰۃ
۲۹	۹۴۹۱	〃 〃 محمد یحییٰ صاحب تاجر سوت دہلی	مار	وظیفہ زکوٰۃ
۳۰	۹۴۹۵	〃 〃 فضل دین صاحب تاجر پیس 〃	ما	〃
۳۱	۹۵۰۱	〃 شیخ عبدالخالق صاحب و حاجی محمد حفیظ صاحب نمک والے	مار	زکوٰۃ
۳۲	۹۵۰۳	〃 حافظ محمد عثمان صاحب کارخانہ دہلی	مار	〃
۳۳	۹۵۱۸	〃 مسماۃ غلام فاطمہ صاحبہ قرول باغ 〃	مالعہ	〃
۳۴	۹۵۳۵	〃 محمد امین محمد فاروق صاحبان آڑھتیان چرم کانپور	الصہ	〃
۳۵	۹۵۴۲	محترمہ مریم بی بی صاحبہ راندیر سورت	مار	صرف طلبہ
۳۶	۹۷۰۵	منجانب کلثوم بی صاحبہ مرحومہ اہلیہ جناب بلومیراں حاجی عبدالوہاب صاحب مدراس	[illegible]	دارالطلبہ
۳۷	۹۷۴۷	جناب بابو حمزہ صاحب رئیس اعظم کانپور	مالعہ	زکوٰۃ بہی خواہان
۳۸	۹۷۸۶	〃 سرور خان صاحب گتہ وار ہنمکنڈہ ورنگل	مار	زکوٰۃ
۳۹	۹۸۰۹	〃 محمد صدیق صاحب و حاجی محمد امیر الدین صاحب مرحوم سوداگران چرم کراچی	مار	〃 بہی خواہان
۴۰	۹۳۷۹	جناب مولانا محمد الیاس صاحب تاجر کلاہ سرائے حافظ بنرد دہلی	مالعہ	وظیفہ زکوٰۃ
۴۱	۹۳۸۴	جناب حاجی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب دہلی	مالعہ	〃
۴۲	۹۴۲۷ / ۹۴۲۸	منجانب اہل خیر معرفت جناب مولانا کریم بخش صاحب لاہور	مالعہ	زکوٰۃ

چندہ آمدنی دوامی واوقاف

موصولہ ماہ شوال ۱۳۶۰ھ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۹۰۹۳	جناب سید منشی امجد علی صاحب قصبہ پہلاودہ میرٹھ	عہ	دوامی
۲	۹۰۹۴	" چودھری فہیم الدین صاحب دھانوہ ضلع سہارنپور	ہلے	"
۳	۹۱۶۴	آمدنی کرایہ مکان موقوفہ دارالعلوم معروف ڈاکخانہ درون	یعہ	اوقاف
۴	۹۲۳۹	جناب حاجی محمد عمر صاحب رئیس کاندھلہ ضلع مظفر نگر دیوبند	صہ	دوامی
۵	۹۲۵۳	آمدنی وقف انبالہ	للعہ / ۹،۶	اوقاف
۶	۹۲۵۴	" " کیرانہ	للعہ / ۱۹،۱۰	"
۷	۹۲۵۵	" " شاملی	۹،۷	"
۸	۹۲۵۶	" " "	۱۳	"
۹	۹۲۵۷	" " "	ہے / ۶،۸	"
۱۰	۹۲۵۸	" " "	ہے / ۹	"
۱۱	۹۳۸۸	جناب ماسٹر عبد اللطیف صاحب بٹالہ گورداسپور	عہ	دوامی
۱۲	۹۳۹۱	آمدنی وقف شاملی	للعہ	اوقاف
۱۳	۹۳۹۲	" لگان دنگی مسماۃ سبیاد یبانی بابت موضع پلولی دیوبند بابت خریف ۴۹ف	للعہ / ۱۲	"
۱۴	۹۳۹۹	آمدنی وقف رڑکی مرسلہ جناب محمد یوسف صاحب عطر فروش	ہے / ۶	"
۱۵	۹۴۷۸	آمدنی کرایہ دوکان ڈاکخانہ دنگی عظیم الدین صاحب از یکم شعبان لغایۃ ۳۰ شعبان ۶۰ھ	صہ	"
۱۶	۹۵۳۰	جناب شیخ حاجی رشید احمد صاحب تاجر اسلحہ دہلی	للعہ	وقف
۱۷	۹۵۶۹	آمدنی وقف دہرہ دون مرسلہ حافظ عبد المومن صاحب	للعہ / ۱۳	"
۱۸	۹۵۷۱	جناب ماسٹر ولی حسن صاحب محلہ ابو المعالی دیوبند	عہ	دوامی
۱۹	۹۶۳۰	" مولانا ولی احمد صاحب چاٹگام	ے	"
۲۰	۹۶۷۳	واپسی انکم ٹیکس وقف بعلین بڑا بازار رنگون	للعہ / ۲	اوقاف
۲۱	۹۶۷۶	جناب مولانا محمد عبد الباسط خانصاحب صوبیدار بیدک صدر بازار دکن	للعہ	دوامی
۲۲	۹۷۸۴	بابو عبد اللطیف صاحب ٹکٹ کلکٹر ملتان چھاونی	عہ	"
۲۳	۹۷۸۷	از ریاست عالیہ آصفیہ حیدرآباد دکن خلد اللہ وملکہ بابتہ ماہ آذر ۱۳۵۱ف	للعہ / ۹،۷	"
۲۴	۹۸۲۵	آمدنی وقف شاملی	للعہ / ۱۰	اوقاف
۲۵	۹۸۲۶	" " "	۱۳،۴	"
۲۶	۹۸۲۷	" " "	ہے / ۹،۸	"
۲۷	۹۸۳۹	از وقف جناب سلیمان بوٹا والہ بمبئی	للعہ	دوامی
۲۸	۹۸۴۳	جناب کریم داد خانصاحب مجھے ری کھیسری لکھیم پور	عہ	"

میزان کل الـــــ ۹،۱۴

چرم قربانی

کی آمدنی دارالعلوم کے اُس وسیع کتبخانہ کی کتابوں کے مصارف جلد بندی میں صرف کیجاتی ہے جس میں اسوقت (۲۸۰۰۰) کتابوں کا عظیم الشان ذخیرہ موجود ہے۔

لہٰذا جن حضرات کے پاس ابتک چرم قربانی کی رقوم محفوظ ہوں وہ انھیں دارالعلوم کے کتبخانہ کی امداد میں صرف فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔ ضروری ہے کہ اپنی ہر امدادی رقم کے ساتھ خواہ وہ کسی مد میں ہو منی آرڈر کوپن پر یا خط میں اتنا ضرور تحریر فرمادیا کریں کہ یہ رقم "بسلسلہ بہی خواہی دارالعلوم بھیجی جارہی ہے" تاکہ حلقہ بہی خواہان کے متعلق دفتری اندراجات صحیح صحیح ہوسکیں۔

(عبد الوحید ناظم حلقہ بہی خواہان دارالعلوم دیوبند)

چندۂ دوامی بہی خواہان

بذریعہ شعبۂ تنظیم و ترقی

موصولہ ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ

(یعنی ان حضرات کے عطیات جو حلقۂ بہی خواہان دارالعلوم کے قرطاس رکنیت کی باقاعدہ خانہ پُری کرکے دارالعلوم کی مستقل امداد فرماتے ہیں)

نمبر شمار	نمبر بحساب نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱	۹۰۷۸	جناب مولوی عبدالوحید صاحب ناظم شعبۂ تنظیم دارالعلوم دیوبند	۸ر	ماہانہ
۲	۹۰۷۹	ایم فتح محمد صاحب ایکسٹریشن محلہ پرانی کچہری جالندھر شہر	عہ	سالانہ
۳	۹۰۸۴	جناب حافظ عبدالرزاق صاحب اودیپور ضلع جالندھر	عہ	//
۴	۹۱۶۰	جناب شیخ رحیم بخش صاحب گوجر کنند الملتان	عہ	//
۵	۹۱۶۱	جناب بابو عبدالحمید صاحب ملتان	عہ	//
۶	۹۱۶۲	جناب بابو عبدالحفیظ خانصاحب ملتان	عہ	//
۷	۹۱۶۳	جناب شیخ عنایت اللہ صاحب ملتان چھاونی	عہ	//
۸	۹۱۷۲	جنابہ مسماۃ عائشہ بیگم صاحبہ ساکن جبوئی	ے؍	//
۹	۹۲۰۵	جناب نذیر احمد صاحب مانڈلے۔	للعہ	//
۱۰	۹۲۰۶	جناب آئی ای مانڈلے۔	عـہ	//
۱۱	۹۲۰۷	محمد مراد صاحب دوکان ۶۱۹ مانڈلے	لعہ ۶ر	//
۱۲	۹۲۰۸	احمد قاسم صاحب کٹ اینڈ کو مارواڑی وڈ //	عـہ	//
۱۳	۹۲۰۹	ایم۔ ایچ بھولت ڈاوال روڈ //	صہ	//
۱۴	۹۲۱۰	یوسف سلیمان داوڑا //	صہ	//
۱۵	۹۲۱۱	حاجی رو ٹونگے صاحب آنریری مجسٹریٹ //	صہ	//
۱۶	۹۲۱۲	حاجی نذیرالدین صاحب سلک مرچنٹ //	صہ	//
۱۷	۹۲۱۳	بابو محمد اسحق صاحب سکریٹری انجمن اتحاد المسلمین //	صہ	//
۱۸	۹۲۱۴	محمد حسین خانصاحب منشی عالم چوکی زنگون روڈ	صہ	//
۱۹	۹۲۱۵	بابو معراج الدین صاحب ایجنٹ	صہ	//
۲۰	۹۲۱۶	حاجی اسمٰعیل برادرس برما مسلم ناٹیان مانڈلے	عے؍	//
۲۱	۹۲۱۷	یوسف بھائی چشمہ فروش متصل گھنٹہ گھر	ے؍	//
۲۲	۹۲۱۸	مسرز زیڈ۔ یو۔ بی۔ برما مسلم مانڈلے	عے؍	سالانہ
۲۳	۹۲۱۹	بابو محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر مانڈلے برما	ے؍	//
۲۴	۹۲۲۰	حاجی ظہور احمد خانصاحب پٹ ماسٹر //	ے؍	//
۲۵	۹۲۲۱	ایچ۔ ایچ۔ بھولت دوکان ۳۵ ماٹشان برما	ے؍	//
۲۶	۹۲۲۲	محمد مصطفٰے صاحب لوہا مرچنٹ ۸۳ مانڈلے برما	ے؍	//
۲۷	۹۲۲۳	مولوی محمد اسمٰعیل صاحب برادرس ماٹشان مانڈلے	ے؍	//
۲۸	۹۲۲۴	روشن خانصاحب پارچہ فروش وڈ ۲۹ مانڈلے	ے؍	//
۲۹	۹۲۲۵	احمد ابراہیم مدھاسوری //	ے؍	//
۳۰	۹۲۲۶	مولوی اسمٰعیل ابن محمود صاحب //	ے؍ ۲ر	//
۳۱	۹۲۲۷	مولوی غلام جیلانی صاحب خطیب جامع مسجد //	عہ	//
۳۲	۹۲۲۸	مولوی فتح محمد صاحب ہیڈ ماسٹر مسلم گرل اسکول //	عہ	//
۳۳	۹۲۲۹	مولوی عنایت اللہ صاحب خطیب لنپوٹ مسجد //	عہ	//
۳۴	۹۲۳۰	حافظ قاری رفیق احمد صاحب صدیقی خطیب بنگلہ مسجد روڈ ۲۵ //	عہ	//
۳۵	۹۲۳۱	حافظ سلمان محمود صاحب کالوجی بزار روڈ جوکے //	عہ	//
۳۶	۹۲۳۲	آدم محمد لولا صاحب دوکان ۳۵ ماٹشان //	عہ	//
۳۷	۹۲۳۳	حافظ عبدالرحمن صاحب مدرس حجن عتیق جماعت ۸۳ مانڈلے	عہ	//
۳۸	۹۲۳۴	احمد حسن صاحب جی بھولت دوکان ۴۵ ماٹشان مانڈلے	عہ	//
۳۹	۹۲۳۵	منشی تفضل حسین صاحب مالک جارج پریس ۸۳ مانڈلے	عہ	//
۴۰	۹۲۳۶	زوجہ محترمہ منشی تفضل حسین صاحب مرچنٹ اسٹریٹ	عہ	//
۴۱	۹۲۳۷	مولوی گل محمد صاحب مدرس مڈل اسکول جی ضلع شاہپور	عہ	//
۴۲	۹۲۵۹	رسول خانصاحب اینڈ سنس دوکان ۹۹ ماٹشان مانڈلے	عہ	//

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۳	۹۲۶۰	شیخ عبدالرؤف صاحب ۲۶ بی رڈی منڈے	عہ	سالانہ
۴۴	۹۲۶۱	منشی عبدالشکور صاحب منیجر تجارتی کتبخانہ ۲۶ //	عہ	//
۴۵	۹۲۶۲	ای۔ ڈی اپھا دوکان علے آنا ۲ آٹا سان منڈے	عہ	//
۴۶	۹۲۸۱	مہر عبدالحق صاحب صراف بازار کلاں بٹالہ گورداسپور	عہ	//
۴۷	۹۲۸۲	ایم جلال الدین صاحب بزاز جامع مسجد // //	عہ	//
۴۸	۹۲۸۳	مستری محمد ابراہیم صاحب بھٹہ موٹر ورکشاپ // //	عہ	//
۴۹	۹۲۸۴	محمد صدیق اینڈ برادر بٹالہ ضلع گورداسپور	عہ	//
۵۰	۹۲۸۵	محمد عبداللہ صاحب پروپرائٹر ہمدرد کلاہ ہاؤس بٹالہ //	عہ	//
۵۱	۹۲۸۶	مہر عبدالغفار صاحب محلہ جھنڈیاں بٹالہ ضلع گورداسپور	عہ	//
۵۲	۹۲۸۷	میاں غلام حیدر صاحب انڈین الکس فیکٹری // //	صہ	//
۵۳	۹۲۸۸	مہر غلام نبی صاحب // // // //	عہ	//
۵۴	۹۲۸۹	سید محمد سمٰعیل شاہ صاحب // // // //	عہ	//
۵۵	۹۲۹۰	عبدالحمید صاحب // // // //	ع	//
۵۶	۹۲۹۱	محمد اسمٰعیل صاحب دوکاندار پرچون پہاڑی دروازہ // //	عہ	//
۵۷	۹۲۹۲	ماسٹر فضل الٰہی صاحب میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور	عہ	//
۵۸	۹۲۹۸	عزیز الدین صاحب تار بابو // //	عہ	//
۵۹	۹۲۹۹	حکیم عبدالرشید صاحب // //	عہ	//
۶۰	۹۳۰۵	محمد شفیع صاحب محلہ محبوآن // //	عہ	//
۶۱	۹۳۰۶	میاں غلام رسول صاحب موضع دہم بہاسین //	عہ	//
۶۲	۹۳۰۸	ماسٹر عبداللطیف صاحب بٹالہ //	عہ	//
۶۳	۹۳۰۹	مولانا محمد یسین صاحب خطیب مسجد لوہاران بٹالہ //	ع	//
۶۴	۹۳۵۰	محمد عبدالغنی صاحب ٹیچر فارسی ریلوے اسکول مغلسرائے	عہ	//
۶۵	۹۳۵۹	حاجی کلن و عبدالغفار صاحبان سوداگران چرم دہلی	صہ	//
۶۶	۹۳۶۲	عبدالرحیم صاحب عرف گاندھی پرانی کچہری شہر جالندھر	عہ	//
۶۷	۹۳۶۳	شیخ فضل محمد صاحب بساطی //	عہ	//
۶۸	۹۳۶۴	محمد یوسف ولد رحمت اللہ صاحب شیر فروش // //	عہ	//
۶۹	۹۳۶۵	فضل الدین عبدالرشید صاحبان کاپو لیڈر شو شہر جالندھر	ے	//
۷۰	۹۳۶۶	حکیم فضل محمد صاحب شہر جالندھر	عہ	//
۷۱	۹۳۶۷	حاجی فضل دین و محمد بشیر الدین صاحبان جالندھر	ے	//

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۲	۹۳۴۸	شیخ عبداللطیف عبدالکریم صاحبان آڑھتیاں جالندھر	ع	سالانہ
۷۳	۹۳۶۹	شیخ احمد بخش صاحب بزاز جالندھر	ے	//
۷۴	۹۴۰۴	عبداللہ صاحب پارچہ فروش ڈھوڈی بیات پٹیالہ	ے	//
۷۵	۹۴۱۰	مرزا محمد شریف بیگ صاحب اکونٹنٹ امرتسر	صہ	//
۷۶	۹۴۳۲	منجانب حاجی محمد سعید خانصاحب مرحوم مرسلہ		
		قاضی محمد شفیق خانصاحب شاہجہانپور	لعہ	//
۷۷	۹۴۴۹	پیر جی محمد ابراہیم صاحب تاجپور۔ سہارنپور	۸ر	//
۷۸	۹۴۵۰	حاجی عبداللہ صاحب پسر گاما // //	۸ر	//
۷۹	۹۵۴۸	ہمشیرہ صاحبہ مولوی لقاء اللہ صاحب عثمانی پانی پت	عہ	//
۸۰	۹۵۵۱	حافظ اطہر حسین صاحب موضع کورودیہ ضلع بھاگلپور	عہ	//
۸۱	۹۵۵۲	مولوی سعادت حسین صاحب جلیر موضع سمریا۔ بھاگلپور	عہ	//
۸۲	۹۵۵۳	مولوی عبدالرؤف صاحب // //	عہ	//
۸۳	۹۵۵۴	محمد عبدالحمید صاحب پورینی //	۸ر	//
۸۴	۹۵۵۵	حافظ محمد نبی حسن صاحب موضع سمریا //	عہ	//
۸۵	۹۵۵۶	حافظ محمد عبدالرحمٰن صاحب //	عہ	//
۸۶	۹۵۵۷	مولوی تفضل حسین صاحب ڈاکخانہ پورینی //	عہ	//
۸۷	۹۵۵۸	مولوی امجد صاحب حیدر پور //	عہ	//
۸۸	۹۵۵۹	حکیم جمیل احمد صاحب فاضل دیوبند دیاپور //	عہ	//
۸۹	۹۵۶۰	مولوی سید محمد اختر حسین صاحب وکیل //	عہ	//
۹۰	۹۵۶۱	حافظ حکیم محمد ابراہیم صاحب //	عہ	//
۹۱	۹۵۷۳	پروفیسر محمد عزیز صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	ے	//
۹۲	۹۵۷۴	مولانا حکیم رشید احمد صاحب مرادآباد	عہ	//
۹۳	۹۵۷۵	میاں محمد راشد صاحب //	عہ	//
۹۴	۹۵۷۶	مولانا حکیم محمد افاق صاحب //	عہ	//
۹۵	۹۵۷۷	حافظ عبدالحمید صاحب مدرس مدرسہ سعیدیہ //	عہ	//
۹۶	۹۵۷۸	سید عتیق حسین صاحب گارڈ //	عہ	//
۹۷	۹۵۷۹	مولانا مظفر الدین صاحب فاضل دیوبند //	ے	//
۹۸	۹۵۸۰	منشی ظہیر الدین صاحب //	عہ	//
۹۹	۹۵۸۱	مولانا محمد مستحسن الدین صاحب مدرس مدرسہ شاہی //	عہ	//

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۰۰	۹۵۸۲	مولانا حاجی حسن یار بیگ صاحب مرادآباد	عہ	سالانہ
۱۰۱	۹۵۸۳	احمد حسن صاحب کیپ مرچنٹ 〃	عہ	〃
۱۰۲	۹۵۸۴	والدہ محترمہ مولانا سید محمد میاں صاحب دیوبندی 〃	عہ	〃
۱۰۳	۹۵۸۵	محبوب علیخاں صاحب کارخانہ دار ظروف 〃	عہ	〃
۱۰۴	۹۵۸۶	شمس الدین صاحب کارخانہ دار 〃	عہ	〃
۱۰۵	۹۵۸۷	شیخ عنایت حسین صاحب سوداگر 〃	عہ	〃
۱۰۶	۹۵۸۸	منشی سراج الدین صاحب محلہ بازار بقرہ 〃	عہ	〃
۱۰۷	۹۵۸۹	حافظ واحد علی صاحب 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۰۸	۹۵۹۰	حاجی محمد یوسف علی صاحب محلہ سفید حصہ اول 〃	عہ	〃
۱۰۹	۹۵۹۱	مولانا حکیم مشتاق احمد صاحب مالک دواخانہ 〃	صہ	〃
۱۱۰	۹۵۹۲	ہمشیرہ صاحبہ مولانا حاجی حسن یار بیگ صاحب 〃	عہ	〃
۱۱۱	۹۵۹۳	شیخ محمد فاضل صاحب تاجر ظروف 〃	سے	〃
۱۱۲	۹۵۹۴	منشی عبدالقیوم خانصاحب پنشنر 〃	عہ	〃
۱۱۳	۹۵۹۵	والدہ محترمہ مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی 〃	عہ	〃
۱۱۴	۹۵۹۶	منجانب والدہ مرحومہ بابو قطب الدین صاحب 〃	ع	〃
۱۱۵	۹۵۹۷	بابو قطب الدین خانصاحب 〃	عہ	〃
۱۱۶	۹۵۹۸	محمد کامل صاحب و محمد فاضل صاحب تاجر عطر 〃	عہ	〃
۱۱۷	۹۵۹۹	حافظ جمیل احمد صاحب 〃	سے	〃
۱۱۸	۹۶۰۰	صدیق حسن صاحب اسرائیلی دفتر ریلوے 〃	عہ	〃
۱۱۹	۹۶۱۸	محمود الحسن صاحب قانون گو کٹھوری وار دھال کانپور	عہ	〃
۱۲۰	۹۶۴۱	حاجی عبدالعزیز صاحب سوت والے مرادآباد	عہ	〃
۱۲۱	۹۶۴۲	حافظ قاری محمد عاقل صاحب سوداگر ظروف 〃	عہ	〃
۱۲۲	۹۶۴۴	مولانا خلیل الرحمن صاحب 〃	سے	〃
۱۲۳	۹۶۴۶	ہمشیرہ صاحبہ بابو قطب الدین خانصاحب	عہ	〃
۱۲۴	۹۶۴۷	منجانب اہلیہ صاحبہ مرحومہ حافظ ذوالفقار علی صاحب 〃	عہ	〃
۱۲۵	۹۶۴۸	محمد عمر صاحب کارخانہ دار نکل پالش 〃	عہ	〃
۱۲۶	۹۶۴۹	اہلیہ صاحبہ مولوی فتح الدین صاحب مرحوم 〃	عہ	〃
۱۲۷	۹۶۵۰	اہلیہ صاحبہ منشی محسن علی صاحب 〃	عہ	〃
۱۲۸	۹۶۵۱	اہلیہ صاحبہ ظریف حسن صاحب 〃	عہ	〃
۱۲۹	۹۶۵۲	اہلیہ صاحبہ جمیل احمد صاحب مرادآباد	عہ	سالانہ
۱۳۰	۹۶۵۳	گلبدن صاحب سرائے پختہ 〃	۴ر	〃
۱۳۱	۹۶۵۴	سیٹھ لال محمد صاحب ہنسور ضلع فیض آباد	عہ	〃
۱۳۲	۹۶۵۵	حاجی محمد ابراہیم صاحب 〃	عہ	〃
۱۳۳	۹۶۵۶	مولوی عبدالعزیز صاحب 〃	عہ	〃
۱۳۴	۹۶۵۷	سیٹھ محمد جمال صاحب 〃	عہ	〃
۱۳۵	۹۶۵۸	حاجی ولی محمد گل صاحب 〃	عہ	〃
۱۳۶	۹۶۵۹	حمید الدین صاحب 〃	عہ	〃
۱۳۷	۹۶۶۰	نور الہدیٰ صاحب 〃	عہ	〃
۱۳۸	۹۶۶۱	سیٹھ عبدالصمد صاحب 〃	عہ	〃
۱۳۹	۹۶۶۲	والدہ صاحبہ حمید الدین صاحب 〃	عہ	〃
۱۴۰	۹۶۶۳	حاجی دین محمد صاحب 〃	عہ	〃
۱۴۱	۹۶۶۴	سیٹھ عبدالغنی صاحب 〃	عہ	〃
۱۴۲	۹۶۶۵	مولوی محمد اسحٰق صاحب 〃	عہ	〃
۱۴۳	۹۶۶۶	منشی عبدالشکور صاحب 〃	عہ	〃
۱۴۴	۹۶۶۹	بدرالدین صاحب ہنسور فیض آباد	عہ	〃
۱۴۵	۹۶۷۲	سیٹھ لعل محمد صاحب 〃	ع	〃
۱۴۶	۹۶۷۴	مولانا زین العابدین صاحب ناظم مدرسہ تعلیم الدین		
		اونچھرہ خورد بستی	للعہ	〃
۱۴۷	۹۶۷۵	مولانا امجد علی صاحب 〃	ع	〃
۱۴۸	۹۶۹۰	شیخ حسین الدین صاحب فیروزآباد آگرہ	ع	〃
۱۴۹	۹۶۹۱	خانصاحب مصطفٰے خانصاحب 〃 〃	ع	〃
۱۵۰	۹۶۹۲	حافظ محمد اسمٰعیل صاحب سوداگر چوڑی 〃	عہ	〃
۱۵۱	۹۶۹۸	شیخ ظہیر الدین و رفیع الدین صاحبان		
		حجاج گلاس ورکس فیروزآباد	ع	〃
۱۵۲	۹۷۰۶	مولوی احمد علی صاحب مدرس عربی ہائی اسکول گوجرانوالہ	ع	〃
۱۵۳	۹۷۰۸	حاجی محمد علیم صاحب جنرل مرچنٹ مرادآباد	صہ	〃
۱۵۴	۹۷۲۷	شیخ کمال الدین صاحب سوداگر چوڑی فیروزآباد	عہ	〃
۱۵۵	۹۷۲۹	مولانا محمد عمر صاحب مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	سے	〃

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۱۵۶	۹۷۳۹	مولانا مسعود علی صاحب گرامی میرٹھ شہر	عہ/	سالانہ
۱۵۷	۹۷۴۱	سمیع الدین صاحب سوداگر جفت میرٹھ	عہ/	//
۱۵۸	۹۷۴۲	منشی ابرار حسین صاحب // //	عہ/ ۸	//
۱۵۹	۹۷۸۹	محمد ابراہیم صاحب کہڈہ کراچی	للعہ	//
۱۶۰	۹۷۹۰	حاجی محمد یوسف صاحب //	عـہ	//
۱۶۱	۹۷۹۱	مولوی محمد صدیق صاحب مدرسہ مظہر العلوم //	۶/	//
۱۶۲	۹۷۹۲	مولانا عبدالجبار صاحب کاپی واڑہ //	عہ/	//
۱۶۳	۹۷۹۳	حافظ جان محمد صاحب مدرسہ مظہر العلوم //	عہ/	//
۱۶۴	۹۷۹۵	مولانا مجید صاحب مدنی //	سے/	//
۱۶۵	۹۷۹۶	مولانا حافظ محمد محسن صاحب //	سے/	//
۱۶۶	۹۷۹۷	ڈاکٹر اے سعید صاحب کراچی	للعہ	سالانہ
۱۶۷	۹۷۹۸	شیخ عبدالکریم صاحب پنشنر جج //	صہ	//
۱۶۸	۹۸۳۲	ماسٹر پیر محمد صاحب بھدوھی مرزاپور	للعہ	//
۱۶۹	۹۸۳۳	محمد اسحاق صاحب // //	عہ	//
۱۷۰	۹۸۳۴	ارشاد حسین صاحب // //	عہ/	//
۱۷۱	۹۸۳۵	حافظ کلو صاحب // //	عہ/	//
۱۷۲	۹۸۳۶	داروغہ محمد ابراہیم صاحب // //	عہ/	//
۱۷۳	۹۸۳۷	قاضی عبدالسلام صاحب // //	سے/	//

کل میزان سا عہ/ ۲

عطیاتِ عمومی

موصولہ ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ ہجری

نمبر شمار	نمبر رسید پختہ	اسمائے گرامی عطاکنندگان	رقم	مد
۱	۹۰۷۷	مولوی رحمت علی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول کوٹ ل بادر کی	صہ/	زکوٰۃ
۲	۹۰۸۱	یک از اہل خیر صاحب لدھیانہ	۶/	//
۳	۹۰۸۲	// // //	صہ/	صرف طلبہ
۴	۹۰۸۳	حاجی سلیمان ہاشم صاحب سوجترا دایہ نند متعلقہ پیٹ لاو ریاست بڑودہ	عـہ	زکوٰۃ
۵	۹۰۸۵	محمد رحمت اللہ صاحب منشی فاضل بی اے صدر مدرس فارسی و اردو ہائی سکول نروانہ	عہ/ ۲	صرف طلبہ
۶	۹۰۸۶	محمد اسحاق صاحب افسر مدرس مدرسہ بابو گنج	عہ/ ۱۲	زکوٰۃ
۷	۹۰۸۷	عبدالرحیم صاحب کوٹہ راجپوتانہ	۶/	//
۸	۹۰۸۸	مولوی فرزند علی صاحب انصاری چھپرہ	۶/	//
۹	۹۰۸۹	محمد رشید صاحب نبڈا ضلع ہوشیارپور	۶/	صرف طلبہ
۱۰	۹۰۹۰	مولوی غلام محمد صاحب خطیب جامع جہانیاں ملتان	۶/ ۶	//
۱۱	۹۰۹۱	ملا چھوٹے صاحب درزی کوال ضلع مظفرنگر	عہ/	صرف طلبہ
۱۲	۹۰۹۲	سید اقبال احمد صاحب پلول ضلع گوڑگانوں	۶/ ۱۲	//
۱۳	۹۰۹۳	فضل الرحمٰن صاحب قصبہ مئو ائمہ ضلع الہ آباد	سے/	//
۱۴	۹۰۹۵	زوجہ صاحبہ منشی امجد علی صاحب پہلاوڈہ میرٹھ	۶/	زکوٰۃ
۱۵	۹۰۹۶	منشی بشیر احمد صاحب سوداگران ہلدوانی منڈی ضلع نینی تال	صہ/	//
۱۶	۹۰۹۷	محمد یوسف صاحب نگینہ بجنور	۶/	//
۱۷	۹۰۹۸	رحمت اللہ صاحب // //	۶/	//
۱۸	۹۰۹۹	شاہ محمد یٰسین صاحب // //	عہ/	//
۱۹	۹۱۰۰	حاجی کریم بخش صاحب ٹیلر ماسٹر جہانیاں منڈی ملتان	سے/	//
۲۰	۹۱۰۱	مولوی غلام محمد صاحب امام جامع مسجد //	۶/	//
۲۱	۹۱۰۲	اہلیہ حافظ عبدالغنی صاحب ٹھیکیدار فتحپور	صہ/	//

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۲	۹۱۰۳	روح الامین صاحب قصبہ کونچ بندھیلکھنڈ	صہ	زکوٰۃ
۲۳	۹۱۰۴	مولانا غلام احمد صاحب فاضل دیوبند گرڈیڈیہ	ع/	״
۲۴	۹۱۰۵	وکیل صاحب قریشی رسالہ ״ ״ ״	عہ	صرف طلبہ
۲۵	۹۱۰۶	احمد حسین صاحب عرف منا معرفت غلام احمد ״	عہ ۱۲ آ	״
۲۶	۹۱۰۷	جناب بہاؤالدین صاحب ״ ״	ہر	״
۲۷	۹۱۰۸	محمد عبدالغفور صاحب سروآنر تعمیرات عامہ [illegible] حیدرآباد دکن مکان ۵۲۳	صہ	״
۲۸	۹۱۰۹	محمد عزیزالدین خانصاحب واصل باقی نویس تحصیل نبالہ رخصتی قصبہ نرائن گڈھ	صہ	زکوٰۃ
۲۹	۹۱۱۰	مرزا شیر علی بیگ صاحب جنوٹ	صہ	״
۳۰	۹۱۱۱	محمد شفیع خانصاحب جولدار بزاز جٹیانوالہ	صہ	״
۳۱	۹۱۱۲	نور احمد صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ ڈابھیل	صہ	״
۳۲	۹۱۱۳	محمد نصیر الدین صاحب ناندیڑ دکن	عہ	صرف طلبہ
۳۳	۹۱۱۴	״ ״ ״ ״	للعہ	״
۳۴	۹۱۱۵	منشی قربان احمد صاحب سرکل بمبئی ۱۱	سے ۹ر	״
۳۵	۹۱۱۶	حافظ محمد یوسف صاحب امام مسجد کٹرہ شوق الٰہی پٹیالہ	سے	״
۳۶	۹۱۱۷	مولوی عبدالعزیز صاحب متولی بہرہ ور بیگم صاحبہ مرسلہ حکیم مرزا محمود بیگ صاحب حیدرآباد دکن	ملے ۴ر	عطار
۳۷	۹۱۱۸	رسالدار محمد حسین صاحب ۵ پیوٹل کمپنی نوشہرہ پشاور	عہ	صرف طلبہ
۳۸	۹۱۱۹	حاجی مولا بخش صاحب سوداگر پارچہ موضع نوادہ	عہ	زکوٰۃ
۳۹	۹۱۲۰	سردار محمد صاحب کمشنری ڈیپارٹمنٹ کالج بھجوہ لاہور	عہ	״
۴۰	۹۱۲۱	سردار محمد صاحب ״ ״ ״	ملے	صرف طلبہ
۴۱	۹۱۲۲	حاجی بھگو محمد مصطفےٰ صاحب تمباکو فروش سلطانپور	عہ	زکوٰۃ
۴۲	۹۱۲۳	میر غلام علی صاحب ہندوستانی دواخانہ فیروزپور	عہ	״
۴۳	۹۱۲۴	شیخ حسین بخش صاحب قصبہ کرتپور ـ بجنور	عہ	صرف طلبہ
۴۴	۹۱۲۵	محمد سلیمان صاحب سنبھلی سرائے ترین مراد آباد	عہ	زکوٰۃ
۴۵	۹۱۲۶	محمد حبیب اللہ خانصاحب جیلر ڈسٹرکٹ جیل بدایوں	عہ	״
۴۶	۹۱۲۷	محمد عبدالغنی صاحب مکان منظلی عمر اسٹریٹ بمبئی ۳	عہ	״
۴۷	۹۱۲۸	مولوی فقیر محمد صاحب دیوبندی معلم دینیات گنتور مدراس	عہ	صرف طلبہ

نمبر شمار	نمبر رسید بخشش	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۸	۹۱۲۹	عبدالصمد خانصاحب ڈپٹی مجسٹریٹ شیرکوٹ بجنور	عہ	زکوٰۃ
۴۹	۹۱۳۰	اے ایچ اسمٰعیل برادرس ۲ سورتی بڑا	عمہ	״
۵۰	۹۱۳۱	مولانا خواجہ محمد عبدالحی صاحب فاروقی پروفیسر جامعہ ملیہ جامعہ نگر اوکھلا	عہ ۱۲	صرف طلبہ
۵۱	۹۱۳۲	ملک مبارز خانصاحب رسالدار میجر لاہور چھاؤنی	عمہ	״
۵۲	۹۱۳۳	احمد رضا صاحب ایڈوکیٹ پٹنہ	عمہ	״
۵۳	۹۱۳۴	عبدالستار صاحب فیض آبادی ـ سورت	عمہ	زکوٰۃ
۵۴	۹۱۳۵	حاجی فتح محمد خانصاحب سوداگر چرم ڈیرہ غازیخان	عمہ	״
۵۵	۹۱۳۶	شریف احمد صاحب خادم مسجد رسالہ ۱۹ و ملک محمد خانصاحب رسالدار چھاؤنی سیالکوٹ	عمہ	صرف طلبہ
۵۶	۹۱۳۷	سید عباس علی صاحب اسٹیشن روڈ اجمیر شریف	عمہ	زکوٰۃ
۵۷	۹۱۳۸	حاجی محمد صدیق و عبدالغنی صاحبان مدرسہ صدیقیہ پھاٹک حبش خاں دہلی	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۵۸	۹۱۳۹	یوسف طاہر محمد صاحب اوبل ٹریڈنگ کمپنی ۵۰-۶۰ چکلہ اسٹریٹ بمبئی ۳	صہ	زکوٰۃ
۵۹	۹۱۴۳	حکیم عبدالحلیم خانصاحب قاسمی حسنپور مظفرنگر	ع/	رسالہ
۶۰	۹۱۴۴	محمد اکبر خانصاحب رشد منزل اٹک	ع/	״
۶۱	۹۱۴۵	حافظ لطیف حسین صاحب سمر ہل شملہ	ع/	״
۶۲	۹۱۴۶	مولانا وصی الرحمٰن صاحب امام مسجد بیگم جان صاحب کلکتہ	ع/	״
۶۳	۹۱۴۷	حافظ عبدالقادر صاحب امام جامع مسجد تدکیسر ضلع سورت اسٹیشن کیم	ع/	״
۶۴	۹۱۴۸	مولوی عبدالکریم صاحب نارنول پٹیالہ	ع/	״
۶۵	۹۱۴۹	مولوی سرورگل صاحب امام مسجد ״	ع/	״
۶۶	۹۱۵۰	حاجی محمد سلیم صاحب شہر بستی	ع/	״
۶۷	۹۱۵۱	مختار احمد صاحب پھلت ڈاکخانہ کھاتولی	صہ	زکوٰۃ
۶۸	۹۱۵۲	مہدی حسن صاحب دین محمدی پریس لاہور	ع/	عطار
۶۹	۹۱۵۳	محمد ادریس خانصاحب امین کلکٹری سہارنپور	صہ	زکوٰۃ
۷۰	۹۱۵۵	مجیب اللہ خانصاحب موضع	صہ	عطار
۷۱	۹۱۵۶	محمد شفیع و محمد رفیع صاحبان پارچہ فروش نہٹور ـ بجنور	صہ	زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید بحنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۷۲	۹۱۵۷	بی بی مریم صاحبہ ہادی منزل دیوبند	۸ر عہ	زکوۃ بہی خواہان
۷۳	۹۱۵۸	〃 〃 〃 〃	۸ر عہ	صرف طلبہ بہی خواہان
۷۴	۹۱۵۹	〃 〃 〃 〃	عہ	عطائے بہی خواہان
۷۵	۹۱۶۵	زوجہ حاجی محمد علی صاحب فتح آباد	صہ	زکوۃ
۷۶	۹۱۶۶	حافظ محمد ہاشم صاحب سوداگر 〃	عہ ۴ر	〃
۷۷	۹۱۶۷	دختر حافظ محمد ہاشم صاحب 〃 〃	عہ	〃
۷۸	۹۱۶۸	دیوان خانصاحب صوبہ دار پلٹن ۱۲ پٹیالہ اناوزیر	سہ	〃
۷۹	۹۱۶۹	منجانب عبد الوحید صاحب چائے والے الماکن دہلی معرفت شیخ نیاز احمد صاحب اینڈ سنس سلہ جعفر حسین	عہ	〃
۸۰	۹۱۷۰	محمد یامین صاحب چاروالے میرٹھ لال کورتی معرفت 〃	۸ر عہ	〃
۸۱	۹۱۷۱	جعفر حسین صاحب امروہی معرفت شیخ نیاز احمد	۸ر ےہ	صرف طلبہ
۸۲	۹۱۷۳	منشی محمد عثمان علی صاحب اہلکار شاخ امانت صدر دفتر محاسبی سرکار عالیہ حیدرآباد دکن	۶ر	رسالہ
۸۳	۹۱۷۴	محمد حسن صاحب تاجر سوت قصبہ نہٹور بجنور	۶ر	〃
۸۴	۹۱۷۵	ملا احمد حسن صاحب خادم مسجد مدرسہ دار العلوم ڈابھیل	۴ر عہ	زکوۃ
۸۵	۹۱۹۸	کے ۔ ایم محمد اکبر بادشاہ صاحب تاجر چرم مدراس	صہ	دار الطلبہ
۸۶	۹۱۹۹	کے ۔ ایس عبد العزیز صاحب کمپنی تاجران چرم 〃	صہ	〃
۸۷	۹۲۰۰	ایچ ۔ ایم قاسم بیگ صاحب 〃 〃	صہ	〃
۸۸	۹۲۰۱	ایم محمد صالح صاحب 〃 〃 〃	للعہ	〃
۸۹	۹۲۰۳	ملک محمد ابراہیم صاحب 〃 〃 〃	سہ	〃
۹۰	۹۲۰۴	اے عبد الرحیم صاحب 〃 〃	سہ	〃
۹۱	۹۲۴۰	حاجی محمد عمر صاحب رئیس کاندھلہ	عہ	زکوۃ
۹۲	۹۲۴۱	حاجی رحیم بخش صاحب 〃	۶ر	کتب وقفی
۹۳	۹۲۴۲	طفیل محمد صاحب کیشو پور ضلع بلند شہر	۸ر	صرف طلبہ
۹۴	۹۲۴۳	محمد یٰسین صاحب پسر محمد قاسم صاحب سہارنپور	۶ر ےہ	زکوۃ بہی خواہان
۹۵	۹۲۴۵	منیجر صاحب انڈین سائیکل اینڈ کمپنی شاہجہانپور	۶ر	صرف طلبہ
۹۶	۹۲۴۶	محمد علی صاحب فیروزپور شہر	عہ	〃
۹۷	۹۲۴۷	〃 〃 〃 〃	عہ	زکوۃ
۹۸	۹۲۴۸	فروغ احمد صاحب اسکول ماسٹر جھانسی	صہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید بحنہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۹۹	۹۲۴۹	محمد صادق صاحب ضلع گورکھپور	صہ	زکوۃ
۱۰۰	۹۲۵۰	امداد علی خانصاحب مالک امداد الکریم بوٹ فیکٹری اوجین مالوہ ۔	للعہ	〃
۱۰۱	۹۲۵۱	حافظ حبیب احمد صاحب متصل مسجد چشتی قصبہ جھنجھانہ ضلع مظفر نگر	صہ	〃
۱۰۲	۹۲۵۲	منشی ظریف احمد صاحب سوداگر پارچہ جھنجھانہ 〃	عہ	〃
۱۰۳	۹۲۶۳	حاجی عبد الرحمن صاحب و مولانا غلام محمد صادق صاحب راندیر ضلع سورت	۶ر	〃
۰۴	۹۲۶۴	احمد قاسم صاحب 〃 〃	۶ر	〃
۰۵	۹۲۶۵	ابراہیم محمد یوسف صاحب 〃 〃	للعہ	〃
۰۶	۹۲۶۶	خدیجہ بی بی صاحبہ زوجہ غلام حسین وکیل سورتی راندیر ضلع سورت	عہ	〃
۰۷	۹۲۶۷	عبد الرحمن اچھا موٹر 〃 〃	صہ	〃
۰۸	۹۲۶۸	محمد احمد صاحب راندیر 〃	۶ر	〃
۰۹	۹۲۶۹	علی یوسف بہام صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۰	۹۲۷۰	اعظم احمد صاحب 〃 〃 〃	صہ	〃
۱۱	۹۲۷۱	حوا بی بی بنت احمد صاحب 〃 〃 〃	ےہ	〃
۱۲	۹۲۷۲	احمد اسمٰعیل صاحب راندیر 〃	صہ	〃
۳	۹۲۷۳	سید محمد ملا حفیظ الدین 〃 〃 〃	للعہ	〃
۴	۹۲۷۴	سیٹھ احمد یوسف بوٹا والا 〃 〃	صہ	〃
۱۵	۹۲۷۵	از وقف حاجی گلاب خاں منیر خانصاحب مرحوم معرفت حافظ عبد اللہ خاں ۔ راندیر سورت		〃
۱۶	۹۲۷۶	محمد صاحب ابن حافظ صالح صاحب 〃 〃	صہ	〃
۱۷	۹۲۷۷	از وقف مرحومہ فاطمہ بی بی بنت قاسم ہاشم مہروحہ معرفت علی یوسف بہام صاحب ۔ راندیر ۔ ضلع سورت	عہ	متفرق صرف طلبہ
۱۸	۹۲۷۸	مستری بابو دین محمد صاحب پردیرائٹر شاہی ورکس بٹالہ ضلع گورداسپور	عہ	زکوۃ وظیفہ بہی خواہان
۱۹	۹۲۷۹	حاجی کریم بخش محمد عبد العزیز صاحبان قلعہ منڈی بٹالہ ضلع گورداسپور	صہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۲۰	۹۲۸۰	ماسٹر فضل الٰہی صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور	ے	زکوٰۃ بہی خواہان
۱۲۱	۹۲۹۳	مستری اللہ بخش صاحب 〃 〃 〃	عہ	عطار بہی خواہان
[۱۲۲]	۹[illegible]	نامعلوم الاسم معرفت خطیب صاحب مسجد 〃 〃	ار	〃
[۱۲۳]	۹۲[illegible]	مستری محمد ابراہیم صاحب شریف پورہ امرتسر	عہ	〃
۱۲۴	۹۲۹۶	محمد ابراہیم صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور	۲ر	〃
۱۲۵	۹۲۹۷	مہر جلال الدین صاحب لکوری دروازہ بٹالہ 〃	۸ر	〃
۱۲۶	۹۳۰۰	میاں فضل حسین صاحب ایم۔ اے ہاتھی دروازہ بٹالہ ضلع گورداسپور	عہ	〃
۱۲۷	۹۳۰۱	محمد اسحاق صاحب ولد محب اللہ صاحب کرتپور بجنور	عہ	زکوٰۃ
۱۲۸	۹۳۰۲	چودھری امام الدین صاحب بٹالہ۔ گورداسپور	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہان
۱۲۹	۹۳۰۳	ازجملہ اسلامیاں معرفت چودھری محمد عبداللہ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل بٹالہ	عہ	عطار بہی خواہان
۱۳۰	۹۳۰۴	حاجی الٰہی بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداسپور	عہ	〃
۱۳۱	۹۳۰۷	حاجی محمد حیات صاحب 〃 〃	عہ	زکوٰۃ بہی خواہان
۱۳۲	۹۳۱۰	منشی ضیاء الدین صاحب قانون گو دیوبند	عہ	زکوٰۃ
۱۳۳	۹۳۱۱	محمد ثوبان صاحب مالیگاؤں ضلع ناسک	عہ ۱۱ر	〃
۱۳۴	۹۳۱۲	〃 〃 〃 〃	۵ر	صرف طلبہ
۱۳۵	۹۳۱۳	نصیر الدین شہاب الدین صاحب نعلبند بمبئی ۱۲	۸ عہ	رسالہ
۱۳۶	۹۳۱۴	امیر الدین صاحب و شہاب الدین صاحب 〃	صہ	زکوٰۃ بہی خواہان
۱۳۷	۹۳۱۵	عبد الرزاق سعید ابن عمر صاحب ۱۴۲ بمبئی ۳	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہان
۱۳۸	۹۳۱۶	حاجی قدرت اللہ صاحب ہوٹل والے 〃	صہ	〃
۱۳۹	۹۳۱۷	حاجی نور محمد صاحب کیسری بازار بمبئی ۳	[illegible]	〃
۱۴۰	۹۳۱۸	حاجی اسمٰعیل ابوبکر صاحب چکلہ اسٹریٹ 〃	عہ	〃
۱۴۱	۹۳۱۹	الحاج ابراہیم صاحب موتی والا ازم حاجی ولی محمد موسی موتی والا ۱۵ نگ کا تھا بازار بمبئی	[illegible]	〃
۱۴۲	۹۳۲۰	حاجی سلیمان طاہر محمد صاحب ۲۲۲ بمبئی ۳	[illegible]	〃
۱۴۳	۹۳۲۱	مولوی عبد الکریم صاحب سلہٹی تاجر عطر وغیرہ 〃	صہ	〃
۱۴۴	۹۳۲۲	حافظ رحیم الدین صاحب لاک ورکس 〃	صہ	〃
۱۴۵	۹۳۲۳	بمبئی شریف اینڈ سنز سلک اینڈ ساری مرچنٹ 〃	عہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۴۶	۹۳۲۴	حاجی یوسف صاحب کی مسجد بندر روڈ بمبئی ۳	عہ	عطا بہی خواہ
۱۴۷	۹۳۲۵	حاجی نور محمد صاحب اینڈ کمپنی 〃 〃	صہ	〃
۱۴۸	۹۳۲۶	حافظ عبد القدوس صاحب اعظمی بمبئی ۲۱	عہ	〃
۱۴۹	۹۳۲۷	حافظ عبد العلیم صاحب مالک عظیم دواخانہ بمبئی ۳	عہ	〃
۱۵۰	۹۳۲۸	نصیر الدین صاحب شہاب الدین صاحب نعلبند 〃 ۱۴	ے	〃
۱۵۱	۹۳۲۹	مسٹر اسمٰعیل صاحب عدن والا بمبئی ۳	۸ر	〃
۱۵۲	۹۳۳۰	سید احمد پسر امیر صاحب 〃 ۱۲	ے	〃
۱۵۳	۹۳۳۱	محمد حنیف صاحب مالک ہیر کٹنگ سیلون 〃	عہ	〃
۱۵۴	۹۳۳۲	گل محمد عبد اللہ صاحب 〃 ۱۳	عہ	〃
۱۵۵	۹۳۳۳	ماسٹر محمد یحییٰ صاحب اسرائیلی برادرس 〃 ۳	صہ	〃
۱۵۶	۹۳۳۴	مولوی عبد الجبار صاحب مبلغ دار العلوم دیوبند باقیماندہ منافع صرف مالیرکوٹلہ وغیرہ	[illegible] ۱ر	تبلیغ
۱۵۷	۹۳۳۵	اسمٰعیل خانصاحب چرم فروش مہندوس گنج	[illegible]	زکوٰۃ
۱۵۸	۹۳۳۶	رحمت علی صاحب ہیڈ ماسٹر رکن پورہ منٹگمری	ے ۲ر	عطار
۱۵۹	۹۳۳۷	حکیم مقصود علی خانصاحب نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن	عہ	〃
۱۶۰	۹۳۳۸	ای آئی سیدات اینڈ کمپنی ۸۴ مانڈلے برما	[illegible]	زکوٰۃ
۱۶۱	۹۳۳۹	علیم الدین صاحب عرف بندو میرٹھ	ے ۲ر	〃
۱۶۲	۹۳۴۰	فضل حق صاحب بدنیرہ	[illegible]	〃
۱۶۳	۹۳۴۱	محمد ابراہیم صاحب داد ڈرا لکس ۲۲ دہنوسر ناٹال سوتھ افریقہ	[illegible]	〃
۱۶۴	۹۳۴۲	سید صفی الحسن صاحب زیدی بی۔ اے تحصیلدار ضلع آگرہ	[illegible]	رسالہ
۱۶۵	۹۳۴۴	غلام رسول صاحب معرفت محمد علی خنگل والی دہلی	[illegible]	صرف طلبہ
۱۶۶	۹۳۴۵	فیاض مرزا صاحب سگرٹ والے سبزی منڈی دہلی	صہ	زکوٰۃ
۱۶۷	۹۳۴۶	عبد اللہ صاحب شاہ پوری 〃	عہ	〃
۱۶۸	۹۳۴۷	محمد محبوب صاحب ملازم کلاتھ ملز 〃	عہ	〃
۱۶۹	۹۳۴۸	محمد شفیع صاحب موضع بھنگری سہارنپور	[illegible]	〃
۱۷۰	۹۳۵۱	ڈاکٹر محمد جمیل خانصاحب میرواہ میرپور خاص سندھ	[illegible]	عطار
۱۷۱	۹۳۵۲	حاجی فیض محمد صاحب زمیندار کاٹھری میرپور 〃	صہ	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۷۲	۹۳۲۱	حاجی اللہ بخش صاحب میرپور خاص سندھ	سے	زکوٰۃ
۱۷۳	۹۳۲۲	مسٹر محمد جان صاحب شہر میرپور 〃	عہ	〃
۱۷۴	۹۳۲۳	حافظ محمد ابراہیم صاحب بریلوی میرپور	۶ر	عطا
۱۷۵	۹۳۲۴	جماعت جامع مسجد 〃	للعہ	متفرق صرف طلبہ
۱۷۶	۹۳۵۷	سید محمد تسنیم حسین صاحب زیدی منشی سرسید ڈائننگ ہال مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	عمہ	زکوٰۃ
۱۷۷	۹۳۵۸	مولوی ارشاد احمد صاحب اسلام پور۔ بہار	ملے	صرف طلبہ
۱۷۸	۹۳۶۰	مستری محمد سعید صاحب چوک سوزان جالندھر	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۱۷۹	۹۳۶۱	شیخ رحیم بخش و شیخ غلام رسول صاحبان سوداگران چرم بستی نو متصل شہر جالندھر	صہ	〃
۱۸۰	۹۳۷۰	حاجی عبد المجید عبد السلام صاحب صدر بازار دہلی	عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۱۸۱	۹۳۷۱	بابو حبیب اللہ صاحب تاجر چرم 〃 〃	۶ر	〃
۱۸۲	۹۳۷۲	شیخ محمد یونس و محمد الیاس 〃 〃 〃	عہ	〃
۱۸۳	۹۳۷۳	والدہ امۃ القدیر معرفت شیخ احمد دین 〃	عہ	〃
۱۸۴	۹۳۷۴	حاجی نصیر الدین صاحب اینڈ کو سوت والے بلیماران حویلی حسام الدین دہلی	عہ	〃
۱۸۵	۹۳۷۵	شیخ محمد دین انبالے والے 〃	صہ	〃
۱۸۶	۹۳۷۶	حاجی محمد صدیق صاحب از دکان امپیریل گلاس اینڈ ٹائیل کمپنی فتحپوری دہلی	۶ر	〃
۱۸۷	۹۳۷۷	حاجی محمد یوسف صاحب تاجر گھڑی 〃	لعہ	〃
۱۸۸	۹۳۷۸	حافظ رحمت الٰہی صاحب 〃	عہ	〃
۱۸۹	۹۳۸۰	شیخ محمد عمران صاحب سرائے حافظ بنہ 〃	صر	〃
۱۹۰	۹۳۸۱	کے بی رشید احمد صاحب معرفت حافظ محمد عثمان صاحب سرائے حافظ بنہ دہلی	عہ	〃
۱۹۱	۹۳۸۲	حاجی شمس الحق صاحب تاجر دوپٹہ زری 〃	سہ	〃
۱۹۲	۹۳۸۳	محمد اسمٰعیل صاحب ولد حاجی محمد ابراہیم صاحب تاجر 〃	سے	〃
۱۹۳	۹۳۸۵	استاد امی خانصاحب 〃	عہ	〃
۱۹۴	۹۳۸۶	حافظ مشتاق احمد صاحب کپڑے والے 〃	صر	〃
۱۹۵	۹۳۸۷	حافظ عبد المتین صاحب کپڑا فروش 〃	صر	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۱۹۶	۹۳۸۸	رحمت الٰہی محمد بلال کٹرہ قطب الدین دہلی	۶ر	وظیفہ زکوٰۃ
۱۹۷	۹۳۸۹	عبد الستار عبد الغفار صاحب گھڑی والے مالک فرم ایس ایم رفیع اینڈ کو چاندنی چوک دہلی	صہ	〃
۱۹۸	۹۳۹۰	ایس محمد ہارون صاحب کپڑے والے کٹرہ بھنگی 〃	۶ر	〃
۱۹۹	۹۳۹۳	مولوی عبد الرحمٰن صاحب پیش امام جامع مسجد مقام دھوری پٹیالہ	ملے	عطا
۲۰۰	۹۳۹۴	عبد الرحمٰن بیگ صاحب کنسٹبل ہیڈ کوارٹر پولیس لائین میرپور خاص سندھ	لعہ ۱۴ر	زکوٰۃ
۲۰۱	۹۳۹۵	صوفی عبد الحمید خانصاحب ایم ایل اے ٹھسکہ۔ کرنال	لعہ	〃
۲۰۲	۹۳۹۶	مولوی میاں محمد صاحب پٹی راجپوتانہ رائفل علی میر علی براستہ بنوں وزیرستان	للعہ ۶ر	صرف طلبہ
۲۰۳	۹۳۹۷	ڈاکٹر اسد اللہ خانصاحب منوایا (برما)	عہ	〃
۲۰۴	۹۳۹۸	پٹواری شاکر علی صاحب ساکن جرواہ میرٹھ	صر	〃
۲۰۵	۹۴۰۰	حبیب احمد صاحب پوسٹل کلرک کیتھل۔ کرنال	سے	زکوٰۃ
۲۰۶	۹۴۰۱	احمد محمد عمر صاحب ۳۲۷ پائن اسٹریٹ ڈربن ناٹال ساؤتھ افریقہ	صہ	〃
۲۰۷	۹۴۰۲	محمد اشفاق الحسین صاحب شفا منزل بریلی	۶ر	رسالہ
۲۰۸	۹۴۰۳	نور محمد صاحب پوسٹ مین معرفت سید حسن صاحب استاد رفائنری اسکول نئی دہلی	۶ر	〃
۲۰۹	۹۴۰۵	مقصود علی صاحب قصبہ سیوہارہ ضلع بجنور	۶ر ۸ر	صرف طلبہ
۲۱۰	۹۴۰۶	ز۔ خ۔ ل عبد الوہاب صاحب ولد محمد صدیق صاحب کمپ مہو چھاؤنی مہو بازار	عہ ۱۴ر	زکوٰۃ
۲۱۱	۹۴۰۷	حافظ رفیع الدین صاحب معرفت حکیم بشیر احمد صاحب فیض عالم یونانی دواخانہ۔ نئی دہلی	للعہ ۱۴ر	〃
۲۱۲	۹۴۰۸	رفیق احمد و بشیر احمد صاحبان تیشہ گر قصبہ جھالو بجنور	عہ	〃
۲۱۳	۹۴۰۹	مولوی بنیاد علی صاحب مدرسہ اسلامیہ موضع لوکریہ بالن پور۔ اسٹیٹ	سے ۶ر	صرف طلبہ
۲۱۴	۹۴۱۱	شیخ محمد تقی صاحب کپڑے والے کٹرہ موہن دہلی	صر	وظیفہ زکوٰۃ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۱۵	۹۴۱۲	شیخ محمد دین و محمد احمد صاحب کپڑے والے کٹرہ موہن دہلی	صه	وظیفہ زکوٰۃ
۲۱۶	۹۴۱۳	ایم آر ادریس کٹرہ قطب الدین "	لله	"
۲۱۷	۹۴۱۴	حاجی عبدالرزاق صاحب اردو کان حاجی علی جان "	عه	"
۲۱۸	۹۴۱۵	والدہ محمد عتیق صاحب معرفت حاجی محمد الدین صاحب تاجر لیس چاندنی چوک دہلی	صه	"
۲۱۹	۹۴۱۶	مولوی فضل کریم و عبدالوحید صاحبان تاجران چرم صدر بازار دہلی	سے	"
۲۲۰	۹۴۱۷	حاجی میاں جان احمد جان صاحب تاجر لیس چھتری "	عه	"
۲۲۱	۹۴۱۸	شیخ محمد یحییٰ صاحب تاجر سرے حافظ آبنہ "	صه	"
۲۲۲	۹۴۱۹	شیخ محمد ابراہیم صاحب سگرٹ والے فتحپوری "	صه	"
۲۲۳	۹۴۲۰	شیخ محمد دین صاحب چھتری والے چاندنی چوک "	صه	"
۲۲۴	۹۴۲۱	شاہجہانپوری ہوٹل "	۸ر	"
۲۲۵	۹۴۲۲	شیخ محمد صدیق و عبدالمجید صاحبان رنگ والے فتحپوری "	عه	"
۲۲۶	۹۴۲۳	شیخ محمد عارف صاحب اینڈ کو صدر بازار "	عه	"
۲۲۷	۹۴۲۴	حافظ عبدالسلام صاحب اینڈ سنس " "	عه	"
۲۲۸	۹۴۲۵	شیخ محمد حسن صدیق صاحبان ہورزری مرچنٹ صدر بازار دہلی	لله	"
۲۲۹	۹۴۲۶	حافظ محمد یوسف و محمد ایوب صاحبان " "	عه	"
۲۳۰	۹۴۲۹	محمد عزیز اللہ صاحب گورنمنٹ فرنیچر یونیم پور گلبرگہ حیدرآباد دکن	۸ر	زکوٰۃ
۲۳۱	۹۴۳۰	سپاہی شہادت علی صاحب معرفت او سی اے کیو۔ آئی۔ ایچ۔ آر۔ پونہ	صه	"
۲۳۲	۹۴۳۱	حکیم سید الابرار صاحب ۲۷ مغل اسٹریٹ رنگون	عه	"
۲۳۳	۹۴۳۲	منشی چھیدی خانصاحب معرفت کتبخانہ عبیدیہ چوک گونڈہ	سے	"
۲۳۴	۹۴۳۴	شبیر احمد صاحب منڈاروی وارد حال رنگون گلی ۳۲ مکان ۱۸۸	عه	"
۲۳۵	۹۴۳۵	محمد سعید صاحب مدرس مدرسہ بیت العلوم سرائمیر اعظم گڑھ	۶ر	رسالہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۳۶	۹۴۳۶	مولوی عبدالرحمٰن صاحب اے۔ ای سی۔ ایچ کیو ای پی کراچی چھاؤنی	۶ر ۱۳ر	صرف طلبہ
۲۳۷	۹۴۳۷	منجانب اہالیان موضع پونڈاری مرسلہ حافظ عبدالعزیز صاحب امام مسجد پونڈری کرنال	۶ر	"
۲۳۸	۹۴۳۹	مبارک بخت مجمدار سلہٹ آسام	لله ۲۶	عطار
۲۳۹	۹۴۴۰	سید اکبر علی صاحب جلالپوری سلہٹ	۳ر	"
۲۴۰	۹۴۴۱	محمد غفور صاحب ڈاکخانہ سلہٹ بندا بازار	عه	"
۲۴۱	۹۴۴۲	چودہری عبدالرحمٰن صاحب بذریعہ حافظ محمد شریف صاحب سوداگر چوب و گھی فروش لدھیانہ	لله	"
۲۴۲	۹۴۴۳	حاجی قطب الدین صاحب سوداگر رداری گوڑگانوہ	سے	زکوٰۃ
۲۴۳	۹۴۴۴	محمد ظہور الدین صاحب سنی برانچ سکول گجرات	سے	عطار
۲۴۴	۹۴۴۵	صوبیدار میجر مسعود گل خانصاحب پنجاب رجمنٹ از جانب مسلمانان رجمنٹ انبالہ چھاؤنی	سے	صرف طلبہ
۲۴۵	۹۴۴۶	رحمت اللہ صاحب خلاصی دفتر ہائڈرو الیکٹرک انجینیر رڑکی۔ سہارنپور	عه	"
۲۴۶	۹۴۴۷	خواجہ محمد احمد صاحب قاسمی غازیپور	لله	زکوٰۃ
۲۴۷	۹۴۴۸	خواجہ محمد احمد صاحب " "	عه	صرف طلبہ
۲۴۸	۹۴۵۱	حاجی نظام الدین صاحب تاجپورہ	عه	زکوٰۃ
۲۴۹	۹۴۵۲	مولانا احمد صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ قصبہ نیلانی نوشہرا فیروز سندھ	۶ر	رسالہ
۲۵۰	۹۴۵۳	محمد رحمت اللہ صاحب منشی فاضل بی۔ اے فاضل دیوبند مدرس فارسی اردو ہائی سکول پٹیالہ	۶ر	"
۲۵۱	۹۴۵۴	محمد دین صاحب منشی فاضل اسلامیہ ہائی سکول لاہور	۱۲ر	"
۲۵۲	۹۴۵۵	مولوی محمد الیاس صاحب نانوتوی متعلم دارالعلوم دیوبند	عه	عطاء برائے خواہران
۲۵۳	۹۴۵۶	حاجی محمد اشفاق و محمد رفیع صاحبان صدر بازار دہلی	عه	زکوٰۃ
۲۵۴	۹۴۵۷	حاجی عبدالرحیم صاحب و محمد عثمان صاحب اسٹیشنری مرچنٹ صدر بازار دہلی	صه	وظیفہ زکوٰۃ
۲۵۵	۹۴۵۸	مسعود برادر سرائے حافظ آبنہ "	۶ر	"
۲۵۶	۹۴۵۹	عنایت اللہ و انعام اللہ صاحبان پیتل والے صدر بازار دہلی	سے	"

نمبر شمار	نمبر رسید تحقیقہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۲۵۷	۹۴۶۰	ایم جمیل اینڈ سنس صدر بازار دہلی	صہ/	وظیفہ زکوٰۃ
۲۵۸	۹۴۶۱	حافظ احسان اللہ و محمد آمین صاحبان پیتل والے صدر بازار دہلی	ع/	"
۲۵۹	۹۴۶۲	حکیم کمپنی سوت والے " "	ع/	"
۲۶۰	۹۴۶۳	محمد یعقوب صاحب کھوئے والے " "	عہ/	"
۲۶۱	۹۴۶۴	شیخ افضل عظیم صاحب اینڈ سنس سرائے بنہ " "	ع/	"
۲۶۲	۹۴۶۵	محمد صالحین ولد حاجی عبد الکریم " "	عہ/	"
۲۶۳	۹۴۶۶	جمال کمپنی سرائے حافظ بنہ صدر بازار "	عہ/	"
۲۶۴	۹۴۶۷	حاجی عبد العزیز محمد اشفاق صاحب " "	ع/	"
۲۶۵	۹۴۶۸	محمد احمد و مختار احمد موزہ بنیان والے سرائے حافظ بنہ صدر بازار دہلی	عہ/	"
۲۶۶	۹۴۶۹	شیخ عبد اللہ صاحب دیرہ والے "	للعہ	"
۲۶۷	۹۴۷۰	محمد عبد اللہ ولد حافظ بخش الٰہی تاجر چرم "	عہ/	"
۲۶۸	۹۴۷۱	حاجی مولا بخش و عزیز بخش صاحبان پنساری کھاری باولی دہلی	سے/	"
۲۶۹	۹۴۷۲	امپیریل گلاس اینڈ ٹائیل کمپنی "	سہ	"
۲۷۰	۹۴۷۳	ادریس باڑی صاحب "	صہ/	"
۲۷۱	۹۴۷۴	محمد احمد صاحب جوہری دریبہ کلاں "	لعہ	"
۲۷۲	۹۴۷۵	شیخ کرم الٰہی صاحب رنگ والے فتحپوری "	ع/	"
۲۷۳	۹۴۷۶	بابو ذکار اللہ صاحب سرائے حافظ بنہ "	عہ	"
۲۷۴	۹۴۷۷	شفیق محمد خان صاحب موضع آبھر نین پور سہارنپور	ع/	صرف طلبہ بہی خواہان
۲۷۵	۹۴۷۹	حاجی سید حسن صاحب محلہ فرش دیوبند	۷ر	صرف طلبہ
۲۷۶	۹۴۸۱	شریف کمپنی سوت والے سرائے بنہ دہلی	عہ/	وظیفہ زکوٰۃ
۲۷۷	۹۴۸۲	حاجی رفیع الدین صاحب و نواب الدین صاحب "	صہ/	"
۲۷۸	۹۴۸۳	شیخ عبد السلام صاحب چمڑے والے صدر بازار "	عہ	"
۲۷۹	۹۴۸۴	عزیز اینڈ سنس " "	صہ/	"
۲۸۰	۹۴۸۵	حافظ محمد شفیع و نور احمد صاحبان " "	صہ/	"
۲۸۱	۹۴۸۶	حاجی محمد احمد صاحب ٹبلہ " "	صہ	"
۲۸۲	۹۴۸۷	محمد یٰسین صاحب پھاٹک حبش خاں "	صہ/	"
۲۸۳	۹۴۸۸	حاجی شمس الحق صاحب چشمہ والے دہلی	صہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۸۴	۹۴۸۹	عبد اللہ صاحب معرفت نور الٰہی محمد یحییٰ صاحبان صدر بازار دہلی	للعہ	دار الطلبہ
۲۸۵	۹۴۹۰	محمد شفیع و محمد خلیل صاحبان سوت والے "	۵عہ	وظیفہ زکوٰۃ
۲۸۶	۹۴۹۲	محمد تقی صاحب تاجر جفت چاندنی چوک "	عہ/	"
۲۸۷	۹۴۹۳	حاجی بدر الزماں صاحب تاجر بدر شو اسٹور شو مارکیٹ آگرہ معرفت [illegible] محمد یوسف دہلی	عہ	"
۲۸۸	۹۴۹۴	حاجی کرم الٰہی احسان الٰہی صاحبان تاجر جفت بازار بلیماران دہلی	صہ	"
۲۸۹	۹۴۹۶	حاجی محمد الیاس صاحب باغ بیری "	عہ	"
۲۹۰	۹۴۹۷	مہر الٰہی صاحب گھڑی والے "	ع/ ۸ر	"
۲۹۱	۹۴۸۹	ایس ایم احمد صاحب سرائے بنہ "	ع/	"
۲۹۲	۹۴۹۹	شیخ محمد میاں صاحب فاروقی پریس آگرہ	صہ/	"
۲۹۳	۹۵۰۰	شیخ عبد الخالق ولد حاجی محمد حنیظ صاحب گندھک والے پھاٹک حبش خاں دہلی	ع/	رسالہ
۲۹۴	۹۵۰۲	شیخ محمد شفیع صاحب گندھک والے "	عہ	زکوٰۃ
۲۹۵	۹۵۰۳	شیخ محمد امین صاحب صابن والے باغ بیری "	صہ/	"
۲۹۶	۹۵۰۴	شیخ محمد اسمٰعیل صاحب انبالہ والے " "	عہ/	"
۲۹۷	۹۵۰۵	محمد اسمٰعیل صاحب باڑہ ہندوراؤ "	عہ	"
۲۹۸	۹۵۰۶	شرف الدین صاحب " "	سے	"
۲۹۹	۹۵۰۷	آغا مرزا صاحب احاطہ کدارا "	عہ	"
۳۰۰	۹۵۰۸	رحیم بخش صاحب عزیز گنج "	وعہ	"
۳۰۱	۹۵۰۹	شیخ محمد الیاس ولد محمد امین صابن والے "	صہ/	"
۳۰۲	۹۵۱۰	محمد عمر صاحب باڑہ ہندوراؤ "	عہ	"
۳۰۳	۹۵۱۱	محمد صدیق صاحب پل بنگش گلی نائی "	صہ/	"
۳۰۴	۹۵۱۳	اللہ رکھا صاحب نواب والا باغ "	عہ/	"
۳۰۵	۹۵۱۴	عبد الحق صاحب باڑہ ہندوراؤ "	عہ/	"
۳۰۶	۹۵۱۵	حاجی حافظ حنیف ولد دین صاحب میرٹھ والے "	لعہ	"
۳۰۷	۹۵۱۶	حاجی محمد ابراہیم صاحب ولد حاجی بخش الٰہی صاحب باڑہ ہندوراؤ دہلی	ع/	"

نمبر شمار	نمبر رسید بحث	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۰۸	۹۵۱۷	حفیظ اللہ صاحب مشین والے باغ بیریوالا دہلی	عہ	زکوٰۃ
۳۰۹	۹۵۱۸	خلیفہ محمد ادریس صاحب باڑہ ہندو راؤ 〃	ع/	〃
۳۱۰	۹۵۱۹	محمد ایوب صاحب کپڑے والے 〃 〃	۸ر	〃
۳۱۱	۹۵۲۱	الیس بی ہدایت اللہ صاحب 〃 〃	ع/	عطا
۳۱۲	۹۵۲۲	عبدالسلام صاحب 〃 〃	ع/	زکوٰۃ
۳۱۳	۹۵۲۳	حافظ محمد رفیع صاحب پٹنہ والے 〃	صہ	〃
۳۱۴	۹۵۲۴	محمد یونس ولد محمد امین صاحب بیریوالا 〃	صہ	〃
۳۱۵	۹۵۲۵	محمد فاروق صاحب ٹین والے باغیچی اچھی جی 〃	۳ر	عطا
۳۱۶	۹۵۲۶	محمد عارفین صاحب تالے والے بیریوالا باغ 〃	صہ	زکوٰۃ
۳۱۷	۹۵۲۷	محمد عثمان صاحب بانس والے شیش محل 〃	صہ	〃
۳۱۸	۹۵۲۸	محمد صالحین صاحب نیا محلہ پل بنگش 〃	صہ	〃
۳۱۹	۹۵۲۹	محمد احمد صاحب ولد شیخ کرم الٰہی صاحب کپڑے والے 〃	عہ	〃
۳۲۰	۹۵۳۱	حاجی محمد حبیب الرحمن صاحب اسسٹنٹ سرجن منشی باڑہ کریم گنج دہلی	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۲۱	۹۵۳۲	غلام حسین صاحب پیش امام موضع کھوڑ ڈاکخانہ دھرسول ضلع نارنول	للعہ	صرف طلبہ
۳۲۲	۹۵۳۳	خدا بخش صاحب پیش امام صدر بازار گڑھوال	سہ	〃
۳۲۳	۹۵۳۴	مولوی حبیب الرحمن صاحب مبارک کھالی چاٹگام	صہ	〃
۳۲۴	۹۵۳۵	بسم اللہ بیانصاحب تمباکو فروش گورکھپور	عہ	〃
۳۲۵	۹۵۳۶	ای ڈی بوڈا صاحب ۱۲۳ ناٹال ساؤتھ افریقہ	لیسہ ۸ر	〃
۳۲۶	۹۵۳۷	خیر الدین صاحب مقام ساہا ڈاکخانہ خاص ضلع انبالہ	۱۳ر	〃
۳۲۷	۹۵۴۰	والدہ صاحبہ قاسم بہروجہ صاحب راندیر سورت	للعہ	زکوٰۃ
۳۲۸	۹۵۴۱	والدہ صاحبہ یوسف بہروجہ صاحب 〃	عہ	〃
۳۲۹	۹۵۴۳	یوسف ابراہیم مون صاحب مقیم رنگون بذریعہ جناب ہاشم بن یوسف بہروجہ راندیر سورت	عہ	〃
۳۳۰	۹۵۴۴	حاجی قاسم موریا صاحب 〃 〃	عہ	〃
۳۳۱	۹۵۴۵	از وقف جناب مرحوم حاجی ابراہیم سینگاپوری بذریعہ سیٹھ احمد ابراہیم صاحب	للعہ	صرف طلبہ
۳۳۲	۹۵۴۶	اہلیہ دختران مرحوم ہاشم مصطفےٰ صاحب راندیر سورت	للعہ	زکوٰۃ
۳۳۳	۹۵۴۷	ہاشم مدنی صاحب راندیر سورت	عہ	صرف طلبہ
۳۳۴	۹۵۴۸	سیٹھ اسمٰعیل صاحب سوتی 〃	صہ	زکوٰۃ
۳۳۵	۹۵۴۹	از وقف مرحومہ رسول بی بی اعظم صالح بھائی دبلی معرفت قاسم غلام محمد صاحب راندیر سورت	عہ	صرف طلبہ
۳۳۶	۹۵۵۰	حاجی احمد یوسف جہانیاں صاحب 〃 〃	عہ	زکوٰۃ
۳۳۷	۹۵۶۲	والدہ منیر احمد سلمہ چمپا نگر بھاگلپور	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۳۸	۹۵۶۳	والدہ مسعود احمد صاحب پورینی 〃	ع/	〃
۳۳۹	۹۵۶۴	سید عظیم الدین صاحب ایڈیٹر منادی سورت	عہ	زکوٰۃ
۳۴۰	۹۵۶۵	محمد عبدالحفیظ صاحب شیرکوٹ بجنور	۱۵ر	صرف طلبہ
۳۴۱	۹۵۶۶	حافظ محمد حنیف صاحب 〃	۸ر	〃
۳۴۲	۹۵۶۷	عمر صدیق صاحب 〃	بعہ	〃
۳۴۳	۹۵۶۸	مولوی محمد ابراہیم صاحب 〃	۹ر	〃
۳۴۴	۹۵۷۰	عبدالحق صاحب اول مدرس مدرسہ لوئر مڈل اسکول شنڈیر ڈاکخانہ تراوڑی کرنال	للعہ	زکوٰۃ
۳۴۵	۹۵۷۲	محمد عزیز صاحب ۲ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ	ع/	رسالہ
۳۴۶	۹۶۰۱	حافظ قاری عبداللطیف صاحب مدرس مدرسہ شاہی مسجد مرادآباد	ع/	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۳۴۷	۹۶۰۲	مولانا حکیم محمد شریف صاحب حیدرآبادی 〃	عہ	〃
۳۴۸	۹۶۰۳	حافظ محمد یعقوب خاں صاحب مدرس مدرسہ حیاتیہ 〃	عہ	〃
۳۴۹	۹۶۰۴	مولانا فیض الحسن صاحب مدرس مدرسہ شاہی مسجد 〃	عہ	〃
۳۵۰	۹۶۰۵	حاجی محمد اکبر و حاجی محمد عثمان صاحب جنرل مرچنٹ بازار چوک مرادآباد	ع/	〃
۳۵۱	۹۶۰۶	حافظ محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ شاہی 〃	عہ	〃
۳۵۲	۹۶۰۷	مولانا حکیم مرزا فرخ بیگ صاحب 〃	عہ	〃
۳۵۳	۹۶۰۸	حاجی محمد اسمٰعیل و حاجی حافظ محمد فاضل صاحبان جنرل مرچنٹ بازار شاہی 〃	عہ	〃
۳۵۴	۹۶۰۹	حاجی احمد حسین صاحب کارخانہ دار ظروف 〃	عہ	〃
۳۵۵	۹۶۱۰	حاجی شجاع اللہ خاں احمد اللہ خاں الفت جان سوداگران ظروف مرادآباد	سے	〃

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۵۶	۹۶۱۱	شیخ محمد فاضل صاحب تاجر ظروف مراد آباد	عسہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۳۵۷	۹۶۱۲	مولانا حبیب احمد صاحب فاضل دیوبند کیرانہ [illegible]	صہ	//
۳۵۸	۹۶۱۳	مولانا حکیم قمر جمیل صاحب فاضل دیوبند	عہ	//
۳۵۹	۹۶۱۴	مولانا فخر الدین صاحب شیخ الحدیث مدرسہ شاہی مراد آباد	لعہ	//
۳۶۰	۹۶۱۵	مولانا مظفر الدین صاحب فاضل دیوبند //	عہ	//
۳۶۱	۹۶۱۶	مشتاق حسین صاحب سوداگر ظروف //	صہ	//
۳۶۲	۹۶۱۷	سید محمود الحسن صاحب قانون گو نہٹور ضلع بجنور وارد حال کانپور محکمہ سٹلمنٹ آفس	سے	//
۳۶۳	۹۶۱۹	عظمت اللہ صاحب ٹھیکیدار چوب تعمیر فضل گڈھ	صہ	عطاء
۳۶۴	۹۶۲۰	عبد المجید صاحب حلوائی نزد جامع مسجد //	۶ر	//
۳۶۵	۹۶۲۱	عبد الحمید صاحب سوداگر جفت //	عہ	//
۳۶۶	۹۶۲۲	حاجی رحمت اللہ صاحب سوداگر چوب //	عہ	//
۳۶۷	۹۶۲۳	عبد الرحیم صاحب بزاز //	عہ	//
۳۶۸	۹۶۲۴	عبد العزیز و محمد شریف و محمد جمال صاحبان ابن حاجی محمد رمضان صاحب مرحوم ظروف ساز دہلی	عہ	زکوٰۃ
۳۶۹	۹۶۲۵	لانس نائک عبد الرزاق خانصاحب ۸۰۸۹ ۵/۹ پنجاب رجمنٹ کمپنی ہیڈ کوارٹر چھاؤنی جھانسی	صہ	عطاء
۳۷۰	۹۶۲۶	بابو محمد ضامن صاحب قریشی پلیٹیر ریلوے اسٹیشن دھوری	صہ	زکوٰۃ
۳۷۱	۹۶۲۷	مولوی عبد العزیز صاحب خطیب پشاور چھاؤنی	دعہ	صرف طلبہ
۳۷۲	۹۶۲۸	ملک عبد الرحمن صاحب ابو اسحاق ٹوڈرنگ لاہور	دسے	وظیفہ
۳۷۳	۹۶۲۹	سمندا خانصاحب بالسہ ڈاکخانہ گھرانڈہ کرنال معرفت منشی فخر الحسن صاحب قدوسی	عہ	زکوٰۃ
۳۷۴	۹۶۳۱	رحمت اللہ صاحب تیترول ضلع مظفر نگر	سے	صرف طلبہ
۳۷۵	۹۶۳۲	مولانا السید معظم علی صاحب دیوبند	۶ر	رسالہ
۳۷۶	۹۶۳۳	حافظ حکیم محمد سعید احمد صاحب سرگودھا شاہ پور	عہ	عطا بہی خواہ
۳۷۷	۹۶۳۴	وقف علی الاولاد الیس علیم الدین صاحب اینڈ سنز جوہری بازار جے پور سٹی	صہ	صرف طلبہ
۳۷۸	۹۶۳۵	حافظ عبد الرزاق صاحب قریشی مراد آباد	صہ	زکوٰۃ بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۳۷۹	۹۶۳۶	منشی حامد حسن صاحب دیوبندی نائب محافظ دفتر پولیس مراد آباد	لیعہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۸۰	۹۶۳۷	حافظ حکمت اللہ خانصاحب مدرس مدرسہ شاہی //	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۳۸۱	۹۶۳۸	مولانا اختر الاسلام صاحب // //	عہ	//
۳۸۲	۹۶۳۹	حافظ عبد الخالق صاحب // //	عہ	//
۳۸۳	۹۶۴۰	مہر الٰہی رحم الٰہی صاحبان سوداگران ظروف //	عہ	//
۳۸۴	۹۶۴۳	حافظ نور الدین صاحب جنرل مرچنٹ //	صہ	//
۳۸۵	۹۶۴۴	مولانا خلیل احمد صاحب فاضل دیوبند //	عہ	//
۳۸۶	۹۶۶۷	سیٹھ حاجی ملہو صاحب ہنسور فیض آباد	دعسہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۸۷	۹۶۶۸	حافظ محمد صاحب بھوسے پور //	عہ	صرف طلبہ بہی خواہ
۳۸۸	۹۶۷۰	مولانا سید حمید الدین صاحب ہنسور //	۶ر	رسالہ
۳۸۹	۹۶۷۱	مولوی عبد العزیز صاحب //	۶ر	//
۳۹۰	۹۶۷۷	کریم بخش منشی عبد الرحمن صاحب امام مسجد موضع جٹ پورہ تحصیل نجیب آباد بجنور	مجہ ۱۴ر۲ر	صرف طلبہ
۳۹۱	۹۶۷۸	شیخ خادم حسین صاحب منیر حسین صاحب پنجابی کٹڑہ اعتباری خاں نائی منڈی آگرہ	۶ر	زکوٰۃ
۳۹۲	۹۶۷۹	نبی بخش صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول گورداسپور	دعسہ	صرف طلبہ
۳۹۳	۹۶۸۰	حاجی عبد الکریم صاحب رئیس بلاسپور سی پی	۶ر	متفرق تعلیم
۳۹۴	۹۶۸۱	عبد القوی عرف بہادر خانصاحب شاہجہانپور	۶ر ۸ر	زکوٰۃ
۳۹۵	۹۶۸۲	// // //	۶ر ۸ر	صرف طلبہ برائے قربانی
۳۹۶	۹۶۸۳	محمد عبد اللہ صاحب پنشنر نگلہ نہر سر گتھلی گوہانہ رہتک	۶ر	رسالہ
۳۹۷	۹۶۸۴	سید محمد عرفان صاحب عرفان گلاس ورکس فیروز آباد۔ آگرہ	صہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۳۹۸	۹۶۸۵	مولوی عبد الرحمن صاحب و حافظ علی الرحمن بیگ صاحب فیروز آباد آگرہ	سے	//
۳۹۹	۹۶۸۶	شیخ عبد الغنی صاحب دوکاندار پرچون //	۶ر	//
۴۰۰	۹۶۸۷	شیخ عبد الرحیم صاحب عرف چھٹن //	صہ	//
۴۰۱	۹۶۸۸	شیخ فضل حسین غلام حسین صاحبان مالکان شمو کمپنی مارکیٹ آگرہ	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید بحیثہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۰۲	۹۶۸۹	حکیم محمد حنیف صاحب سفیر دارالعلوم	۳/	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۴۰۳	۹۶۹۲	شیخ صدیق حسین لیاقت حسین صاحبان صدر بازار فیروز آباد آگرہ	عہ/	عطاء بہی خواہ
۴۰۴	۹۶۹۴	شیخ انوار حسین صاحب سوداگر چوڑی ساکن ملابنگلہ مین پوری دروازہ فیروزآباد	عہ/	″
۴۰۵	۹۶۹۵	سید سرفراز علی صاحب سوداگر علی صاحب سوداگر چوڑی صدر بازار فیروزآباد آگرہ	عہ/	″
۴۰۶	۹۶۹۶	سید اشتیاق علی صاحب ″ ″	عہ/	″
۴۰۷	۹۶۹۷	بسم اللہ خان صاحب متصل جامع مسجد ″ ″	عہ/	″
۴۰۸	۹۶۹۹	جوہر صاحب کاریگر ″ ″	۸/	″
۴۰۹	۹۷۰۰	حاجی ابوسعید صاحب سوداگر چوڑی ″ ″	عہ/	″
۴۱۰	۹۷۰۱	حیدر بخش صاحب ″ ″ ″	عہ/	″
۴۱۱	۹۷۰۲	ماسٹر احسان علی صاحب ″ ″	۸/	″
۴۱۲	۹۷۰۳	عبدالرحمن صاحب کاریگر ″ ″	۸/	″
۴۱۳	۹۷۰۴	سید محمد اسمٰعیل علی صاحب سوداگر چوڑی ″ ″	عہ/	″
۴۱۴	۹۷۰۵	مولوی محمد خلیل صاحب مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ	عہ/	″
۴۱۵	۹۷۱۰	بابو شفیق الرحمن صاحب کلرک مدرسہ راج شاہی ضلع دلوسٹ راج شاہی	عہ/	صرف طلبہ
۴۱۶	۹۷۱۱	عبدالرحیم صاحب دبجوڑہ بہٹ ضلع سہارنپور	للعہ ۱۲/	زکوٰۃ
۴۱۷	۹۷۱۲	نواب صاحب طورو مرسلہ غلام حیدر شاہ صاحب محرر دفتر نواب صاحب طورو ضلع مردان	صہ	صرف طلبہ
۴۱۸	۹۷۱۳	مولانا سلطان محمود صاحب صدر المدرسین مدرسہ عربیہ مسجد فتحپوری۔ دہلی	لعہ	دارالطلبہ
۴۱۹	۹۷۱۴	مولانا عبدالرحیم صاحب مرشد آبادی متعلم مدرسہ	۶/	رسالہ
۴۲۰	۹۷۱۵	از محلہ مومن ٹولہ پورینی معرفت محمد عبدالمجید صاحب ڈاکخانہ پورینی ضلع بھاگلپور	صہ/	چرم قربانی
۴۲۱	۹۷۱۶	مولوی عبدالہادی صاحب ″	لعہ	زکوٰۃ
۴۲۲	۹۷۱۷	مولانا حاجی حافظ دیانت احمد صاحب موضع سمریا چپانگر بھاگلپور	عہ/	″

نمبر شمار	نمبر رسید بحیثہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۲۳	۹۷۱۸	حاجی فتح محمد صاحب نمبردار تعلقہ ڈگھڑی ضلع تھرپارکر سندھ	صہ/	عطاء
۴۲۴	۹۷۱۹	عبدالرحمن صاحب گڑھی میر احمد شاہ مرحوم شہر پشاور	صہ/	″
۴۲۵	۹۷۲۰	باز محمد خان صاحب ″	صہ/	″
۴۲۶	۹۷۲۱	حاجی عازم گل صاحب زیارت کاکا صاحب براہ نوشہرہ پشاور	سے/	″
۴۲۷	۹۷۲۲	مولوی فضل رحیم صاحب باجوڑی مدرس مدرسہ	۶/	″
۴۲۸	۹۷۲۳	مولانا حافظ حبیب الرحمن صاحب فاضل دیوبند اکوڑہ خٹک سرحد	عہ/	عطاء
۴۲۹	۹۷۲۴	ٹھیکیدار صاحب اعظم دین خان صاحب مقام دوخلہ ڈاکخانہ اکوڑہ خٹک پشاور	عہ	″
۴۳۰	۹۷۲۵	میاں عطاء اللہ صاحب کاکا فیل زیارت کاکا صاحب رح نوشہرہ پشاور	عہ/	″
۴۳۱	۹۷۲۶	میاں مراد گل صاحب زیارت کاکا صاحب رح ″	عہ	زکوٰۃ
۴۳۲	۹۷۰۷	مولانا محمد چراغ صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ	سہ ۱۰/	زکوٰۃ بہی خواہ
۴۳۳	۹۷۲۸	حاجی شفیق احمد صاحب مالک مطب بوٹ ہاؤس شورمارکیٹ آگرہ	عہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۴۳۴	۹۷۳۰	حاجی حافظ محمد یوسف صاحب بالا قلعہ علیگڈھ	عہ	″
۴۳۵	۹۷۳۱	″ ″ شیخ رفیع الدین صاحب جفت فروش بالائے قلعہ متصل جامع مسجد ″	عہ	″
۴۳۶	۹۷۳۲	محمد ابراہیم صاحب برادر مہتمم صاحب مدرسہ خازن العلوم خورجہ بلند شہر	عہ/	زکوٰۃ بہی خواہ
۴۳۷	۹۷۳۳	محمد اسمٰعیل صاحب سوداگران ″ ″	۶/	″
۴۳۸	۹۷۳۴	حافظ ظفر احمد صاحب ″ ″ ″	عہ/	عطاء بہی خواہ
۴۳۹	۹۷۳۵	محمد اسمٰعیل صاحب گدی خورجہ ″	عہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۴۴۰	۹۷۳۶	مرتضیٰ خان صاحب موجہ والے ″ ″	صہ/	″
۴۴۱	۹۷۳۷	حاجی داؤد صاحب سوداگر پارچہ ″	عہ/	″
۴۴۲	۹۷۳۸	″ سید مختار احمد صاحب میرٹھ شہر	عہ	″

نمبر شمار	نمبر رسید تحقیقہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۴۳	۹۷۴۰	مولانا سید محمود علی صاحب گرامی غیث آباد دروازہ میر ٹھ شہر	عـہ	زکوٰۃ بہی خواہ
۴۴۴	۹۷۴۳	مولانا ظفر الدین صاحب مدرس مدرسہ اشرف العلوم دہلی بازار کانپور	عہ/	//
۴۴۵	۹۷۴۴	حافظ عبد الغفور صاحب //	عہ/	//
۴۴۶	۹۷۴۵	حاجی عبد الرشید صاحب //	صہ	//
۴۴۷	۹۷۴۶	حمیدہ خاتون زوجہ سید محمد حسن صاحب //	صہ/	//
۴۴۸	۹۷۴۸	حاجی نظام الدین صاحب //	سے/	//
۴۴۹	۹۷۴۹	// اسمٰعیل صاحب چشمہ والے //	صہ/	//
۴۵۰	۹۷۵۰	چودھری محمد امین صاحب //	عـہ	//
۴۵۱	۹۷۵۱	حافظ محمد صدیق صاحب //	صہ/	//
۴۵۲	۹۷۵۲	ڈاکٹر عبد الصمد صاحب سول لائین //	صہ/	//
۴۵۳	۹۷۵۳	مولانا احمد و مولوی عبد الرحمٰن و محمد عثمان صاحبان فضل گنج کانپور	۲/ سے	//
۴۵۴	۹۷۵۴	حاجی محمد شفیع صاحب مالک مطبع مجیدی //	عے/	//
۴۵۵	۹۷۵۵	ایک صاحب خیر ٹکا پور //	عہ/	//
۴۵۶	۹۷۵۶	حاجی فہیم الدین صاحب //	عے/	//
۴۵۷	۹۷۵۷	ایس ایم میاں محمد سید صاحب بار ایٹ لا //	صہ/	//
۴۵۸	۹۷۵۸	ماسٹر شفیع صاحب قلی بازار //	ہلے	//
۴۵۹	۹۷۵۹	بابو ظہیر علی صاحب پوسٹ ماسٹر //	عہ/	عطاء بہی خواہ
۴۶۰	۹۷۶۰	مولانا حبیب صاحب فاضل دیوبند مدرس مدرسہ مظہر العلوم کانپور	عہ/	//
۴۶۱	۹۷۶۱	حافظ محمد امیر صاحب بساطی //	صہ/	//
۴۶۲	۹۷۶۲	ڈاکٹر عبد اللہ صاحب دندان ساز //	۱/	//
۴۶۳	۹۷۶۳	محمد طاہر صاحب دوکاندار پرچون //	۴/	//
۴۶۴	۹۷۶۴	عبد الحق صاحب بساط خانہ //	۸/	//
۴۶۵	۹۷۶۵	ماسٹر محمد حفیظ صاحب توپخانہ بازار //	عے/	//
۴۶۶	۹۷۶۶	منشی فخر الدین صاحب محمد گنج //	عہ/	//
۴۶۷	۹۷۶۷	دوست محمد صاحب //	عے/	//
۴۶۸	۹۷۶۸	چیف احمد اللہ صاحب پنشنر فتحپوری //	صہ/	زکوٰۃ بہی خواہ

نمبر شمار	نمبر رسید تحقیقہ	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۶۹	۹۷۶۹	میاں دوست محمد صاحب فراشخانہ کانپور	عہ/	عطاء بہی خواہ
۴۷۰	۹۷۷۰	حاجی میاں محمد نذیر صاحب //	صہ/	//
۴۷۱	۹۷۷۱	منشی محمد عظیم اللہ صاحب //	عہ/	//
۴۷۲	۹۷۷۲	حکیم معین الدین صاحب //	۸/	//
۴۷۳	۹۷۷۳	حاجی دلدار خان صاحب //	لعہ	//
۴۷۴	۹۷۷۴	حاجی عنایت حسین صاحب //	عے/	//
۴۷۵	۹۷۷۵	حافظ جلیل الرحمٰن صاحب //	عے/	//
۴۷۶	۹۷۷۶	حکیم علی احمد صاحب //	عہ/	کتب وقفی بہی خواہ
۴۷۷	۹۷۷۷	مولانا ضیاء الحسن صاحب فاضل دیوبند //	عہ/	مرفہ طلبہ بہی خواہ
۴۷۸	۹۷۷۸	محمد ابراہیم صاحب کٹہیسرہ ضلع مظفر نگر	سے/	عطا
۴۷۹	۹۷۷۹	شیخ محمد خورشید علی صاحب ناظم انجمن تعلیم القرآن سرسہ حصار	۱۴/ عہ	تبلیغ
۴۸۰	۹۷۸۰	مولوی عبد الرشید صاحب بھوجپورہ جدید شاہ آباد آرہ	۸/ سے	//
۴۸۱	۹۷۸۱	محمد افضل صاحب ڈاکخانہ خیر محمد ڈگری تھرپارکر سندھ	صہ/	متفرق مرفہ طلبہ
۴۸۲	۹۷۸۲	محمد نظار الحق صاحب پنشنر سب رجسٹرار قصبہ محمدی ضلع کھیری لکھیم پور	۸/ سے	//
۴۸۳	۹۷۸۳	عظیم بخش صاحب محرر چالان چشتیاں شریف بہاولپور	عـہ	زکوٰۃ
۴۸۴	۹۷۸۵	محمد برہان الدین صاحب حیدرآباد دکن	عے/	رسالہ
۴۸۵	۹۷۸۶	حافظ محمد نعمان صاحب جونپوری تاجر بساط بیرون ج پور	صہ/	کتب وقفی
۴۸۶	۹۷۹۴	ڈاکٹر شیخ محمد یعقوب صاحب کراچی	عـہ	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۴۸۷	۹۷۹۹	حکیم محمد سلیمان صاحب سفیر تنظیم دار العلوم	۳/	زکوٰۃ بہی خواہ
۴۸۸	۹۸۰۰	محمد گلاب صاحب محلہ لال باغ بمبئی	۴/ عہ	عطا بہی خواہ
۴۸۹	۹۸۰۱	حاجی ڈاکٹر عبد المجید صاحب بیت السلام گارڈن ویسٹ کراچی	عے/	وظیفہ زکوٰۃ بہی خواہ
۴۹۰	۹۸۰۲	بابو کرم الٰہی صاحب صدر پوسٹ آفس //	لـعہ	//

نمبر شمار	نمبر رسید	اسمائے گرامی عطا کنندگان	رقم	مد
۴۹۱	۹۸۰۳	شیخ دین محمد بن اسلام صاحب کراچی شہر	[illegible]	وظیفہ زکوۃ بہی خواہ
۴۹۲	۹۸۰۴	بابو محمد عمر صاحب صدر بازار 〃	عہ	〃
۴۹۳	۹۸۰۵	شیخ خدا بخش صاحب بروچہ کلاتھ مرچنٹ بہاولنگر بہاولپور	صہ	〃
۴۹۴	۹۸۰۶	قاضی محمد اسحاق صاحب کلرک پور۔ ہاربسٹ منوڑہ کراچی	صہ	〃
۴۹۵	۹۸۰۷	سید محمد جمیل صاحب ڈپٹی کمپٹرولر مسلم کالونی جمشید کوارٹر 125 کراچی صدر	[illegible]	〃
۴۹۶	۹۸۰۸	شیخ عبدالمتین صاحب سائیکل مرچنٹ سوتھ نیپر روڈ کراچی	صہ	〃
۴۹۷	۹۸۱۰	شیخ محمد امین محمد صدیق صاحبان 〃	عہ	زکوۃ بہی خواہ
۴۹۸	۹۸۱۱	اہلیہ صاحبہ سید رشید احمد صاحب ہیڈ ماسٹر رام سوامی ہارون بلڈنگ 〃	عہ	〃
۴۹۹	۹۸۱۲	حاجی محمد یوسف صاحب فرم مہر بخش مولا بخش کراچی شہر	عہ	〃
۵۰۰	۹۸۱۳	حاجی پیر بخش صاحب معرف بہاولنگر بہاولپور	[illegible]	〃
۵۰۱	۹۸۱۴	بابو نذیر احمد صاحب سروے پرسٹی سروے آفس کراچی	[illegible]	وظیفہ زکوۃ بہی خواہ
۵۰۲	۹۸۱۵	ایس جے اینڈ جی فضل الٰہی 〃	[illegible]	عطا بہی خواہ
۵۰۳	۹۸۱۶	ایک مسلمان بھائی دوکاندار صدر 〃	[illegible]	〃
۵۰۴	۹۸۱۷	حاجی اللہ بخش صاحب سنگتراش بخو ڈومین 〃	صہ	〃
۵۰۵	۹۸۱۸	شمس العلما جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب داؤد پوتہ ڈائرکٹر تعلیمات صوبہ سندھ کراچی	[illegible]	〃
۵۰۶	۹۸۱۹	متفرق معرفت شیخ خدا بخش صاحب براہ کلاتھ مرچنٹ بہاولنگر بہاولپور	عہ	〃
۵۰۷	۹۸۲۰	ڈاکٹر شمیم احمد صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۵۰۸	۹۸۲۱	چودھری امام الدین صاحب 〃 〃	[illegible]	〃
۵۰۹	۹۸۲۲	حاجی غلام محمد صاحب زرگر 〃 〃	[illegible]	〃
۵۱۰	۹۸۲۳	چھیدا عمر بخش صاحب گلاس ورکس کیتھو بجنور	[illegible]	زکوۃ
۵۱۱	۹۸۲۴	غلام رسول حاجی اسمٰعیل صاحب مدرسہ فلاح دارین ترکیسر سورت	[illegible]	رسالہ
۵۱۲	۹۸۲۸	مولوی فضل الرحمٰن صاحب قصبہ مئو ائمہ ضلع الٰہ آباد	[illegible]	کتب وقفی
۵۱۳	۹۸۲۹	محمد بی بی صاحبہ بیوہ محمد دین صاحب مرحوم کیمپ میں ریلوے کوارٹر خانیوال	[illegible]	〃
۵۱۴	۹۸۳۰	قیام الدین صاحب منجانب مسلمانان بولو لنکاری معرفت لال محمد صاحب اینڈ سنز ۲۲ بھن کنواں بولو لنکاری سٹ یاقدم ملایا	[illegible]	صرف طلبہ
۵۱۵	۹۸۳۱	محمد عبدالمنعم صاحب	[illegible]	〃
۵۱۶	۹۸۴۰	مولوی حافظ نثار احمد صاحب مناظر بیلچی تعلقہ دار معرفت محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر ملک سندھ	[illegible]	رسالہ
۵۱۷	۹۸۴۱	حافظ عبدالاحد صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ محمدی کھیری لکھیم پور	[illegible]	زکوٰۃ
۵۱۸	۹۸۴۳	سلطان احمد صاحب رحمانی بر مکان مولانا کریم الدین صاحب مرحوم محلہ دھولپورہ ڈاکخانہ بیگم پور پٹنہ	[illegible]	رسالہ

میزان عطیات خصوصی	[illegible]	〃
میزان چندہ دوامی اوقاف	[illegible]	〃
میزان چندہ دوامی بہی خواہان	[illegible]	
میزان عطیات عمومی	[illegible]	〃
میزان دیگر	[illegible] ۱/۹	
میزان کل آمدنی ماہ شوال سنہ ۶۰ھ	۹-۱۲-۲۱۶۲۰ [illegible] ۱۲/۹	〃

فہرست کتب وقفی و اشیاء متفرق

موصولہ ماہ شوال سنہ ۱۳۶۰ھ

نمبر شمار	اسمائے گرامی عطا کنندگان	تفصیل اشیاء	معرفت
۱	شاہ الطاف الرحمن صاحب گنگوہی	کشف اللغات مجلد قلمی یک عدد	شاہ عزیز حسین صاحب گنگوہی
۲	ایم۔ کے عبد الحمید صاحب ۲۰۰ نیو ٹاؤن (دینا باڑی) مدراس	ہولڈر رنگین ۔ پنسل رنگین ۱۰۸ عدد ۲ عدد	مولانا عبد العلی صاحب
۳	حافظ خدا بخش صاحب امرتسر مسجد کوتوالی	اشرف السوانح مجلد سہ حصہ معہ تعلیقات۔ تعلیم الدین مکمل مجلد ایک جلد۔ التکشف مجلد چہارم یک جلد	ریلوے
۴	شیخ نور محمد ولد تاج محمد صاحب تاجر کتب و سوداگر ریواری ضلع گوڑگانوہ	کتب مندرجہ فہرست ۱۲۸	ریلوے پارسل
۵	حاجی عبد الواحد و حاجی محمد زاہد صاحبان کلاتھ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ مبارکپور اعظم گڑھ	تھان سنگی ۲ عدد	مولوی نثار احمد صاحب مبارکپوری متعلم مدرسہ
۶	مولوی محمد جلیل صاحب منصف دیوبند	بیان القرآن جلد اول دوم سوم چہارم } در یک جلد پنجم ششم ہفتم ہشتم نہم // دہم یازدہم دوازدہم در یک جلد	مولوی سید حسن صاحب مدرس فارسی
۷	محمد آمین زبیری صاحب برنلسٹ وظیفہ یاب دولت بھوپال سول لائن علیگڑھ	تذکرہ وقار ۔ حیات سلطانی ۔ سیاست خلیفہ ایک عدد ایک عدد ایک عدد	منشی محمد اشفاق صاحب رامپوری محرر اہتمام
۸	محمد صدیق یمن صاحب ۲۲۳ کٹلری بازار بمبئی	تعلیم جدید پر ایک نظر ۲ عدد	//
۹	مولانا قاری محمد طاہر صاحب قاسمی دیوبند	کلمہ طیبہ ۲ عدد	//
۱۰	مختار احمد اینڈ برادرس پرفیومرس عالم گنج ڈاک خانہ گلزار باغ پٹنہ	لنگی چوخانہ ایک عدد قمیص سلکی ایک عدد	پارسل ڈاکخانہ
۱۱	منجانب والدہ صاحبہ مولانا محمد ادریس صاحب دار العلوم	التعلیق الصبیح ۲ نسخہ	منشی سید محبوب صاحب رضوی